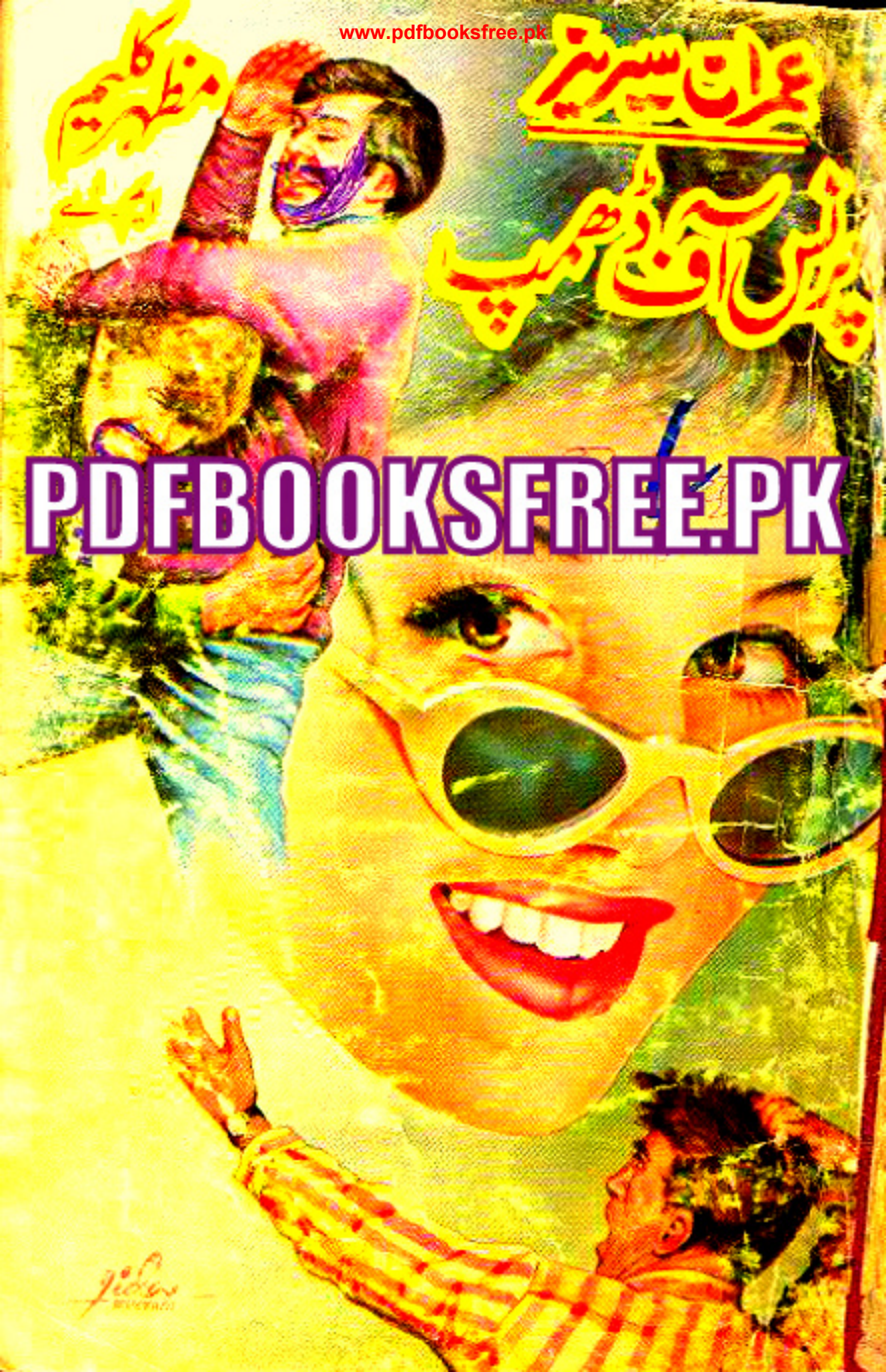


عراق سیریز

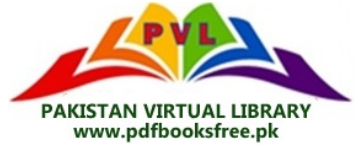
پیش روئے مردم

PDFBOOKSFREE.PK



# چند باتیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور  
پیش کردہ پورے قطعی مرضی میں کسی قسم کی ضروری  
یا کئی مطابقت محض اتفاقاً ہی ہوگی جس کیلئے جابجاء  
مصنف و پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے



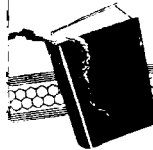
ناشران ----- اشرف قریشی

----- یوسف قریشی

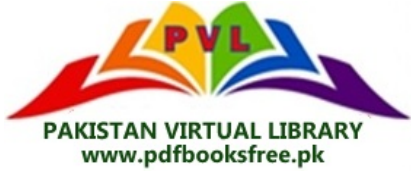
پرنٹر ----- محمد یونس

طابع ----- ندیم یونس پرنٹر لاہور

قیمت ----- 35/- روپے



معزز قارئین! سلام سنون اینا ناول پر سنو آئی ڈھیلے آپ کے ہاتھوں  
میں ہے۔ اور اس ناول کی خاص بات یہ ہے کہ عمران جیسا شخص بھی شادی  
پر تیار ہو جاتا ہے۔  
ارے ماں! یقین کیجیے بعض مواقع ایسے آ جاتے ہیں جب عمران  
جیسا شخص بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہی مجبوری وہ کچھ کر ادیتی ہے۔ جس  
کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ خود اندازہ کیجئے کہ عمران کے والد  
اپنی کپٹنی پر ریوالور رکھ کر جب عمران کو دھمکی دیں کہ وہ فوراً ایک  
بین الاقوامی مجرمہ سے شادی کر لے ورنہ وہ خودکشی کر لیں گے۔ تو  
عمران کے پاس سوائے شادی کے کیا چارہ رہ جاتا ہے۔  
لیکن آخر یہ شادی کیوں ہو رہی تھی۔ ایک بین الاقوامی مجرمہ  
عمران سے شادی پر کیوں رضامند ہو گئی۔ کیا یہ بھی اس کے خطرناک  
اور خوف ناک مشن کا ایک حصہ تھا۔ اور ایسا مشن کیا ہو سکتا ہے۔  
جس کے لئے شادی ضروری ہو۔ ان سب تفصیلات کا تو آپ کو ناول  
پڑھتے پر ہی پتہ چلے گا۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ یہ نادانستہ میں



بے حد پسند آئے جو یہ رہبر دور سے ہٹ کر لکھا گیا ہے۔ خوبصورت  
کہانی کے ساتھ دلچسپ واقعات نے اسے انتہائی شاندار بنا دیا  
ہے۔ پتہ چلا کہ اسے ضرور نوازیئے کا

وَالسَّلَامُ  
مخلص  
منظہر کلیم ایم اے

افیسر نے کالونی کے میں سردھان کی کوٹھی واپس کی طرح بھی ہوئی  
تھی۔ پوری کوٹھی پر مختلف رنگوں کے چھوٹے بلبوں کی لڑائیوں کو کچھ اس  
طرح سجایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نظر سی سی نہ جھپٹی تھیں۔ لان کے ہر درخت  
میں بے شمار ننھے ننھے بلب جل رہے تھے۔ دوسرے لفظوں میں پوری  
کوٹھی لختہ نور بنی ہوئی تھی۔ کوٹھی کے وسیع دغریض لان میں پھیلے  
ہوئے قیمتی صوفوں پر ملک کے تمام اعلیٰ افسران اور محرز شہر ہی موجود  
تھے۔ سردھان نے آج کریم رنگ کی شیردانی پہنی ہوئی تھی۔ ان کے  
سر پر مخصوص قبائلی کلاہ موجود تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی وجاہت  
دو بالا ہو گئی تھی۔ ایک صوفے پر سردھان گھبرے رنگ کے سوٹ  
میں لمبوس بیٹھے مسکرا رہے تھے۔ سیکرٹ سردس کے تمام  
ممبران بھی لان میں موجود تھے۔ سوائے جو لیا کے۔ جو اچانک غائب ہو  
گئی تھی۔ ایک کونے میں بلیک زیر و بھی نیلے رنگ کے سوٹ میں

والی بیوی سے بھی ملاقات کی۔ جو ڈاکٹر داد کے گھر میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اس کا نام اشمار تھا۔ اور وہ انتہائی خوب صورت اور گدازمسم کی لڑکی تھی۔ جس کا چہرہ اس قدر معصومیت لئے ہوئے تھا۔ کہ اُسے دیکھ کر حوروں کا تقدس یاد آجاتا تھا۔ اس کی ماں کا تعلق مغربی جرمنی سے تھا۔ جب کہ اس کا باپ ترک تھا۔ عمران کے مطابق اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ عمران کی والدہ اشمار سے مل کر بے رنج و خوش ہوئی۔ اور انہوں نے فوراً ہی اس کا نام حوریہ رکھ دیا۔ حوریہ اس قدر معصوم اور سادہ لڑکی تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے مغرب کی ہوا اُسے ٹھوکر بھی نہیں گزری ہے۔ چنانچہ انہوں نے عمران اور حوریہ کی شادی کا اعلان کر دیا۔ اور پھر حوریہ کو ڈاکٹر داد نے اپنی بیٹی بنا لیا۔ وہ اس کی ڈولی اپنی کوٹھی سے بھیجنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر داد نے ہی شادی کی تاریخ کا اعلان کیا۔ سر رحمان بھی حوریہ سے مل کر بے حد متاثر ہوئے۔ اور دل ہی دل میں عمران کے انتخاب کی داد دی۔

چنانچہ آج سر رحمان کی کوٹھی دہن کی طرح سجدی ہوئی تھی۔ سلیمان بھی منبر پر تھے والی شادی اپنی پہنچے خوشی سے اچھلتا پھرتا تھا۔ وہ بار بار چونک پڑتا۔ اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب لوگوں کو دیکھتا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی آسکے جسے جب عمران کی شادی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ایک زندہ اور اٹل حقیقت تھی۔ اس لئے فوراً ہی خوشی کے مارے اس کی باجھیں کھل اٹھیں۔

بہانوں میں ایک طرف جوزف بھی بیٹھا تھا۔ وہ اُسی طرح اپنی خد کی وردی میں دونوں پہلوؤں میں بولسٹر لٹکائے بڑی شان سے

بلوس بیٹھا تھا۔ کوٹھی کے گیٹ کے باہر پھیلے ہوئے وسیع و عریض میدان میں ہر طرف کاریں سی کاریں بکھری ہوئی نظر آرہی تھیں۔ اور اعلیٰ درجوں میں بلوس پولیس اور فوج کے سپاہی چاروں طرف بکھڑے ہوئے تھے۔ ابھی صدر مملکت خوشتریف لانے والے تھے۔ اور سب لوگ انہی کا انتظار کر رہے تھے۔

آج عمران کی شادی تھی۔ اور وہ سب عمران کی شادی میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ عمران کا شادی پر آمادہ ہو جانا بھی اس صدی کا عجوبہ تھا۔ اور اس کی تحریک خود عمران نے کی تھی۔ پہلے تو اس کی بات پر کسی کو یقین نہ آیا۔ مگر جب اس نے انتہائی سنجیدگی سے سر سلطان کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ واقعی اب شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس نے اپنی دہن کا انتخاب بھی کر لیا ہے تو سر سلطان کو یقین کرنا پڑا۔ عمران نے اپنی ہونے والی دہن سے سر سلطان کو بھی ملایا اور ان کی سنجیدگی کو محسوس کر کے سر سلطان کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ اب دوسرا مرحلہ سر رحمان کو یقین دلانا تھا۔ چنانچہ جب سر سلطان نے اس سلسلے میں سر رحمان سے بات کی تو انہوں نے حسب عادت ان کی بات کا یقین نہ کیا۔ مگر سر سلطان نے اس سلسلے میں کامیاب حربہ استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کی معرفت عمران کی والدہ کو عمران کے ارادے اور اس کی سنجیدگی سے آگاہ کیا۔ تو عمران کی والدہ جو بچانے کب سے عمران کی شادی کا ارمان دل میں چھپاتے بیٹھی تھیں۔ بچنے جھانڈ کر سر رحمان کے پیچھے پڑ گئیں اور مجبوراً سر رحمان کو ان کی بات ماننی پڑی۔ عمران کی والدہ اور اس کی بہن ثریا نے عمران کی ہونے



مخصوص ہمارے نزدیک آتے سنائی دیتے۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی سے باہر پولیس کی سیٹیاں گونچ اٹھیں۔ لان میں موجود سب لوگ چونکے ہوئے تھے۔ مہمان خصوصی صدر مملکت آشریف لارہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صدر مملکت سکرٹاتے ہوئے اپنے باڈی گارڈوں کے حلقے میں کوٹھی میں داخل ہوئے۔ سر رحمان نے انکے بڑے بڑے ان کا استقبال کیا۔ اور وہ سب سے ملے ملاتے اور سلام کا جواب دیتے ہوئے تخت کے قریب موجود ایک مخصوص صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔ فوراً ہی انہیں مشروب پلایا گیا اور چار بارات کے چلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ پچانوچ سب لوگ آہستہ آہستہ کوٹھی سے نکل کر گارڈوں کی طرف بڑھنے لگے۔ صدر مملکت کی کار کو جان بوجھ کر درمیان میں رکھا گیا تھا۔ ان کی کار کے پیچھے دو لہا یعنی عمران کی کار تھی۔ عمران کی کار جو زف چلا رہا تھا جب کہ اس کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ پچھل سیٹ پر عمران سہرا باندھے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف کیپٹن شکیل اور دوسری طرف انہا بیٹھا ہوا تھا۔

بارت بڑی آجستگی سے چل رہی تھی۔ کیوں کہ بارات کے سلسلے طرہ کی مخصوص مینیڈر خوب صورت دھنیں کھینچتا ہوا پیدل چل رہا تھا۔

"عمران صاحب۔۔۔ واقعی یقین نہیں آ رہا کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا۔ مگر یہ قسمی کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ بے چاری حوریہ۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور

گوشتا پھر رہا تھا۔ اُسے جیسے ہی عمران کی شادی کا علم ہوا۔ اُس نے عمران کو رو کر یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ عورت عمران کو لے ڈوبے گی۔ مگر عمران شادی کے معاملے میں موت کی طرح سنجیدہ تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے ہار ماننا پڑی۔ اور اب وہ شادی میں شرکت کے لئے موجود تھا۔ عمران کی شادی پر سب سے زیادہ خوشی تو برکو ہو رہی تھی۔ اس کی باجپیں کھلی ہوئی تھیں۔ جولیا کے معاملے میں اس کے خیال کے مطابق سب سے بڑی رکاوٹ عمران تھا اور اب عمران کا کانٹا نکل جانے کے بعد اُسے یقین تھا کہ وہ جولیا کو سہوا کرے گا۔

عمران بھی ایک خوب صورت شیر وانی میں ملبوس سر پر پھولوں اور سنہری تاروں کا بنا ہوا سہرا باندھے لان کے درمیان میں رکھے ہوئے تخت پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت سچ سچ کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اُسے گھیر رکھا تھا۔

"جولیا کہاں ہے صفدر۔" عمران نے اچانک ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"جولیا آج صبح سے غائب ہے۔ وہ شاید آپ کی شادی برداشت نہیں کر سکی۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری شادی کی خبر سے اُسے ضرور بدبھی ہوئی ہوگی۔ بے چاری کا معدہ بڑا کمزور ہے۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ پولیس کی گاڑیوں کے

تیکے موجود تھے۔ عمران کو تخت پر لے جا کر بٹھایا گیا۔ تخت کے پیچھے چوزہ یوں اکر اٹھا کر تھا کہ جیسے کسی جن کی طرح حکم ملے ہی عمران کو اٹھا کر فضا میں پرواز کر جائے گا۔

تخت پر عمران کے ساتھ صفراء اور ریکیشن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک مولانا تشریف لائے اور عمران کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے۔ وہ نکاح پڑھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

”میرا خیال ہے نکاح کی کارروائی شروع کی جائے۔“ سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

ڈاکٹر داؤد اور سہیل پوچھو۔ وہ سب بیٹی کے باپ ہیں۔ سر رحمان نے کھڑے ہو کر کہا، اور سر سلطان مسکراتے ہوئے ڈاکٹر داؤد کی طرف بڑھ گئے۔ گھر اچھی انہوں نے چند سی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ابتداء بنی ہوئی کوٹھی ایک دفعہ تاریک ہو گئی۔

انتہائی تیز روشنی کے ایک دھبہ بچھ جانے کی وجہ سے اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ لوگ ملتا تھا جیسے سر رحمان اندھا ہو گیا ہے۔ اور دوسرے لمبے بے تحاشہ فائرنگ کے ساتھ کوٹھی کالا ہو گئی۔ پورے لان میں اچانک جھگڑا سی مچ گئی۔

چند سی لمحوں میں روشنی دوبارہ آگئی۔ گھر انہی چند لمحوں میں لان کا علیحدہ ہو گیا تھا۔ کرسیاں ادا بھی ہو گئی تھیں۔ لوگ لان میں بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ جھگڑا کی وجہ سے اندھ سے منہ لان پر پڑے ہوئے تھے۔

ابتداء سے یہ منظر محفوظ تھے۔ اندھیرا جو تھے ہی ان کے حفاظتی

کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

”عمران صاحب۔ کم از کم اس وقت تو بد حال منہ سے نہ نکالتے۔“ صفراء نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بھئی۔ یہ بد اور نیک فال اپنی سمجھ سے باہر ہے۔ ہمیں تو سکول میں فال کا معنی آبشار بتایا گیا ہے اور آبشار اب بڑی ہو یا نیک۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”میں اردو کی فال کی بات کر رہا ہوں انگریزی فال کی نہیں۔“ صفراء نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لو۔ اب فال کی نئی قسمیں بھی سامنے آگئیں۔ یعنی اردو اور انگریزی فال۔“ عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی طرح کی خوش گپیوں میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور بارات ڈاکٹر داؤد کی کوٹھی پر پہنچ گئی۔ جو سر رحمان کی کوٹھی سے بھی زیادہ خوب صورت انداز میں سجی ہوئی تھی۔ وہاں بھی شہر کے معروف شہر ہی اکٹھے تھے جن میں زیادہ تعداد سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی نظر آ رہی تھی۔

بارات کا استقبال انتہائی پر خوش طریقے سے کیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد سب لوگ اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کے لئے ایک خصوصی تخت کا بند دلبست کیا گیا تھا۔ اس تخت پر سہارے رنگ کا خوب صورت قالین بچھا ہوا تھا اور سہارے رنگ کے کماؤ

عملے نے انہیں اپنے جسموں کے نیچے چھپایا تھا۔

تحت پر عمران بیٹھا، اٹو کی طرح وید سے بھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ کیا ہوا ہو۔ اُسی لمحے کو مٹی کے اندر سے چیخنے پلانے اور عورتوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور سب لوگ ادھر دوڑ پڑے۔ پھر یہ روح فرسا خبر سنی گئی کہ دلہن کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ خانہ جنگی دراصل کو مٹی کے اندر ہوئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی عورت بھی زخمی نہیں ہوئی تھی۔ صرف دلہن کو غائب کر دیا گیا تھا۔



ڈاکٹر وادر کی کو مٹی رینگیں بچیوں سے جگمگا رہی تھی۔ زنان خانے میں عورتوں کا ایک میلہ سالگ ہوا تھا۔ ابھی بارات آنے میں کچھ دیر تھی۔ دلہن کو سجا بنا کر ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔ اور دلہن کے قریب صرف گھر کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ بچوں کے بار بار عورتیں دلہن کو ڈسٹرٹ کر رہی تھیں۔ اس لئے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور یہ طے کر لیا گیا تھا کہ جب

مک بارات آئے جائے۔ دلہن کو باہر نکلے آیا جائے۔

ڈاکٹر وادر کے خاندان کی عورتیں انتظامات میں بڑی طرح مصروف تھیں۔ بچوں کے معزز بیگمات کو مٹی کے پائیس باغ میں بچے ہوئے عورتوں پر براجمال تھیں۔۔۔ اور پائیس باغ کے دروازے کے باہر نوکر اور عورتوں سے ہدایات لینے والے لوگ اکٹھے تھے۔

دروازے کے قریب ہی ایک صوفے پر جولیا بڑے معلمین انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے مقامی عورتوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا۔ آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک تھی۔ وہ بڑے اشتیاق آمیز انداز میں پائیس باغ میں کبھی ہوئی عورتوں کو دیکھ رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار اس نے اس مکان میں شادی کی کسی تقریب میں شرکت کی تھی۔ اس لئے وہ یہاں کے دل چسپ اور انوکھے رسوم و رواج کو حیرت اور اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اپنے آپ کو مسز احمد کے نام سے اس نے یہاں متعارف کرایا تھا۔ بچوں کے یہاں کوئی عورت اس سے واقف نہ تھی اس لئے وہ بڑی خاموشی سے ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی۔

اچانک ایک خادمہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

”آپ مسز احمد ہیں؟“ خادمہ نے جولیا کے قریب آ کر پوچھا۔

”ہاں۔ کیا بات ہے؟“ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”آپ کے شوہر آپ کو دروازے پر بلا رہے ہیں۔“ خادمہ

کے گھر کی عورتوں نے دلہن کے قریب سے عورتوں کو جٹانا شروع کر دیا۔ تاکہ دلہن گرمی کی وجہ سے پریشان نہ ہو جائے۔ جو لیا کو بھی وہاں سے ہٹانے کے لئے کہا گیا مگر جو لیا (وہرا دھڑل کر پھر دلہن کے قریب پہنچ گئی۔

دلہن سر جھکائے میٹھی جوتی تھی۔ اُسے بھاری ریشمی کپڑے پہنائے گئے تھے۔ اور سر پر پھولوں کا خوب صورت سہرا باندھا گیا تھا جو لیا بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس پر لمحہ بہ لمحہ بے حسنی سی طاری ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اب دلہن کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ اور پھر اس نے گھڑی دیکھی اور حجب سے ایک سبز رنگ کا رومال نکال لیا۔

”ہمیں بھی دلہن کا منہ دیکھنے دیا جائے؟“ اچانک جو لیا نے دلہن پر جھٹکتے ہوئے کہا۔ رومال اس نے ایک ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ دلہن پر چھٹی اچانک بجلی غائب ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی پائیں باغ کے کناروں سے بے تحاشا فخرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور عورتوں کی چیخوں سے پائیں باغ گونج اٹھی۔ وہاں جھگڑا مچ گئی۔ جو لیا نے اندھیرا ہوتے ہی انتہائی بھرتی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال دلہن کی ناک پر تھام دیا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے جھک کر دلہن کو یوں اٹھالیا جیسے وہ کاچر کی بنی ہوئی گڑیا ہو۔ پھر وہ انتہائی تیزی سے واپس مڑی اور دیوار کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ وہ راستے کا اندازہ اور رخ پہلے ہی دیکھ چکی تھی اس لئے اسے جھرے اندھیرے کے باوجود دیوار تک پہنچنے میں کوئی تکلیف

نے بڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”اوہ۔۔۔ اچھا شکریہ۔۔۔ جو لیا نے کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر ایک لمبا ترنگا خوب صورت سانو جوان کھڑا تھا۔

جیسے ہی جو لیا اس کے قریب پہنچی اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔ ”سبز احمد۔۔۔ تمام منصوبہ مکمل ہے۔ بس جیسے ہی سبکی جائے آپ نے دلہن کو پھلی دیوار تک اٹھا کر لے آنا ہے۔ باقی سب کچھ ہم سنبھال لیں گے۔“

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں اُسے پہنچا دوں گی۔ تم بے فکر ہو۔ یہ خیال رکھنا کہ میرے آنے تک اس سے کوئی بات نہ کرے۔“

جو لیا نے قدرے تنکمانہ لہجے میں کہا۔  
”آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی ہدایات کی مکمل تعمیل کی جائے گی۔“  
”نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ اور جو لیا دوبارہ اندر لوٹ آئی۔

پندرہ لمحوں بعد دروازے بند اور پولیس کی سیٹوں کی آواز سنائی دی اور عورتوں میں جھگڑا مچ گئی۔ ہر طرف بات آگئی۔ بات آگئی۔ کا شو رہا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دلہن کو لاکر پائیں باغ میں بٹھا دیا گیا۔ اب یہ جو لیا کی خوش قسمت تھی کہ دلہن کی نشست پائیں باغ کی پھلی دیوار کے قریب ہی رکھی گئی تھی۔ جو لیا تیزی سے اٹھ کر دلہن کی طرف بڑھی اور پھر وہاں جا کر دلہن کے قریب کھڑ ہو گئی۔ وہاں بے شمار عورتوں نے دلہن کو گھیر رکھا تھا پھر ڈاکٹر واد



نے پریشان اور گھرائی ہوئی عورتوں کو جانے کی اجازت دے دی۔  
 جویا بھی بھڑ میں سے ہوتی ہوئی دروازے سے باہر آگئی۔ دروازے سے  
 باہر آتے ہی وہ سیدھی اس طرف بڑھ گئی جہاں بے شمار کاریں کھڑی  
 تھیں۔ یہاں زبردست پہرہ تھا اور ہر کار کی تلاشی لے کر  
 اُسے جانے کی اجازت دی جا رہی تھی۔ جویا کی کار کی بھی اچھی طرح تلاشی  
 لی گئی مگر اس میں کچھ جوتا تو ملتا۔ اس لئے اُسے جانے کی اجازت  
 دے دی گئی۔ اور جویا کار کو کھٹی سے باہر لے آئی۔ مختلف سڑکوں پر  
 کار دوڑانے کے دوران وہ چیک کرتی رہی کہ کہیں اس کا تعاقب  
 تو نہیں کیا جا رہا۔ مگر کسی کو تعاقب میں نہ پا کر اس نے کار کا رخ  
 شہر سے باہر ایک مضافاتی کالونی کی طرف کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس  
 کی کار سرخ رنگ کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھی۔ جویا  
 نے تین بار مخصوص انداز میں مارن بجایا تو ایک نوجوان گیٹ سے  
 باہر آگیا۔

”پھاٹک کھولو۔“ جویا نے حکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو  
 کر کہا۔ اور نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا۔ جویا کار  
 سیدھی پورچ میں لے گئی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے کوٹھی  
 کے اندر داخل ہو گئی۔ کمرے میں وہی نوجوان جس نے جویا سے دلہن  
 کو جھٹایا تھا بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

”کیا دلہن ہوش میں آگئی ہے مائیکل؟“ جویا نے نوجوان  
 سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں منہ احمد۔“ شاید کلور فارم کی زیادہ مقدار اس کے

نہ ہوئی۔ دلہن کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس نے جویا نے رد مال بننا  
 لیا تھا۔

پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچی ایک مدھم سی آواز سنائی  
 دی۔

”منہ احمد۔“ یہ آواز اُسی نوجوان کی تھی جس نے دروازے  
 پر اس سے بات کی تھی۔ جویا نے دیکھا کہ ایک سیاہ پوش دیوار پر  
 چمٹا ہوا تھا۔ آواز اُسی سیاہ پوش کی تھی۔ جویا نے انتہائی پھرتی  
 سے گھٹھری سی بنی ہوئی دلہن کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھا دیا۔

دلہن کو اس سیاہ پوش نے جھپٹ لیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دیوار سے  
 غائب ہو گیا۔ جویا اس کے غائب ہوتے ہی تیزی سے واپس  
 لوٹی اور پھر وہ تخت کے قریب ہی گھاس پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔

نیا وہ سے زیادہ چند لمحوں بعد روشنی واپس آگئی۔ عورتوں  
 کی چیخوں سے ابھی تک پائین باغ گونج رہا تھا۔ روشنی آتے ہی  
 وہ سب چونک پڑیں۔ بے شمار عورتیں گھاس پر پڑی ہوئی تھیں۔

وہ سب اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اُسی لمحے کسی نے کہا کہ دلہن غائب

ہے۔ اور پھر سب عورتیں تیزی سے اس تخت کی طرف لپکیں جویا  
 بھی اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اور پھر عورتوں کے شور سے پوری  
 کوٹھی گونج اٹھی۔ پھر پولیس۔ فوج اور بے شمار مرد و زنانے  
 میں گھس آئے۔ مگر دلہن وہاں ہوتی تو نظر آتی۔ وہاں چوں کہ سب

معزز عورتیں تھیں۔ اس لئے پولیس اور فوج والے عورتوں  
 سے سختی سے پوچھ بچھ نہ کر سکے۔ اور اوھر اوھر دیکھنے کے بعد انہوں

پہچھڑوں میں چلی گئی ہے۔ وہ تہ خانے میں ہے۔ مائیکل نے مڑو لے پناہ چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اپنا  
بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی اسے لے آئے ہیں۔" جولیا نے ہنسی سے پکڑ لی اور دو سترے مٹاتے سے اس کا منہ دبا دیا۔ تاکہ وہ سانس  
تالے سکے۔ زیادہ سے زیادہ ایک لمحے میں دلہن کے جسم میں حرکت

نہیں۔ ہر کام بالکل منصوبے کے مطابق ہوا۔ مارٹن بجلی والے سے مل گیا۔ اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ آنکھیں کھل گئیں۔ اور  
کے روپ میں مین سوئچ کے قریب تھا۔ اس نے مین سوئچ آن کر دیا۔ جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ اب دلہن تیزی سے سانس لے رہی تھی اس کی  
کردیا۔ آپ نے دلہن کو بے ہوش کر کے میرے حوالے کر دیا۔ میں اگلی آنکھوں میں دہشت کے سائے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ  
اُسے لے کر سیدھا کوشی کی بیرونی دیوار کے قریب پہنچا۔ وہاں مکمل طور پر ہوش میں آگئی اور پھر وہ اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی۔ اب وہ  
سے ایکس نے اُسے چھٹا اور قریبی گلی میں کھڑی کار میں ڈال کر سیدھا حیرت سے تہ خانے اور جولیا کو دیکھ رہی تھی۔  
یہاں لے آیا۔ نمائشی فارنگ کرنے والے آدمی بھی بکھر گئے۔ وہ  
سب مختلف ملازموں کے روپ میں تھے۔ ریوا اور گٹر میں پھینک دیئے گئے۔ اس طرح منصوبہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ مائیکل نے بڑے  
مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں تہ خانے میں جا رہی ہوں۔ تم خیال رکھنا۔" جولیا نے کہا۔  
"ٹاک۔ کیا مطلب؟" دلہن شاید جملہ عروسی کا  
مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔  
"مطلب یہ کہ تم عمران کی مخصوص خواب گاہ میں ہو۔ جہاں وہ ہر  
نئی دلہن کو شادی کے بعد لے آتا ہے۔" جولیا نے بڑے زہریلے  
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"ہر نئی دلہن کو؟" دلہن نے چونکتے ہوئے کہا۔  
"ہاں مادام شمارا۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں عمران کی ایک  
سوا باکسیوس بی بی می ہوں۔ اور میرے بعد اب تمہارا نمبر ایک سو

"آپ بے فکر رہیں مسٹر احمد۔ مائیکل اپنا کام فرض شدہ ساسی سے  
کرتا ہے۔" مائیکل نے جواب دیا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے  
تہ خانے میں جانے والی سیڑھیاں اتر چلی گئی۔

تہ خانے میں صرف ایک بستر موجود تھا جس پر عمران کی ہونے  
والی دلہن بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ جولیا نے تہ خانے کا دروازہ  
بند کیا اور پھر وہ تیزی سے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں

تیسویں ہو گئی ہے۔" جولیانے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔  
 "ایک سو تیس — خدا کی پناہ — کیا تم سچ کہہ رہی ہو —  
 مگر مجھے تو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔" مادام اشارہ کرنے  
 لگی۔  
 "وہ اسی طرح کرتا ہے — چونکہ عمران کا مذہب اسلام ہے  
 اس لئے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔ چنانچہ چار کے بعد اس نے  
 یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ عین نکاح سے پہلے وہ اپنے کو بے ہوش  
 کر کے یہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور وہاں پہنچتی رہتی ہے کہ اس کی  
 شادی ہو گئی ہے۔ حالانکہ شادی نہیں ہوتی۔ جب اس کا دل  
 بھر جاتا ہے تو وہ کسی نئی شادی کا ڈھونگ رچاتا ہے۔" جولیانے  
 جواب دیا۔

"خدا کی پناہ — وہ عمران اس قدر دھوکے باز ہے۔"  
 مادام اشارہ کرتی آنکھوں سے حیرت جھلک رہی تھی۔  
 "ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔ یہاں تو ایسے ایسے نفا سے دیکھنے  
 کو ملتے ہیں کہ روح بلبلا اٹھتی ہے۔ عمران شدید قسم کا اذیت پسند  
 واقع ہوا ہے۔ وہ پہلے تو بیوی کو کوڑوں سے پیٹتا ہے۔ پھر  
 خنجر سے اس کے جسم پر زخم لگاتا ہے۔ پھر ان زخموں پر نمک اور  
 مرچیں چھڑک دیتا ہے۔ جب اس کی بیوی زخمی کبوتر کی طرح تڑپتی  
 ہے تو وہ خوشی اور مسرت سے چیخیں مارتا ہے۔ یہ عمل روزانہ  
 دوہرایا جاتا ہے۔" جولیانے اُسے اور زیادہ ڈراتے  
 ہوئے کہا۔

"ادھ گاڑ — میں کس شیطانی چکر میں پھنس گئی۔ خدا کے لئے مجھے اس  
 درندے کے پنجے سے نکالو۔" مادام اشارہ کرنے لگی۔  
 "مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ تم نے عمران سے شادی پر خود اصرار  
 کیا تھا۔" جولیانے کہا۔  
 "ہاں — یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔ میں اس کی معصوم حرکتوں اور  
 خوب صورتی پر سرمشقی تھی۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ انسان کے روپ  
 میں شیطان ہے۔" مادام اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
 "پھر تم نے اپنے پیروں پر خود کھڑی ماری ہے۔ اب یہاں سے تو  
 مرکز کی نجات ملے گی۔" جولیانے جواب دیا۔

"نہیں — ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جس  
 طرح میں نے عمران کو شادی پر مجبور کیا تھا۔ اسی طرح میں اُسے اس  
 بات پر بھی مجبور کر دوں گی کہ وہ مجھے چھوڑ دے۔" اچانک مادام  
 اشارہ کرتے ہوئے کہی۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت  
 ایک دم غائب ہو گئی تھی اب وہ کسی بھوکے اور زخمی شیرنی کی طرح غرا  
 رہی تھی۔  
 "کوشش کرو دیکھنا۔" جولیانے طنز پر لہجے میں کہا۔  
 "میں ابھی یہاں سے جاؤں گی۔" اچانک مادام اشارہ کرتے  
 ہوئے کہا۔  
 "باہر سخت پہرہ ہے۔ تم نے اس دروازے سے باہر قدم رکھا  
 تو گولیاں تمہارے جسم کو شہد کی کھیلوں کا چھتہ بنا دیں گی۔"

”تو پھر عمران کو بلواؤ، جلدی۔ اب میں یہاں ایک لمحہ بھی نہیں رہتا۔“ مادام اشمار نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔  
 ”وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ جب اس کی مرضی ہوگی آجائے گا۔“ جولیا نے جواب دیا۔

”نہیں۔ میں یہاں زیادہ دیر نہیں رکھ سکتی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔“ مادام اشمار نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ سمجھتی، مادام اشمار نے اچانک جولیا پر چھلانگ لگا دی۔ اور جولیا کو لئے فرشتے برگر گئی۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا سمجھتی، مادام اشمار نے انتہائی پیرتی سے جولیا کی کنپٹی پر مکہ مارا۔ اور جولیا نے ایک لمحے کے لئے سر اُدھر اُدھر ہٹا کر دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گئی۔ ایک ہی لمحے کے لئے اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔

”ہوں۔ ایک سو تیسویں بیوی۔“ خدا کی پناہ۔ میں اس شیطان سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی جہنم میں مبتلا رہے گی۔“ مادام اشمار نے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی پیرتی سے اپنے بھاری ریشمی کپڑے اتار دیئے اور جولیا کے کپڑے اتارنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ جولیا کے سادہ کپڑے پہنے کھڑی تھی۔ اس نے اپنے بھاری کپڑے جولیا کو پہنا دیئے اور پھر اُسے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔

”اب عمران آئے گا تو اُسے اپنی ایک سو بائیسویں بیوی ہی بستر پر ملے گی۔“ مادام اشمار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود تیز می سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مادام اشمار کی پشت

جوتے ہی جولیا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر پُر اسرار مسکراہٹ تھی۔ مادام اشمار نے بڑی آہستگی سے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور پھر وہ سیڑھیاں بڑھتی ہوئی اوپر کمرے میں آگئی۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور اس کا سامنے والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دروازے میں سے جوتی ہوئی سیدھی برآمدے میں آگئی۔ یہاں پورچ میں جولیا کی کار کھڑی تھی۔ مادام اشمار اچھٹ کر کار میں بیٹھی۔ چابی انکیشن میں موجود تھی۔ دوسرے لمحے اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر اُسے موٹر کارس کارخ گیٹ کی طرف کیا۔ اُسی لمحے مائیکل قریبی کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے ماتھے میں مضین گئی تھی۔

”کہاں جا رہی ہیں آپ۔“ مائیکل نے چیخ کر کہا مگر مادام اشمار نے پلٹ کر نہیں دیکھا بلکہ اُس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ کار ابھی گیٹ سے دوڑتھی کہ گیٹ کے قریب کھڑے نوجوان نے کار کو آتے دیکھ کر تیزی سے گھٹ کھول دیا۔ مادام اشمار نے مسکراتے ہوئے ایک سیٹی پوری قوت سے دبا دیا۔ اور کار اُفٹل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح گیٹ کو اس کرتی ہوئی سرٹک پہنچ گئی۔ مادام اشمار نے بڑی پیرتی سے کار کا رخ موڑا۔ کار کسے ٹائمروں نے احتجاجی چیخیں ماریں مگر مادام اشمار نے رفتار کم نہ کی اور کار انتہائی تیز رفتار سے دوڑتی ہوئی شہر جانے والی سرٹک پر غائب ہو گئی۔

ٹھیکہ جس کمپنی کو دس وہ مہذب ہونی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ حوریہ کی بجائے پاتال سے حوریہ کا تیل برآمد ہوئے۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سر رحمان غصے سے بل کھا گئے۔ اُسی لمحے سلطان سر رحمان کو کھینچے۔ جسے ایک طرف لے گئے۔ اور پھر عمران بلیک زیرو و سیدت وہاں سے سیدھا دانش منزل آگیا۔ جو زفت کو اس نے واپس زیرو دلاؤس بھیج دیا اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی عمران سے افسوس کر کے اپنے اپنے فلیٹوں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

”یہ عمران صاحب — مجھے اس تمام واقعے پر شدید حیرت ہے۔ دلہن کو آخر کس نے اغوا کیا ہو گا اور کس طرح کیا ہو گا۔“

بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جس نے بھی اغوا کیا ہے وہ انتہائی بزدل ہے۔ بھلا اغوا اس طرح کیا جاتا ہے۔ انہیں تو چاہیے تھا۔ سیدھے آتے اور زور سے کہتے۔ یہ شادی نہیں ہو سکتی دلہن میری منگیتر ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“

پھر وہاں لالٹیوں سے زبردست لطافت اور جوتی اور وہ دلہن کو اغوا کر کے لے جاتے۔ کچھ ایجنٹ پیدا ہوتا۔ کچھ لطف آتا۔ یہ کیا کہ بجلی کا مین سو بج بند کیا۔ دلہن کو اٹھایا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ کے اطمینان پر مجھے کچھ اور ہی شک پڑ رہا ہے کہیں سر رحمان کا خیال درست نہ ہو؟“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بھئی۔۔۔ اب انٹرنیٹ اور کیا کروں یہ نجانی فلموں کے ہیرو کی طرح گھوڑا دوڑاتے ہوئے اغوا کرنے والوں کا تعاقب کروں۔ اور

عمران دانش منزل کے مخصوص کمرے میں بلیک زیرو کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ابھی تک وہ شیروانی تھی جو اس نے اپنی شادی پر پہنی تھی۔ دلہن کے غائب ہونے کے بعد جب سب لوگ چلے گئے۔ تو سر سلطان اور سر رحمان عمران کے پاس آئے ان کے چہرے لکھے ہوئے تھے۔

”کیا یہ تمہاری شرارت تو نہ تھی؟“ سر رحمان نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

”کمال کرتے ہو سر رحمان — بھلا عمران نے ایسے موقع پر کیا شرارت کرنی تھی۔ خدا خدا کر کے تو یہ شادی پر آمادہ ہوا تھا۔“

سر سلطان نے کہا۔

”دیکھو — میں حوریہ کو پاتال سے بھی نکال لاؤں گا اب وہ میری عزت ہے۔ لیکن اگر بعد میں مجھے معلوم ہو کہ اس میں تمہاری شرارت ہے تو میں گولیوں سے تمہارا سینہ چھلنی کر دوں گا۔“

سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ڈیڈی — حوریہ کو پاتال سے کھینچنے کے لئے آپ بورنگ کا

کچھ کہتا چاہتا تھا۔

”جولیا — جتنا تم سے کہا جائے اتنا ہی کیا کرو۔ زیادہ تجسس نقصان دہ ہوتا ہے اور اینڈ آئل“ — عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔  
”یہ کیا چکر ہے عمران صاحب“ — بلیک زیمرو نے رابطہ ختم ہوتے ہی کہا۔

”وہی میری شادی کا چکر ہے۔ اور کیا چکر ہونا ہے۔ آؤ آپریشن روم میں چلیں باقی باتیں وہیں ہوں گی۔“ — عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیمرو بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ کوئی موقوف تو نہ تھا کہ بات سمجھ نہ سکتا۔ اُسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ ولہن کا اغوا خود عمران نے کر لیا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس نے جولیا کو استعمال کیا ہے۔ مگر آخر اس ڈھونج کی عمران کو ضرورت کیا تھی۔ یہ بات وہ جاننا چاہتا تھا۔ اُس کی چھٹی جس کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑا کیس شروع ہونے والا ہے۔

جلد ہی وہ دونوں دانش منتر کی آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ یہ آپریشن روم جدید سائنسی لیبارٹری تھی۔ عمران نے جاتے ہی ایک مشین کا سوچ ان کر دیا۔ اور مشین پر بیٹھ کر جولیا کی سکرین روشن ہو گئی۔ وہ دونوں کر سیاں کھینچ کر مشین کے سامنے بیٹھ گئے۔ سکرین پر ایک کار کا منظر ابھر آیا۔ جسے ایک غیر ملکی عورت چلا رہی تھی۔ کار انتہائی تیز رفتار سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ مشین بیک وقت کار کو اندر دنی اور بیرونی منظر پیش کر رہی تھی۔

زبردست ماروھاڑ کے بعد اُسے واپس لے آؤں اور پھر وہ میرے بازوؤں میں دم توڑ دے۔“ — عمران نے جواب دیا۔  
پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیمرو کچھ کہتا۔ اچانک عمران کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی سے ایک باریک سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیمرو بھی چونک پڑا۔ عمران نے بڑی پھرتی سے گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل پر ایک سبز نقطہ چمکنے لگا۔

”بیلو جیو۔“ — جولیا سپیکنگ اور۔“ — دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”یس۔“ — ایکنڈ سپیکنگ اور۔“ — عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔ اور بلیک زیمرو کے چہرے پر جولیا کی آواز سن کر حیرت کے آثار چھانک گئے۔

”ہائس۔“ — آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ مادام اشمارا میرا لباس پہن کر کوٹھی سے نکل گئی ہے۔ وہ میری کار بھی لے گئی ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے اور۔“ — جولیا نے کہا۔

”بس ٹھیک ہے تمہارا کام ختم۔“ — تم ہائیکل کو اور اس کے ساتھیوں کو فار سن کر دو اور خود اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ کسی کوٹھی کی سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیے اور۔“ — عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس ہائس۔“ — مگر.....“ — جولیا نے شاید



ٹیکسی رگ گئی۔ مادام اشمار اپنے اتر ہی اور پھر اس نے کال بیل بجا دی۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نے سر باسر نکالا۔

”اسے کرایہ دے دو۔“ مادام اشمار نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

اور خود تیزی سے پھاٹک کے اندر داخل ہو گئی۔ غیر ملکی نوجوان ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ مادام اشمار تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی سیدھی کوٹھی میں داخل ہوئی۔ برآمدے میں چار غیر ملکی ہاتھوں میں مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے سر جھکا کر مادام اشمار کو سلام کیا۔ مگر مادام اشمار ان کی طرف توجہ دیتے بغیر سیدھی کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک دیوار پر زور سے سر مارا۔ دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی صاف نظر آرہی تھیں۔ مادام اشمار سیڑھیاں اترتی چلی گئی، سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا جو بڑے خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ مادام اشمار نے کمرے میں جلتے ہی تیزی سے الماری کھولی اور پھر اس میں سے ایک چپت قسم کا لباس نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین کا سوچ آف کر دیا۔

”عمران صاحب۔ خدا کے لئے تفصیل بتا دیجئے۔ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اس کیس کی ہوا بھی نہیں لگی۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہوا لگنے سے نمونہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہوا سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ایک تیزی سے لمحہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کار انتہائی تیز رفتار سی سے دوڑتی ہوئی شہر کے بڑے چوک پر پہنچی۔ پھر اس غیر ملکی عورت نے کار ایک سائیڈ سٹریٹ میں روک دی اور خود تیزی سے کار سے باہر آگئی۔ اب اس کا چہرہ سکریں پر واضح ہو گیا تھا۔

”اسے پہچانتے ہو بلیک زیرو۔“ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ کون ہے یہ۔“ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یہ میری ہونے والی بیوی تھی۔“ مادام اشمار۔“ عمران نے جواب دیا۔

”مادام اشمار۔“ بلیک زیرو برسی طرح چوک پڑا۔

”ہاں۔ وہی مادام اشمار۔“ جس کی فائل ایک ہفتہ قبل میں نے مغربی جرمنی سے منگوا لی تھی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ادہ۔“ تو یہ بات ہے۔ مگر شادی کے ڈھونگ کی کیا ضرورت تھی۔“ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بھئی مجبور ہی تھی۔ عورت کو مکمل طور پر قابو کرنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ اس سے شادی کر لو۔“ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا اب وہ کہاں کو کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔

سکریں پر اب مادام اشمار ایک ٹیکسی میں بیٹھی نظر آرہی تھی۔ پھر ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی گلستان کالونی میں داخل ہو گئی۔

”کالونی کے آخری سرے پر ایک بہت بڑی کوٹھی کے سلسلے

ریسٹورنٹ میں کھائے گا۔ اس نے کراس پاکٹ ٹی شرٹ اور ہلکی نیلے رنگ کی خوب صورت پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس ہلکے پھلکے لباس میں اس کی شخصیت اور بھی زیادہ نکھر آئی تھی۔

ٹائیگر کی موٹر سائیکل نے جیسے ہی ہل پارک کی طرف مڑنے والی سڑک کا موڑ کاٹا اس نے ایک نئی سرسبز کار کو سڑک کے کنارے کھڑا دیکھا۔ اور ایک غیر ملکی لڑکی کار کے قریب کھڑی اُسے رکنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ ٹائیگر نے سپیڈ ب्रेک کی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے قریب جا کر موٹر سائیکل روک دیا۔

”جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“ ٹائیگر نے بڑے مہذبانہ لہجے میں پوچھا۔

”کیا آپ کارڈ رائٹ کر سکتے ہیں؟“ لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

”جی ہاں۔ کیوں؟“ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”پھر ایک تکلف کیجیے۔ آپ میری کار لے کر ہل پارک آ جائیے اور اپنی موٹر سائیکل مجھے دے دیجیے۔“ غیر ملکی لڑکی نے کہا۔

”کیوں؟ کیا کار خراب ہے؟“ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

”جی نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل کار کا ایک کنڈیشنر خراب ہو گیا ہے۔ اور میں اس شدید گرمی میں کار میں نہیں بیٹھ

ٹائیگر موٹر سائیکل پر سوار شہر سے باہر واقع ہل پارک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ شہر سے باہر پہاڑیوں کے درمیان ایک خوب صورت جمیل اور اس کے ارد گرد پھیلے ہوئے۔ خوب صورت باغ کو انتہائی خوب صورتی سے ایک پُر فضا تفصیحی مقام میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اور شام کو دہاں تفریح کے لئے آئے ہوئے جوڑوں کا بے حد رشتن ہوتا تھا۔

ہل پارک ٹائیگر کا سب سے پسندیدہ مقام تھا اور وہ جس شام کو بھی ذرا سی فرصت ملے۔ ہل پارک ضرور جاتا تھا۔ آج کل وہ فارغ تھا۔ کافی دنوں سے عمران نے اس کے ذمے کوئی کام نہیں لگایا تھا۔ اس لئے وہ روزانہ اپنی شام ہل پارک میں گزارتا تھا آج بھی وہ اپنی موٹر سائیکل اڑاتا ہوا ہل پارک کی طرف ہی جا رہا تھا۔ ایک خوب صورت لڑکی اس کی نشیمنی دوست بنی تھی۔ اور اس نے اس لڑکی سے ہل پارک میں ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ رات کا کھانا ہل پارک کے ایک کنڈیشنر

رکی۔ ارد گرد پھیلی ہوئی چٹانوں کے پیچھے سے تین مسلح افراد باہر نکلے اور انہوں نے کار کو گھیر لیا۔ پھر انتہائی پھرتی سے کار کے دروازے کھلے اور وہ کار میں سوار ہو گئے۔ ایک آگے اور دو پیچھے۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں ریلو ہتھیے۔ اور پھر سے پرتختی تھی۔ وہ سب مقامی تھے۔

”کار کو تیزی سے واپس طرف موڑ لو۔ اس کی ٹرک پر جلد ہی ٹائیگر کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے ریلوور کی نال ٹائیگر کی پسلیوں میں گھسیٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر کے لمبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ لڑکی کا سارا ڈرامہ سمجھ گیا تھا۔

لڑکی کو خطرے کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے کار ٹائیگر کے سر منڈھ دی اور خود نکل گئی۔ اب یہ بات بہت جلد ہی سمجھ گئی تھی کہ حملہ آور صرف کار پہنچاتے تھے۔ انہیں لڑکی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ ورنہ ظاہر ہے لڑکی بھی موٹر سائیکل پر سوار اسی راہ سے گزرتی ہوگی۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے کار واپس طرف کھینچ کر ٹرک پر موڑ دی۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ٹائیگر بھی اس طرف نہیں آیا تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کوئی کچی ٹرک ادھر جاتی بھی ہے۔ مگر وہ بڑی خاموشی سے کار چلائے جا رہا تھا۔ کافی دور جا کر ٹرک ایک فارم ہاؤس کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کا رسید بھی آندے سے کیا اور پھر پورچ میں جا کر کار روک دی۔

”اب فرمائیے کیا کرنا ہے؟“ ٹائیگر نے قریب بیٹھے ہوئے حملہ آور سے سپاٹ لہجے میں کہا۔

سکتی۔ میرا دل ڈوبتا ہے۔“ لڑکی نے جواب دیا۔

”اوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ یہ موٹر سائیکل لے لیجیے میں آپ کی کار میں آجاتا ہوں۔“ ٹائیگر نے سر ملاتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود موٹر سائیکل سے اتر آیا۔

”ہل پارک ریسٹورنٹ میں ملاقات ہوگی۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں۔“ لڑکی نے کہا اور پھر وہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھ گئی۔ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل ایک جھکے سے آگے بڑھ گئی۔

ٹائیگر تیزی سے کار کی طرف مڑا۔ انگلیشن میں چابی موجود تھی۔ اس نے ڈرامیوٹک سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تو کار فوراً سٹارٹ ہو گئی۔ کار بالکل نئی تھی۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی۔ لڑکی کا یہ بہانہ اس کے حلق سے توڑ اتر تھا مگر اپنے فطری تجسس کی بنا پر اس نے لڑکی کی بات مان لی تھی۔

بھلا دس کلومیٹر کا فاصلہ کار میں طے نہیں کیا جاسکتا کہ گرمی لگتی ہے جب کہ موٹر سائیکل پر تو زیادہ گرم ہوا لگتی ہے۔ بہر حال اس نے کار کی رفتار تیزی کی اور ہل پارک کی طرف چلنے لگا۔

اور پھر ابھی اس نے دو کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک ایک موٹر پر اسے بڑے زوردار انداز میں سربیک لگائی بڑی سیرکونک ٹرک پر ایک ٹرک ترچھا ہو کر کھڑا تھا۔ جس سے پوری سڑک بلاک ہو کر رہ گئی تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر کی کار ٹرک کے قریب جا کر

”نہیں مادام! — ایک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔  
”مگر اس چکر کی ضرورت کیا تھی۔ اگر مجھے ویسے ہی کہہ دیتیں تو  
میں یہاں چلا آتا۔“ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں لڑکی سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”آہستہ بولو۔۔۔ مادام کے سامنے اپنی آوازیں بات کرنے  
والے کی زبان کاٹ لی جاتی ہے۔“ اچانک قریب کھڑے ایک  
آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

”سالومن۔۔۔ اسے رسیوں سے باندھ دو۔۔۔ اس کی  
دش لے لی۔۔۔ لڑکی نے اُسی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ییس مادام۔۔۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔“  
سالومن نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے اپنی بیٹ کے ساتھ لٹکے  
ہوئے ٹائیگون کی رسی کا گچھا اتارا۔ اور ان دونوں نے بڑی پھرتی  
سے ٹائیگر کو باندھ دیا۔

لڑکی نے بڑی پھرتی سے مین کی دراز کھولی اور ایک بولیمپ  
بکال لیا۔ یہ لیمپ آٹومیٹک تھا۔ اس میں تے آگ کی تیز دھار بھکتی  
تھی۔ عام طور پر یہ لیمپ زیر زمین ٹیلی فون کی تاروں کو جوڑنے  
وہ ٹکسنے کے کام آتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی بولیمپ اٹھائے آہستہ آہستہ  
یگر کے قریب آئی گئی۔ ٹائیگر کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اُسے  
بے تک اس سارے چکر کی سمجھ نہیں آتی تھی۔

”ہاں۔۔۔ اب بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو۔“  
ٹائیگر نے قریب رکھتے ہوئے بڑے سخت اور سپاٹ

”خاموشی سے نیچے اتر آؤ۔ اگر کسی گرو بڑکی کوشش کی تو یہاں  
تمہاری لاش پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔“ اس آدمی  
نے کہا اور خود بھی نیچے اتر گیا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے دونوں افراد بھی نیچے  
اتر آئے تھے۔ ٹائیگر نیچے اتر آیا۔ اور پھر ان میں سے ایک نے ٹائیگر کی  
تلاشی لی۔ مگر اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوتا تو نکلتا وہ تو خالص  
تفریح کے لئے گھر سے نکلا تھا۔

”جیکر۔ کار کو پیچھے لے جاؤ۔“ ٹائیگر کے قریب بیٹھے  
والے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا کار کی ڈرائیونگ  
سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”اندر چلو مسٹر۔۔۔ اُسی آدمی نے کہا اور ٹائیگر لمبے لمبے قدم  
اٹھاتا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ ریوالور بردار اس کے پیچھے تھے۔  
پھر ان کے کہنے کے مطابق وہ خفقت کمروں سے گزرنے کے بعد ایک  
کمرے کے دروازے پر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے آگے  
بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

”آجاؤ۔۔۔“ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور  
اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ اور ٹائیگر نے اندر قدم رکھ دیئے  
دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔ کیونکہ  
سامنے ایک بڑی میز کے پیچھے وہی غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو اس  
کو موٹر سائیکل لے کر آئے کار۔ دسے کی تھی۔

”اس نے گرو بڑ کرنے کی کوشش تو نہیں کی۔“ لڑکی نے  
بڑے حکمانہ لہجے میں پوچھا۔

خاموشی کے بعد پوچھا۔

”ایک نئی دوست سے ملنے“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے اس کا؟“ — لڑکی نے پوچھا۔

”مارگرٹ جولین“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”وہ کہاں کام کرتی ہے؟“ — لڑکی نے پوچھا۔

”وہ کسی کاروباری فرم میں سیکرٹری ہے۔ مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں۔ بس ایک کیفے میں ملاقات ہو گئی تو آج شام مل پارک ملنے کا وعدہ کر لیا گیا۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ہوں — ٹھیک ہے۔“ — لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑی اور اس نے میز کی دراز کھول کر بلویمپ واپس دراز میں ڈال دیا۔

”اسے چھوڑ دو — اس کا موٹر سائیکل اس کے حوالے کر دو۔“

یہ جاسکتا ہے۔ ہم نے غلط آدمی پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔“ — لڑکی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مگر مادام — یہ بعد میں ہمارے لئے کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ کیوں نہ اسے ختم کر دیا جائے؟“ — سالومن نے کہا۔

”نہیں — میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت پسند نہیں کرتی۔ ہم اس کے جاتے ہی یہ جگہ چھوڑ دیں گے۔“ — مادام نے جواب دیا۔

اور سالومن نے سر ملاتے ہوئے ٹائیگر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر رسیوں کی بندش سے آزاد ہو گیا۔ پھر سالون

کے اشارے پر وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

لبجے میں کہا۔

”میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہیں کیا کام مجھ سے کیا دلچسپ پیدا ہو گئی ہے۔ میں ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں اور تفریح کے لئے بل پارک جا رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ ایک جکر ڈال کر مجھے یہاں گھسیٹ لیا۔“ — ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس اتنا فالٹو وٹز نہیں کہ تمہاری باتیں سنتی رہوں۔“ — بس میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ۔“ — لڑکی نے لہجے کو پہلے سے زیادہ سخت کرتے ہوئے کہا۔

”اچھا — پوچھو — اب شام تو غارت ہو ہی گئی۔“ — ٹائیگر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام؟“ — لڑکی نے پوچھا۔

”سلیم رضا۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا کام کرتے ہو؟“ — لڑکی نے دوسرا سوال کیا۔

”موجی ہوں۔“ — ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”موجی — وہ کیا ہوتا ہے؟“ — لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”شیو میکر کو کہتے ہیں۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ادہ اچھا۔“ — لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”بل پارک کیا کرنے جا رہے تھے؟“ — لڑکی نے چند لمحوں کی

مکرموں سے گزردہ اُسے فارم ہاؤس کے پورچ میں لے آئے۔ جیک  
وہیں موجود تھا۔

”جیکر۔۔۔ اس کا موٹر سائیکل لے آؤ۔۔۔“ سالومن نے  
جیکر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیکر سر ہلا کر تیزی سے عمارت کے پچھلے  
کی طرف چل دیا۔



”سنو سٹر۔۔۔ یہ بہاری مادام کی رحم دلی ہے کہ تم زندہ  
واپس جا رہے ہو۔ لیکن تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنی یادداشت  
سے اس تمام واقعے کو کھیر چ دینا۔ ورنہ دوسری بار مادام رحم  
سے کام نہیں لے گی۔“ سالومن نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ خواہ مخواہ کی الجھنوں میں پھنسوں۔  
میری طرف سے بے فکر رہو۔“ ٹائیگر نے انہیں اطمینان دلاتے آ  
ہوئے کہا اور سالومن نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد جیکر اس کا  
موٹر سائیکل کھینچتا ہوا پورچ میں لے آیا۔

اب تم جاسکتے ہو۔۔۔ سالومن نے کہا اور ٹائیگر تیزی سے  
موٹر سائیکل پر سوار ہوا۔ اس نے اُسے سٹارٹ کیا اور پھر اس کا  
موٹر سائیکل خاصی تیز رفتار میں سے بھاگتا ہوا فارم ہاؤس کا دروازہ  
کراس کر گیا۔ اس کا رخ کی سڑک کی طرف تھا۔ وہ دل ہی  
دل میں مجرموں کی سادہ لوحی پرستیں رہا تھا۔ جنہوں نے بڑی آسانی  
سے اس کی باتوں پر اعتبار کر لیا تھا۔ مگر شاید اُسے یہ معلوم نہیں  
تھا کہ مجرم اتنے سادہ لوح نہیں جتنا وہ انہیں سمجھ رہے تھے۔ اس  
کی موٹر سائیکل کے انجن میں ایک ایسا آلہ نصب کر دیا گیا تھا جس

مادام اشمار کا ذہن غصے اور نفرت سے بُری طرح کھول رہا  
تھا۔ جب سے جولیہ نے اُسے عمران کے متعلق تفصیلات بتائی تھیں۔  
اس کا جی چاہ رہا تھا کہ عمران کی پوشاں لوح کر خود اپنے آپ کو گولی  
مار دے۔۔۔ وہ جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بُری عیار سمجھتی  
تھی۔ اس عمران کے ہاتھوں بُری طرح بے وقوف بن گئی۔ اُسے وہ دن  
یاد آ رہا تھا جب وہ ایک خصوصی مشن پر اس ملک میں داخل ہوئی تھی۔  
اور پھر اپنی جالاک اور ہوشیارمی کی بنا پر وہ دہائیوں میں اپنے مشن  
میں کامیاب ہو گئی۔ اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی۔ اس  
روز وہ ہوٹل میں بیٹھی واپس جانے کا پروگرام بنا رہی تھی کہ اچانک  
اس نے ڈانگ ہال میں عمران کو داخل ہوتے دیکھا۔ عمران نے  
بڑا نفیس سا لباس پہن رکھا تھا اور وہ کسی مشرقی شہزادے کی طرح  
نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک دیوہیکل جشی دونوں پہلوؤں



مادام اشتہار بھی اس کے بیٹھے ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں سے تجسس کے ساتھ ساتھ بے پناہ اشتیاق کی قندیلیں جل اٹھیں۔  
 عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک بڑا انتہائی تیز رفتار سی سے اس کے قریب آکر بڑے مودب انداز میں جھک گیا۔

”آپ کی تعریف — عمران نے اس کے جھکے ہی بڑے شایانہ انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”باس — یہ ایک معمولی سا ویٹر ہے۔“ جوزف نے جو عمران کی کرسی کے پیچھے بڑے مودب انداز میں کھڑا تھا۔ فوراً جواب دیا۔

”اوہ — اچھا — تم ویٹر ہو۔ مگر تم میرے سامنے جھکے کیوں کھڑے ہو۔ کیا تم بادی کمر میں کوئی سکیف ہے۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر خوش تو جیسی معصومیت تھی۔

”یہ آرڈر لینے کے لئے آیا ہے۔ آپ کیا پینا پیسند فرمائیں گے۔“ مادام اشتہار نے پہلی بار سکاٹے ہوئے کہا۔

”ہم اکیلے کبھی کچھ نہیں پیتے۔ مسٹر ویٹر — ہال میں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو میری طرف سے ہونٹل کا سب سے مہنگا مشروب پیش کیا جائے۔ اور ہمارے لئے سادہ پانی کا ایک قلاس۔“ عمران نے بڑے شایانہ انداز میں کہا اور ویٹر کے چہرے پر حیرت جیسے ثبوت ہو کر رہ گئی۔

”جائے۔“ جیسا باس کہہ رہا ہے وہ کرو۔ اگر تم نے باس کی

میں دیوالور لٹکائے بڑے مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ مادام اشتہار زندگی میں پہلی بار کسی مشرقی ملک میں آئی تھی۔ اس نے مشرق اور خصوصاً مشرقی شہزادوں کے بارے میں بڑی پراسرار کہانیاں سن رکھی تھیں۔ اس لئے عمران کو دیکھتے ہی اس کا دل میل اٹھا۔ اتنا خوب صورت۔ اتنا وجیہ نوجوان اس نے زندگی میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے بے اختیار وہ عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران اس وقت بڑے باوقار انداز میں چلے ہو اس کی میز کے قریب سے گزر رہا تھا۔

”کیا آپ چند لمبے مجھے اپنی میزبانی کا شرف بخشیں گے۔“ مادام اشتہار نے کھڑے ہو کر بڑے مہذب لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سیکرٹری — کیا یہ محترمہ اس قابل ہے کہ ہم اسے شرف میزبانی بخشیں۔“ عمران نے اپنے پیچھے آتے ہوئے جوزف سے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا اور اس کے معصوم سے انداز پر مادام اشتہار اور بھی زیادہ ریشہ خطی ہو گئی۔

”شکل سے تو شریف معلوم ہوتی ہے۔ مگر باس — سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔“ جوزف نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں جوزف — یہ خاتون بے حد مہذب ہیں اور ہمیں پسند آتی ہیں اس لئے ہم انہیں ضرور شرف میزبانی بخشیں گے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوه۔ ہاں سیکرٹری — ہم بھول گئے۔ اچھا ہوا۔ تم نے یاد دلادیا۔ ہاں تو محترمہ — پہلے آپ میرا تعارف سن لیں۔ ورنہ سہارا اسے چٹھا سیکرٹری نہیں فوراً غیر مہذب قرار دے دے گا۔ — سہارا نام علی عمران ہے۔ علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (اگسٹ) اور جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے۔ ہم پرنس آف ڈھمپ ہیں۔ — عمران نے فوراً اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مادام اشمارا ہے۔ یہاں تعلیق مغربی جرمنی سے ہے۔ میں یہاں تفریح کے لئے آئی تھی — یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ — مادام اشمارا نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوه مادام اشمارا اچھا نام ہے۔ اور آپ خود بھی بے حد حسین ہیں۔ بالکل شہنشاہ کی طرح پاکیزہ اور قدس ہیں۔ آپ سے مل کر بے حد خوش ہوئی ہے۔ — عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"شکریہ — یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے مشرقی شہزادوں سے ملنے کی بے حد حسرت تھی۔ کیا آپ مجھے اپنی ریاست کی سیر کرائیں گے۔ — مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوه مادام اشمارا۔ — یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ سہارا ریاست کا قانون ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ریاست میں داخل نہیں ہو سکتی۔ — عمران نے جواب دیا۔

"اوه — یہ تو بڑا سخت قانون ہے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے

تعمیل میں ایک لمحے کی بھی دیر کی تو.....؟ — جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ویرنجانے جوزف کے لہجے سے گہرا کراہتہائی تیزی سے بڑھا۔ اور پھر مادام اشمارا نے دکھا کر پورے ہال میں مشروب کے جام تقسیم کیے جانے لگے۔ — بوتل کا نیچر خود بہر میں پہنچا کہ عمران کی اس پیش کش کے متعلق بتایا۔ اور وہ سب مڑ مڑ کر بڑھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے۔ مگر عمران یوں بے نیاز سی سے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اتنے ہنگامہ مشروب کی بجائے لوگوں کو سادہ پانی دیا جا رہا ہو۔

"آپ کون سی ریاست کے شہزادے ہیں۔ — مادام اشمارا نے پوچھا۔

"ہم ریاست ڈھمپ کے شہزادے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں پھیلی ہوئی عظیم ریاست۔ مگر ہمارے ڈیڈمی نے ریاست ہمارے حوالے کر کے یہاں اس ملک میں نوکری کر لی ہے جو ہمیں بالکل پسند نہیں۔ اس لئے ہم ڈیڈمی سے ناراض ہیں۔ — عمران نے بڑے سادہ لہجے میں اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نوکری کر لی۔ — یعنی بادشاہ سلامت نے۔ — مادام اشمارا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ — وہ اس ملک کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ سر رحمان۔ — عمران نے جواب دیا۔

"اوه اچھا۔ — مادام اشمارا اور زیادہ مرعوب ہو گئی۔

"باس۔ — پہلے تعارف ہونا چاہیئے۔ مہذب لوگ بات کرنے سے پہلے اپنا تعارف کراتے ہیں۔ — جوزف نے اچانک کہا۔

درحقیقت ایسا نہ ہو۔ اور ہم صرف دوست رہیں۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

”ایسا ممکن تو ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں پورے ٹھٹھاٹ باٹ سے شادی کرنی پڑے گی۔ تمام رسوم و رواج پورے کرنے پڑیں گے۔“ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔۔۔۔۔ یہ تو اور بھی دل کش بات ہے۔ اس طرح میں ذاتی طور پر مشرق کو قریب سے دیکھ سکوں گی۔“ مادام اشمارا نے چلتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اگر آپ تیار ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر یہ سوچ لیں کہ ہم صرف دنیا کو دکھانے کے لئے ہی میاں بیوی ہوں گے۔ اگر آپ نے اجدید کچھ اور طلبات شروع کر دیئے۔ تو ہم خود کشی کر لیں گے۔“ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

”ادہ۔۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔“ مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ مشرقی شادی کے رسم و رواج دیکھنے کے لئے اس کا دل بڑی طرح میل اٹھاتا تھا۔

”لیکن ایک اور بھی مسئلہ ہے کہ شادی سے قبل آپ کو اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی ہمیں تنگھے کے طور پر دینی پڑے گی۔“ عمران نے اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی ایک خوب صورت سی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”یہ انگوٹھی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔ میں یہ انگوٹھی کسی بھی قیمت پر اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی۔“ مادام اشمارا

کہ میں ریاست کی سیر کر سکوں۔۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

”ایک طریقہ تو ہے۔ مگر اُسے آپ پسند نہیں کریں گی۔ ویسے وہ طریقہ بے حد دل کش ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”وہ کون سا طریقہ ہے مجھے بتائیں۔“ مادام اشمارا نے بے چینی سے پوچھا۔

”وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں اور پھر آپ ہماری ریاست کی بطور شہزادی سیر کر سکیں گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ مجھے شادی کے لفظ سے ہی نفرت ہے۔“ عمران نے آخری الفاظ بڑا بڑا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”شادی آپ سے۔۔۔۔۔ مگر آپ کو کیوں اس لفظ سے نفرت ہے۔“ مادام اشمارا نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

”بس ہے نفرت۔۔۔۔۔ ہم تفصیل نہیں بتا سکتے۔ اس لئے مادام اشمارا یہ طریقہ تو ناممکن ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے برائے نام شادی کر لیں۔ یعنی صرف دنیا کو دکھانے کے لئے۔ میں آپ کی ریاست کی سیر کر لوں۔“

پھر میں واپس اپنے ملک چلی جاؤں گی۔“ اچانک مادام اشمارا نے کہا۔

”برائے نام شادی۔۔۔۔۔ وہ کیا ہوتی ہے۔“ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”مطلب یہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے ہم میاں بیوی ہوں۔ مگر

دیا۔ مگر کیا یہ انگوٹھی آپ واقعی مجھے واپس کر دیں گے؟۔۔۔ مادام اشمارا نے ابھی ہوئی نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شدید قسم کی کش مکش میں مبتلا ہو۔ تو ہم نے اسے کیا کرنا ہے۔ یہ تو صرف ایک رسم ہے۔ اس سے مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ وہ بن کی مرضی اس شادی میں شامل ہے؟ عمران نے جواب دیا۔

”اور کے۔۔۔ میں یہ انگوٹھی آپ کو دے دوں گی۔ لیکن اُس روز جس روز شادی کی رسوم ادا کی جائیں گی۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کسی کوٹھی میں منتقل ہو جائیں تاکہ ہماری والدہ اور بہن آپ سے مل سکیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔“۔۔۔ مادام اشمارا نے کچھ کہنا چاہا۔

”آپ یہ کہنا جتنی میں کہ آپ یہاں کس کی کوٹھی پہنچیں گی تو ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر د اور یہاں کے بہت بڑے سائنس دان ہیں۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ آپ وہاں بہت خوش رہیں گی۔ ڈاکٹر د اور کی لڑکی خجہ بڑی پڑھی لکھی ہوئے کے ساتھ ساتھ بے حد شوخ اور شرارتی ہے وہ آپ کو خوش رکھے گی۔۔۔ عمران نے فوراً ہی تجویز پیش کر دی۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ آپ ان سے بات کر لیں میں کل وہاں منتقل

نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

”ارے۔۔۔ آپ گھبرا گئیں۔ یہ تو ایک رسم ہے۔ ہم یہی انگوٹھی آپ کو جملہ عروسی میں دوبارہ واپس تحفے کے طور پر دے دیں گے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور انگوٹھی آپ کو تحفے کے طور پر دیں گے جس کی مالیت کم از کم ایک لاکھ ڈالر ہوگی۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر کی انگوٹھی؟۔۔۔ مادام اشمارا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

”تو کیا ہوا۔ ہمارے پاس ایسے خاندانی زیورات ہیں۔ جن کی قیمت شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی پوری نہ کی جاسکے۔ ہمارے خاندانی زیورات میں ایک ایسا ہیرا ہے جو کوہ نور ہیرے سے دوگنی جسامت کا ہے۔۔۔ عمران کا بوجہ بدستور بے نیازی لئے ہوئے تھا۔

”اوہ۔۔۔ کوہ نور سے دوگنی جسامت کا ہیرا۔ اوہ حیرت انگیز۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب ہے یہ معمولی سی انگوٹھی لے کر آپ کیا کریں گے۔ یہ تو بہت سستی ہے۔ مجھے ذرا اچھی لگی تو میں نے دو ڈالر میں خرید لی۔۔۔ مادام اشمارا نے اٹکی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے کہا۔

”ہمیں دولت یا قیمت کی کوئی پرواہ نہیں مادام اشمارا۔ ہماری نظر میں رسم و رواج اہم ہوتے ہیں۔۔۔ عمران نے جواب

سیکرٹری!

”یس باس“ — جوزف نے اسٹن جوتے ہونے کے جواب دیا۔  
 ”بل ادا کر دو“ — اور مادام اشمارا کے کمرے کا تمام مل-اور  
 ہوٹل والوں کو حکم دے دو کہ مادام اشمارا کا سامان ڈاکٹر داوور کی کوٹھی  
 میں پہنچا دیا جائے۔“ عمران نے بڑے شابانہ انداز میں کہا۔  
 ”اور کے باس“ — جوزف نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم  
 اٹھاتا سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”بڑا شاندار سیکرٹری ہے۔“ — مادام اشمارا نے جوزف کے  
 ذیل ڈول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ کو پسند ہے تو ہم شادی کے موقع پر اسے تحفے کے  
 طور پر آپ کو دے دیں گے۔ مگر یہ آپ کو علم ہو کہ یہ روزانہ دھسکی کی  
 دوسو بوتلیں پیتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”دوسو بوتلیں دھسکی کی“ — مادام اشمارا کی آنکھیں پوری  
 حد تک پھلتی چلی گئیں۔

”ماں — ان سے صرف اس کا گزرا رہتا ہے۔ ظالم اتنا بلا  
 نوش ہے کہ ڈرمول کے ڈرم دھسکی کے پینے کے باوجود اسے نشہ  
 نہیں ہوتا۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”اُسی لمحے جوزف واپس آ گیا۔

”باس — بل کی او ایگلی کر دی گئی ہے۔ ہوٹل کے تمام ممبروں  
 ٹوٹ بھی دے دی گئی ہے۔“ — جوزف نے مؤدبانہ انداز میں  
 سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”ہو جاؤں گی۔“ — مادام اشمارا نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں — ایسا ذہن ہو سکتا۔ شادی کی بات طے ہونے کے بعد  
 آپ ہوٹل میں نہیں رہ سکتیں۔ یہ عمارت خاندان کی ہے۔“ — عمران  
 نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

”میں فوراً نہیں جا سکتی۔ یہ اچھا نہیں رہے گا۔“ — مادام اشمارا  
 نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”تو مت جائیں۔“ — جہنئے کوئی آپ کی منت کی ہے کہ آپ جو  
 سے شادی کریں۔ ہم تو صرف آپ کی خاطر یہ زرہ کی گولی کھانے پر تیار  
 ہو گئے تھے۔“ — عمران نے اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے کہا۔ اس  
 کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

”ارے ارے — آپ تو ناراض ہو گئے۔ چلیے میں ابھی جاتی ہوں  
 میں کم سے کم آپ کو ناراض نہیں کر سکتی۔“ — مادام اشمارا نے  
 مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔“ — ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ ہماری  
 مرضی کا خیال رکھنے لگیں۔ اگر آپ کے یہی انداز رہے تو کہیں ایسا نہ ہو  
 کہ بعد میں ہمارا زادہ بدل جائے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے  
 کہا اور مادام اشمارا بھی ہنس دی۔

”میں سامان لے لوں۔“ — مادام اشمارا نے کہا۔

”سامان ہوٹل والے پہنچا دیں گے۔ اب پرنس عمران کی ہونے  
 والی بیوی سامان اٹھاتی پھرے گی۔ آپ بے فکر رہیں۔“ — عمران  
 نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر جوزف سے کہا۔

جائے۔ مگر مادام اشمارا نے انگوٹھی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ یہ انگوٹھی خود عمران کے حوالے کرے گی۔ اس فوجوان کے جانے کے بعد اس نے خجہ کو مجبور کیا کہ وہ بازار جانا چاہتی ہے۔ تاکہ عمران کے لئے کوئی خوب صورت تحفہ خرید سکے۔ اور پھر وہ چپکے سے کار میں بیٹھ کر خجہ کے ساتھ بازار چلی گئی۔

”میں ایک فون کر لوں۔“ مادام اشمارا نے ایک ہوٹل کے باہر سبک فون بوتھ کو دیکھتے ہی کہا اور خجہ نے سر ہلادیا۔ مادام اشمارا فوراً فون بوتھ میں گھس گئی۔ اس نے ایک منبر گھمایا اور ریور کا نوں سے لگا لیا۔ چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

”ہیلو راشیل سپیکنگ۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

”مادام اشمارا۔“ مادام اشمارا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ مادام۔“ آپ ہوٹل سے یکایک کہاں چلی گئی تھیں۔ ہم نے سارے شہر میں آپ کو چھان مارا۔ گریٹ باس آپ کی طرف سے بے حد پریشان ہے۔“ دوسری طرف سے بے چین لہجے میں کہا گیا۔

”میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ڈبلیو تھری ٹائپ کی ایک خالی انگوٹھی لے کر بلازاشپنگ سنٹر آجاؤ۔ وہ انگوٹھی مجھے دے دینا اور میری انگوٹھی لے آنا۔ مگر اُسے انتہائی

”اور کے۔“ آئیے مادام اشمارا۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مادام اشمارا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب عمران اور مادام اشمارا اکٹھے چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ اور جوں جوں ان دونوں کے پیچھے بڑے موٹر بانہ انداز میں قدم اٹھاتا چلا جا رہا تھا۔ اور بال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیرت اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ مادام اشمارا کا دل عجیب سی احساس برتری سے بھرا جا رہا تھا۔ پھر عمران کی شاندار کاریں بیٹھ کر وہ ڈاکٹر داؤد کی عظیم الشان کوٹھی میں آ گئے۔

تمام واقعات فلم کی ریل کی طرح مادام اشمارا کے ذہن پر ابھرتے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر داؤد کے گھر والوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔ اور پھر دوسرے روز عمران کی والدہ اور بہن اس سے ملنے آئیں۔ اور پھر وہ دلہن بنائی گئی۔ عجیب و غریب قسم کے لباس اور عجیب و غریب قسم کے رواجات۔ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی دل کش۔ اور پھر شادی کا دن آ گیا۔ مادام اشمارا اپنی زندگی کے حیرت انگیز تجربے سے گزر رہی تھی۔ ڈاکٹر داؤد کی لڑکی خجہ اُسے ایک لمحے کے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی۔ مادام اشمارا اس انگوٹھی کی وجہ سے بے حد پریشان تھی۔ وہ جس راز کو حاصل کرنے کے لئے اس ملک میں آئی تھی وہ اس انگوٹھی میں ہی پوشیدہ تھا۔ اور وہ کسی قیمت پر یہ انگوٹھی اپنے آپ سے جدا نہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر شادی والے دن صبح ہی صبح ایک فوجوان عمران کا پیغام لے کر آ گیا کہ رسم کے مطابق وہ انگوٹھی عمران کو پہنچا دی



حفاظت سے رکھنا۔ میں واپس آکر لے لوں گی۔" مادام اشمارا نے کہا۔

"اؤ کے مادام۔۔۔ مگر کیا اس انگوٹھی کو گریٹ باس تک نہ پہنچا دیا جائے؟" راشیل نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ ابھی کام نامکمل ہے۔ میں اسے جلد ہی مکمل کروں گی۔ پھر اسے باس تک پہنچا دیا جائے گا۔ تم فی الحال ویسا ہی کردار میں کہہ رہی ہوں۔" مادام اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔

"نیک ہے مادام۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں پلازا شاپنگ سنٹر میں پہنچ رہا ہوں۔" راشیل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سو۔۔۔ میرے ساتھ ایک مقامی لڑکی جوگی۔ اس نے لین دین انتہائی خفیہ اور ہوشیار سی سے ہو گا۔" مادام اشمارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ نجمہ کو ساتھ لئے سیدھی پلازا شاپنگ سنٹر آگئی۔ وہاں اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی چین فریڈ۔۔۔ پلازا شاپنگ سنٹر کی وسیع عمارت میں گھومتے

پہرتے انہیں کافی دیر ہوگئی۔ اور اسی دوران راشیل وہاں پہنچ گیا۔ وہ ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان تھا۔ جو کسی سیاح کے نہیں میں تھا۔ ایک کاؤنٹر پر مادام اشمارا اور راشیل اکٹھے ہوئے۔ اور

مادام اشمارا نے نجمہ کو ایک خوب صورت گھڑی دیکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی نجمہ ادھر متوجہ ہوئی۔ مادام نے ہاتھ میں کپڑی ہوئی انگوٹھی

راشیل کے حوالے کر دی اور اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی پاک بھینکنے میں مادام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ اور مادام نے وہ انگوٹھی پہن لی۔ نجمہ کے فرشتوں کو بھی اس لین دین کا علم نہ ہوا۔

پھر مادام اشمارا واپس آگئی۔ اب وہ مطمئن تھی۔ ان کے واپس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد عمران وہاں پہنچ گیا۔ نجمہ نے اس کے شادی والے دن وہاں کے گھر آنے کا خوب مذاق اڑایا۔ مگر عمران بھی ایک ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔ بہر حال وہ انگوٹھی لے گیا۔

اور اب مادام اشمارا راشیل کی کوٹھی کے خفیہ تہہ خانے میں بیٹھی دل ہی دل میں بیچ واپ کھا رہی تھی۔ وہ عمران کی معصومیت سے مار کھا گئی تھی۔ اگر اسے پہلے پتہ چل جاتا کہ عمران کی ایک سو بائیس بیویاں موجود ہیں تو وہ عمران کے قریب بھی نہ آتی۔ بہر حال اسے یہ اطمینان تھا کہ اصل انگوٹھی محفوظ ہے۔

اُسی لمحے کمرے میں گھنٹی کی تیز آواز گونج اٹھی اور مادام اشمارا خیالات کی دنیا سے واپس آگئی۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے بڑے سے ٹراس میٹر کا بن آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی گھنٹی کی آواز بند ہوگئی۔ اب اس سے ایک بھاری مردانہ آواز نکل رہی تھی۔

"گریٹ باس سپیکنگ اور۔۔۔ بھاری اور صحکمناہ آواز میں دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام اشمارا سپیکنگ فرام وس اینڈ۔" مادام اشمارا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام۔۔۔ منشن کا کیا رہا۔ راشیل نے رپورٹ کی تھی کہ

”او۔ کے۔۔۔ کوڈ ڈبلیو تھری ہی رہے گا۔ میں ابھی سفیر کو ہدایات دے دیتا ہوں اور اینڈ آف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانس میٹر سے دوبارہ گھنٹی کی آواز ابھرنے لگی۔ مادام اشمار نے اس کا بٹن آف کر دیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر جذبات میں آکر وہ انسل انگوٹھی عمران کو دے دیتی تو اس وقت کتنا ناراض ہو جاتا۔ دیے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ انگوٹھی سفیر کو پہنچانے کے بعد وہ کچھ روز یہاں رہے گی اور عمران سے اپنی توہین کا بھرپور بدلہ لے لگی۔ ایسا بدلہ کہ عمران تو کیا اس کی آئندہ نسلیں بھی شادی کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگائیں گی۔

تم چند روز کے لئے غائب ہو گئی تھیں اور۔۔۔ گریٹ باس نے پوچھا اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

”گریٹ باس۔۔۔ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ مشن کے سلسلے میں ہی مجھے غائب ہونا پڑا۔ اور۔۔۔ مادام اشمار نے جواب دیا ملاحظہ رہے اب وہ گریٹ باس کو اپنی حماقت کے بارے میں تو کچھ نہ بتا سکتی تھی۔

”کیا وہ راز ڈبلیو تھری رنگ میں منتقل ہو چکا ہے اور۔۔۔ گریٹ باس نے پوچھا۔

”یس باس اور۔۔۔ مادام اشمار نے جواب دیا۔

”او۔۔۔ ویہی گٹ۔۔۔ کسی کو اس بارے میں علم تو نہیں ہوا اور۔۔۔ گریٹ باس نے پوچھا۔

”آپ مادام اشمار کی توہین کر رہے ہیں باس۔۔۔ مادام اشمار نے کچی گولیاں نہیں کھیں اور۔۔۔ مادام اشمار نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔۔۔ یہ بات نہیں۔۔۔ میں نے تو دیے ہی پوچھ لیا تھا۔ تم ایسا کرو۔ ڈبلیو تھری رنگ رومانہ کے سفیر کے حوالے کر دو سفر اتنی جھیلے میں بڑی حفاظت سے وہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ اس طرح تم اس کی حفاظت سے بے فکر ہو کر واپس آسکو گی اور۔۔۔ گریٹ باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ کل وہ سفیر کو پہنچا دیا جائے گا اور۔۔۔ مادام اشمار نے جواب دیا۔

ہی۔ چند لمحوں بعد ان آوازوں پر ایک مردانہ آواز غالب آگئی۔

”موکل سپیکنگ فرام ہیڈ کوارٹر اورور“ — بولنے کا لہجہ بے حد کراخت تھا۔

”بلیک گرل فرام دس اینڈ اورور“ — لڑکی نے بڑے تحکماً لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایس میڈم اورور“ — موکل کا لہجہ یکدم مؤدبانہ ہو گیا۔

”عمران کے ساتھی کے موٹر سائیکل میں میگا ٹو نصب کر دیا گیا ہے۔ اُسے چیک کرو اورور“ — لڑکی نے جس نے اپنے آپ کو بلیک گرل کہا تھا ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”ایس میڈم — ہم نے پہلے ہی چیکنگ شروع کر دی ہے اورور“ — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میڈم! شمار کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے اورور“ بلیک گرل نے پوچھا۔

”نہیں مادام — اس کا پتہ نہیں چل سکا اورور“ — موکل نے جواب دیا۔

”راشیل کی کیا پوزیشن ہے۔ اس نے کچھ بتایا ہے اورور“ بلیک گرل نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں مادام — بے پناہ تشدد کے باوجود اس سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا اورور“ — موکل نے اس بار قدرے نرم انداز میں جواب دیا۔

”بلیک گرل نے کہا۔ — میں خود آکر اس سے معلومات لے لیتی ہوں۔ وہ کہتا ہے

ٹائیٹل کو رخصت کرنے کے بعد سالومن والپس اسی کھر میں آیا جہاں وہ غیر ملکی لڑکی موجود تھی۔

”چلا گیا — غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا۔ جی ہاں مادام — اب کیا حکم ہے“ — سالومن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں ہیڈ کوارٹر جا رہی ہوں۔ تم سے جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ یہ جگہ خا کردو“ — لڑکی نے کہتے ہوئے کہا اور سالومن نے ادب سے سر جھکا دیا۔ اور پھر غیر ملکی لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا وہ عمارت کے پچھلے پورچ میں آیا۔ جہاں ایک سپورٹس کار موجود تھی۔ لڑکی دروازہ کھول کر سیڑیوں پر بڑھ گئی اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے مڑ کر سائیڈ گلی سے ہوتی ہوئی عمارت کی اگلی طرف آئی اور پھر بھاگ سے باہر نکلتی چلی گئی۔

بٹرک پر پہنچتے ہی لڑکی نے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا این دبا یا۔ دوسرے لمحے ڈیش بورڈ سے جب بپ کی آوازیں نکلنے لگیں — لڑکی بڑے اطمینان سے کار چلائی

درپردہ وہ روسیابھی حکومت کی سپیشل ریکرنٹ تھی۔ اس لئے وہ حاصل طور پر میڈم اشٹار کی حرکات و سکنات کے متعلق آگاہ رہتی تھی۔ چنانچہ جب اسے اطلاع ملی کہ میڈم اشٹار پاکستانی کسی خاص مشن پر گئی ہے تو وہ چونک پڑی۔ اور پھر جب تفتیش کی گئی تو اسے یہ اہم اطلاع ملی کہ میڈم اشٹار پاکستانی اسی دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ جس کے متعلق شوگر گران میں وہ ناکام رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے جب انگریزیا حکام کو یہ اطلاع دی تو وہ لوگ چونک پڑے۔ انہیں ابھی تک یہ خبر ہی نہ تھی کہ حکومت شوگر گران نے یہ اہم دفاعی سسٹم پاکستان کے حوالے کر دیا ہے۔ چنانچہ ٹاپ سیکرٹ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ انگریزیا کو یہ راز حاصل کرنا چاہیے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ روسیاب تک یہ راز نہ پہنچ سکے۔ اور پھر میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مشن بلیک گرل کے حوالے کیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈم اسٹارچ اپنے مخصوص سائیکلو سمیت پاکستان پہنچ گئی۔ پاکستانی پہنچنے سے قبل حسب عادت اس نے مقامی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات اکٹھی کر لیں۔ اور اس سلسلے میں جی عمران کا نام سامنے آیا۔ یہاں پہنچ کر جب اس نے کام کیا تو عمران کا ایک ساتھی ڈاکٹر انگریزوں میں آگیا۔ اس کے متعلق انکشاف بھی بس اتفاق سے ہی ہو گیا تھا۔ کہ ایک ڈاکٹر میٹر ۱۱ جیب ہو گئی جس میں عمران نے اسے ہدایت کی تھی۔ اور پھر اس کے ذریعے عمران تک پہنچنے کے لئے یہ جال پھیلا دیا گیا تھا کہ اسے راستے میں روک کر اس کی بے خبری میں موٹر سائیکل میں میگا ٹو نصب کر دیا گیا۔ اب جیسے ہی وہ اس موٹر سائیکل پر سوار عمران کے میڈیکوارٹر میں جانا۔

بس کا نہیں ہے۔ اور اینڈ آل۔۔۔ بلیک گرل نے سفاک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بین آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی گاڑی کی رفتار بڑھادی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آخر میڈم اشٹار کہاں غائب ہو گئی۔ اسے اچانک ہی اطلاع ملی تھی کہ میڈم اشٹار ایک خصوصی مشن پر پاکستان گیا ہے۔ چوں کہ اسے معلوم تھا کہ میڈم اشٹار کسی عام مشن پر کام نہیں کرتی۔ اس لئے اس نے اس بات کی تفتیش شروع کر دی کہ میڈم اشٹار پاکستان میں کیا مشن ہو سکتا ہے۔ اور پھر اتفاق سے اسے معلوم ہو گیا کہ میڈم اشٹار پاکستان میں قائم کئے جانے والے ایک نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ یہ دفاعی سسٹم حکومت شوگر گران نے ایک خفیہ معاہدے کے تحت پاکستان کو دیا تھا۔ اور یہ ان کے اپنے سائنس دانوں کی ایجاد تھا۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے انگریزیا اور روسیابھی حکومتوں نے اپنے طور پر خود بے حد کوشش کی تھی۔ لیکن شوگر گران میں انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے وہ خاموش ہو گئے میڈم اسٹارچ کا تعلق انگریز سے تھا۔ وہ انگریزین ٹاپ سیکرٹ سرکل کی سپیشل ریکرنٹ تھی۔ اور اسے سرکاری طور پر بلیک گرل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے اپنے ملک کے لئے ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے تھے کہ اس کی شہرت سب لیجنٹوں سے اچھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی اہم کاموں کے سلسلے میں اسے آگے بڑھایا جاتا تھا۔ میڈم اشٹار کے متعلق اسے معلوم تھا کہ لفظ ہر وہ ایک مجرم تنظیم سے متعلق ہے۔ لیکن

سچی اور راز و بہا نکال نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ راشیل مادام اشمارا کا خاص ساتھی ہے۔ اس لئے اسے مادام اشمارا کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا۔ لیکن وہ کچھ تباہ نہ تھا بہر حال اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے اسے راشیل کی بوٹی بوٹی کیوں نہ ملیجہ کرنی پڑی وہ اس سے مطلوبہ معلومات ضرور اگلوالے گی۔ یہی سوچتی ہوئی وہ کار چلاتی شہر کی مضافاتی کالونی تشکیل ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تشکیل ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا پٹن دیکھا تو ٹرانسمیٹر پر پب پب کی آوازیں نکلنے لگیں۔

”موکل سپیکنگ ادور۔“ چند لمحوں بعد موکل کی آواز سنائی دی۔

”بلیک گرل۔“ کوٹھی کا پھاٹک کھلواؤ اور۔“ بلیک گرل نے جواب دیا اور پٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک گرل کار اندر لے گئی۔ اس نے کار کو پورچ میں روکا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آگئی۔ برآمدے میں دو مشین گن بردار مودب انداز میں کھڑے تھے۔ اسی لمحے ایک لمبا جوان نوجوان راہدار می سے نکل کر باہر آ گیا۔

”راشیل کو کہاں رکھا گیا ہے موکل۔“ بلیک گرل نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آئیے میرے ساتھ۔“ موکل نے مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ بلیک گرل سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی۔

میڈیکل آرٹھرٹس ہو سکتا تھا اور عمران کے متعلق بھی پتہ چل جاتا اس طرح اس کی نگرانی آسانی سے کی جاسکتی تھی۔ عمران کے متعلق تفصیلات معلوم کرتے ہوئے اسے عمران کے غیث کا بھی پتہ چلا تھا لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا کہ غیث گزشتہ ایک ہفتہ سے بند پڑا ہوا ہے۔ میڈم اشمارا کے ایک ساتھی راشیل کو اتفاق سے چیک کر لیا گیا۔ وہ ایک کیفے سے باہر نکلا تھا اور پھر اسے اغوا کر کے میڈیکل آرٹھرٹس آ گیا۔ اس سے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا تو علم ہو گیا۔ لیکن مادام اشمارا غائب تھی اور راشیل اس کے متعلق نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کہاں گئی ہے اور اس نے مشن کے سلسلے میں کیا کیا ہے۔ اس لئے اب اس نے خود اس سے یہ راز اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے سب سے زیادہ فکر میڈم اشمارا کی تھی کیوں کہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتار سی سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اس لئے اسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ راز حاصل کر کے واپس نہ چلی جائے اور وہ مایہ تے ہی رہ جائیں لیکن راشیل اور مادام اشمارا کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ مادام اشمارا ابھی تک راز حاصل نہیں کر سکی ورنہ ظاہر سے وہ جا چکی ہوتی۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ کہاں غائب ہو گئی ہے۔ چونکہ اس راز کے حصول کے بارے میں اسے تفصیلات کا علم نہیں تھا اس لئے اس نے یہی پلاننگ کی تھی کہ مادام اشمارا کی نگرانی کی جائے اور جیسے ہی وہ کامیاب ہو اس سے یہ راز حاصل کر لیا جائے۔ اس طرح آسانی سے وہ مشن میں کامیاب بھی ہو سکتا۔

حکومت روسیہ کی بھی خفیہ ایجنٹ ہے۔ چنانچہ عمران نے کیپٹن شکیل کے ذمہ مادام اشمارا کی تلاش کا کام لگا دیا تاکہ اس کی نگرانی کر کے اس کے مشن کا پتہ چلایا جاسکے۔ اور پھر کیپٹن شکیل کی اطلاع پر ہی کہ وہ ہوٹل سن ویلیوں میں موجود ہے۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں جوزف کو ہمراہ لئے پہنچ گیا۔ اور پھر شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مادام اشمارا نے خود ہی اُسے اپنی میز پر بیٹھنے کی دعوت دے دی۔ اور اس کے بعد سب کچھ خود بخود ہوتا گیا۔ جب مادام اشمارا نے ریاست ڈھمپ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو عمران نے شرارتاً شادی والی بات کر دی۔ لیکن جب مادام اشمارا شادی پر تیار ہو گئی تو عمران چونک پڑا۔ اب تک تو وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ خود مادام اشمارا سے اور بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اب اس کی ذہنی رواجانک پلٹ گئی۔ مادام اشمارا کا خود ہی اُسے اپنی میز پر دعوت دینے اور پھر یوں آسانی سے شادی پر تیار ہوجانے کا مطلب یہی تھا کہ وہ خود ہی اسے اپنے کسی مقصد کی خاطر عمران کے گلے پڑنا چاہتی ہے۔ اور پھر عمران نے اپنی طرف سے جان چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن مادام اشمارا تو شاید فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ عمران سے شادی کر کے سی بیٹے گی۔ اور پھر عمران اس نتیجے پر پہنچنے ہی والا تھا کہ اب وہ قہقہہ لگا کر اس شادی والے مذاق کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔ کہ اچانک اس کی نظر میں مادام اشمارا کی انگلی میں موجود ایک گھٹیا قسم کی انگوٹھی پر پڑ گئی۔ مادام اشمارا کا لباس اور اس کا دکھ رکھاؤ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مالی لحاظ سے بے حد خوش حال ہے۔ لیکن

عمران سے کہ مادام اشمارا کی پاکیزہ مایا میں موجود جی کا علم اتفاق سے ہی ہوا تھا۔ اُسے یہ اطلاع کیپٹن شکیل نے دی تھی۔ کیوں کہ جب وہ ملٹری انٹیلی جنس میں تھا تو ایک مشن کے سلسلے میں اس کا حکم دیا کہ مادام اشمارا سے ہوا تھا۔ اور کیپٹن شکیل نے اتفاق سے مادام اشمارا کو ایک ہوٹل میں بیٹھ ہوئے دیکھ لیا۔ چونکہ کیپٹن شکیل بغیر کسی کیس کے ایک ٹو سے بات نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے عمران سے اس کا ذکر کر دیا۔ اور عمران مادام اشمارا کا نام سن کر چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کی لائبریری میں ایک خطرناک مجرمہ کا نام مادام اشمارا تو درج تھا۔ لیکن اس کے متعلق تفصیلات نہیں تھیں۔ اُسے اس نام کا علم جرمنی کی سیکرٹ سروس سے ہوا تھا۔ اس لئے اس نے جرمن سیکرٹ سروس کے سربراہ سے رابطہ قائم کیا اور وہاں اس کی ایک فائل موجود تھی۔ چنانچہ عمران نے وہ فائل منگوائی۔ اس فائل سے بھی مادام کے متعلق زیادہ تفصیلات کا علم تو نہ ہو سکا البتہ اتنا اشارہ مل گیا کہ وہ مجرم تنظیم سے متعلق ہونے کے باوجود

اشمارا کسی خاص مقصد کے لئے برقیات پر شادی کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے۔ عمران کا قطعاً اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مادام اشمارا ایک بین الاقوامی مجرمہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت روسیہ کی سپیشل ایجنٹ بھی ہے۔ اس لئے شادی والی بات تو قطعاً اس کے حق سے زائر رہی تھی۔ اور جہاں تک ریاست ڈھمپ دیکھنے کی بات تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ مادام اشمارا جس نے بوری وینا دیکھی ہوئی ہے صرف ایک ریاست دیکھنے کی خاطر اس حد تک نہیں جاسکتی۔ لیکن جیسے ہی اس نے مادام اشمارا کو ڈاکٹر داود کی کوٹھی پر پہنچایا۔ معاملات اس کے ہاتھوں سے نکلنے چلے گئے۔ اور اس نے تو مذاق میں سر سلطان سے شادی کی بات کی لیکن سر سلطان یوں سنجیدہ ہو گئے کہ جیسے وہ پیدا ہی اسی مقصد کے لئے ہوئے ہوں۔ کہ عمران اور مادام اشمارا کی شادی کرا دیں۔ اور بات اس کی وادہ اور بن شریاست ہوئی جو بنی سر رحمان تک پہنچ گئی۔ اور نتیجہ یہ ہو کہ بات اس حد تک پہنچ گئی کہ اب عمران کے لئے پیچھے جتنا محال تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اس نے شادی والے روز مادام اشمارا سے وہ انگوٹھی بھی حاصل کر لی تھی۔ لیکن اس بات کی تسلی کر لی کہ اس نے مادام اشمارا کو ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ اور نہ ہی اس سے کوئی لٹنے آیا ہے۔ تو اس نے دانش منزل میں اس انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن وہ ایک عام سی انگوٹھی تھی۔ البتہ اس میں ایک خاص چیز تھی کہ وہ انگوٹھی اندر سے کسی صندوق کی طرح خالی تھی۔ اور

اس کی انگلی میں انتہائی گھٹیا قسم کی انگوٹھی نے عمران کو چمکا دیا۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس سے انگوٹھی طلب کر لی۔ لیکن جواب میں مادام اشمارا جس طرح چونکی تھی۔ اور اس کا رنگ اچانک زرد پڑ گیا تھا۔ اس سے عمران کا شبہ یقین میں بدل گیا کہ انگوٹھی کسی خاص مقصد کے لئے ہے۔ حالانکہ نظام وہ انگوٹھی ایک مادہ اور گھٹیا سی انگوٹھی نظر آ رہی تھی جو فٹ ہاتھوں پر بیٹھ کر گھٹیا سامان بیچنے والوں کے پاس ڈھیروں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں۔ اور پھر عمران کا اصرار بڑھ گیا۔ اور جواب میں مادام اشمارا نے جس انداز میں انگوٹھی نہ دینے کی ضد کیڑی اس سے عمران کے ذہن میں موجود شک جو طس کیڑا چلا گیا۔ اور پھر مادام اشمارا اس انداز میں راضی ہو گئی کہ وہ انگوٹھی شادی والے دن دے گی۔ تو عمران نے دل ہی دل میں ایک اور فیصلہ کر لیا کہ وہ انگوٹھی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مادام اشمارا اس طرح اس کے ساتھ شادی کا ڈھونگ رچا کر آخر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ مادام اشمارا کو ڈاکٹر داود کی کوٹھی پر لے جائے گا۔ اور پھر وہاں منجھ سے کہہ کر اس کی مکمل نگرانی کر لے گا۔ چنانچہ وہ اسے زبردستی ڈاکٹر داود کے گھر لے گیا۔ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ اسے وہاں دو چار روز ٹھہرائے گا اور پھر دیکھے گا کہ مادام اشمارا کیا جانتی ہے۔ انگوٹھی کے بارے میں اسے اب زیادہ تشویش نہ رہی تھی۔ کیونکہ مادام اشمارا اسے نہ صرف انگوٹھی دینے پر رضامند ہو گئی تھی بلکہ وہ اس کے ساتھ سیدھی ڈاکٹر داود کے گھر منتقل ہونے پر بھی تیار ہو گئی تھی۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ مادام

سپرٹنڈنٹ فیاض تک ہی تھی۔ اس لئے وہ اس طرف سے قطعاً مطمئن تھا۔ مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ چلنے کے بعد اب اس کا پروگرام صرف اس کی نگرانی تک ہی محدود تھا۔ تاکہ اس کے مشن کا پتہ چلایا جاسکے۔ چنانچہ اس نے میک اپ کیا اور پھر لباس بدل کر وہ کار لے کر دانش منزل سے باہر نکل آیا۔ تاکہ اطمینان سے اس مادام اشمارا کی رہائش گاہ کی نگرانی کر سکے۔



مادام اشمارا نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ تو دروازے میں ایک مسلح نوجوان نمودار ہوا۔

”یس مادام۔۔۔“ اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”راشیل کو بلاؤ۔۔۔“ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”مادام۔۔۔“ راشیل آج صبح سے ہی غائب ہے۔ وہ جاتے وقت کہہ کر گیا تھا کہ وہ آپ سے ملنے کے لئے جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس کی واپس نہیں ہوئی۔“ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب

اس خانہ میں کوئی چھوٹی سی چیز رکھی جاسکتی تھی۔ اس صندوق کے ڈھکن کو ایک کیل کی مدد سے کھولا اور بند کیا جاسکتا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسی انگوٹھیاں عام بنتی ہیں۔ اس کے اندر عورتیں اور مرد اپنے دوستوں کی چھوٹی چھوٹی تصویریں چھپا کر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نے وہ انگوٹھی ایک طرف پھینکی۔ اور پھر اس نے شادی کے عین وقت پر خاتمہ کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کر لیا۔ اس نے بطور ایکسٹرن جولیو کو عین موقع پر مادام اشمارا کو اغوا کرنے کے لئے کہا۔ اور اس کے لئے اس نے مقامی بد معاشوں کے ایک گروپ کی خدمات بھی اپنے ایک دوست کی معرفت جولیو کو دلا دیں۔ شادی والے لاکٹ میں اس نے آئی ویشن بٹن پہلے ہی ٹوک دیا تھا۔ تاکہ مادام اشمارا جب اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو۔ اس بٹن کی مدد سے وہ اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلائے۔ چنانچہ جولیو نے اپنا کردار بہت اچھی طرح نبھایا اور عین نکاح کے وقت مادام اشمارا کو اغوا کر لیا گیا۔ اور نہ صرف اغوا کر لیا گیا بلکہ اس آئی ویشن بٹن کی وجہ سے وہ اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور سب سے بڑی بات یہ۔ عمران شادی سے بال بال بچ گیا۔ ظاہر ہے جب دلہن ہی غائب ہو جائے گی تو پھر شادی کا مسئلہ تو اپنے آپ ہی ختم ہو جاتا تھا۔ اسے خطرہ صرف سر رحمان کی طرف سے تھا۔ کہ وہ مادام اشمارا کی تلاش میں سنجیدہ ہو جائیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے دھمکی ہو دی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام اشمارا سپرٹنڈنٹ فیاض کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اور سر رحمان کی زیادہ سے زیادہ دوڑ



اب تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ مائیکل نے جواب دیا۔

”اوہ مائیکل۔۔۔ غضب ہو گیا۔ میں نے اُسے مشن کی مائیکرو فلم والی انگوٹھی دی تھی تاکہ وہ اسے محفوظ کرے میں واپس آکر لے لوں گی۔ اب میں گریٹ باس کو بھی بتا چکی ہوں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔۔۔ مادام اشمار نے سخت تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔۔۔ پھر تو واقعی حیرت اور تشویش کی بات ہے۔ راشیل آخر کہاں جا سکتا ہے۔۔۔ مائیکل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہمیں فوراً اُسے تلاش کرنا ہو گا۔ زندہ یا مردہ ہر قیمت پر۔“

مادام نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔

”میں اس کی تلاش میں آدمی بھیجتا ہوں مادام۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

”وہ کس چیز پر گیا تھا۔ اپنی کار میں یا ٹیکسی میں۔۔۔ مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اب وہ حیرت انگیز طور پر اپنے غصے پر قابو پا چکی تھی۔

”وہ سپورٹس کار میں گیا تھا مادام۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

پھر فوراً اپنے آدمیوں کو اس کار اور راشیل کی تلاش میں بھیج دو۔ انہوں نے برق رفتار سی سے کام کرنا ہے۔ سبھے جلد از جلد وہ انگوٹھی چاہیے۔۔۔ مادام نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر مادام۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

مادام نے مائیکل کے جانے کے بعد کمرے میں ہی ٹہلنا شروع کر

دیا۔ ”کیا کہہ رہے ہو۔ راشیل واپس نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں گیا وہ۔۔۔“ مادام نے چونک کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

”میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔۔۔ نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ غضب ہو گیا۔ راشیل کو میں نے ایک اہم ترین چیز دی تھی تاکہ وہ میرے آنے تک اُسے سنبھال کر رکھے۔ مائیکل کو بلاؤ۔

شاید اُسے علم ہو۔۔۔ مادام کا لہجہ غضب ناک ہو گیا۔

”یس مادام۔۔۔“ نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غائب ہو گیا۔ مادام کو یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ راشیل انگوٹھی لے کر کہاں چلا گیا ہے۔ راشیل اس کا وسعت راست تھا۔ وہ اس کے متعلق تو شبہ بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ غداری کا تصور بھی کر سکتا ہے۔

پھر آخر وہ کہاں چلا گیا۔۔۔ اُسے تو دس بجے کے قریب مادام نے بلا کر وہ انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اب تو رات پڑنے والی ہے۔ اتنی دیر وہ کہاں رہ سکتا ہے۔

”یس مادام۔۔۔“ اچانک ایک غیر ملکی نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”راشیل کہاں ہے مائیکل۔۔۔“ مادام نے غضب ناک لہجے میں پوچھا۔

”وہ صبح و شمس بجے کے قریب آپ سے ملنے گیا تھا۔ اس کے بعد

بیلو مادام — راشیل کی کار کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ شہر سے کچھ دور کھیتوں میں کھڑی ہے۔ اس کے ٹائر گولیوں سے برسٹ ہیں اور کار کی باڈی پر بھی گولیوں کے نشانات ہیں۔ کار کو سڑک پر روکا گیا ہے اور پھر اُسے دھکیل کر کھیتوں میں چھپا دیا گیا ہے۔ — مائیکل نے چند لمحوں بعد کہا۔

”اوہ — اس کا مطلب ہے راشیل کو جبراً اغوا کیا گیا ہے۔ لیکن ایسی حرکت کون کر سکتا ہے؟ — مادام نے جواب دیا۔  
”مادام۔ — کار کے قریب ہی ایک چھوٹا سا بیج بھی ملا ہے۔ نمبر سکسٹی — جس نے کار دریافت کی ہے بیج لے کر آ رہا ہے۔ شاید اس سے اغوا کرنے والوں کا کوئی کلیو مل جائے۔ — مائیکل نے جواب دیا۔

”اچھا۔ جیسے ہی نمبر سکسٹی بیج لے کر آئے تو اُسے لے کر میرے پاس آجانا۔ معاملہ کچھ زیادہ ہی خطرناک دکھائی دیتا ہے۔ — مادام نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ کسی عجیب پادری کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لیکن ایسی کوئی پادری اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کیوں کہ وہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشن پر آئی تھی۔ مقامی سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس یا فٹری انٹیلی جنس کے حرکت میں آنے کا بھی کوئی خدشہ نہ تھا۔ کیوں کہ اس نے اس سسٹم کو نصب کرنے والے ایجنٹ کو محبت کا فریب دیا تھا۔ اور پھر دو راتیں اس کے خلیف میں بسر کرنے کے بعد وہ اس کے نقشے کا مائیکرو فلم اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اُسے شاید اتنی آسانی سے یہ نقشہ حاصل نہ ہوتا۔

دیا وہ سوچ رہی تھی کہ آخر راشیل کہاں جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اب نہ کوئی مخالف پارٹی بھی سامنے نہ آئی تھی۔ جس کی طرف سے خطرہ ہو کہ وہ راشیل کو لے آئی ہوگی۔ — تو کیا راشیل خود ہی راز سمیت غائب ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اکیلا کیا کر سکتا ہے اور کہاں جا سکتا ہے۔ آخر سوچ سوچ کر وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ہو سکتا ہے راشیل کی کار کا ایکسپلنڈ ہو گیا ہو اور وہ کسی ہسپتال میں پڑا ہو۔ یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے انٹرکام کی طرف بڑھی اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبایا۔

”یس مادام۔ — دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔  
”تمام ہسپتال چیک کرو۔ کہیں راشیل کی کار کا ایکسپلنڈ نہ ہو گیا ہو۔ — مادام نے کہا۔

”نہیں مادام۔ — میں نے سب سے پہلے ہی کام کیا تھا۔ آج صبح صرف پانچ ایکسپلنڈ ہوئے ہیں۔ جن میں کوئی غیر ملکی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا ہے میں نے تمام تھانوں اور ہسپتالوں کو چیک کر لیا ہے مادام۔ مائیکل نے جواب دیا۔

”اوہ — پھر آخر وہ کہاں گیا۔ وہ جا ہی کہاں سکتا ہے۔ — مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ — پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ابھی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک منٹ مادام۔ — ایک کال آئی ہے۔ — مائیکل نے کہا اور مادام رسیور لے کر کھڑی ہو گئی۔



انیٹی جنس کے ڈائریکٹ جنرل سدرمان اور اس کے بیٹے علی عمران کے متعلق تفصیلی معلومات چاہئیں۔ آپ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں اور۔۔۔ مادام اشمار نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”ایک کے متعلق تو تم خود تیار ہی ہو کہ وہ انیٹی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے۔ ایسے سرکاری آدمیوں کے متعلق تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن بیکارڈ نہیں رکھتی۔ دوسرا نام علی عمران — اگر یہ کوئی مجرم ہے تو اس کا ریکارڈ ہوگا ورنہ نہیں اور۔۔۔“ گریٹ باس نے جواب دیا۔

”میں نے تو سنا تھا کہ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سر اس آدمی کا ریکارڈ رکھتی ہے جس کا کسی بھی طریقے سے جرائم سے تعلق ہو اور۔۔۔“ مادام اشمار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں — ایسا ہی ہے۔ زیادہ تر ریکارڈ مجرموں کا ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ ریکارڈ ڈیفنڈنٹس کے سروس کے ممبران کا رکھتے ہیں۔ انیٹی جنس کی کراس ورلڈ آرگنائزیشن کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور۔۔۔“ گریٹ باس نے جواب دیا۔

”چلیں آپ کو شش تو کم از کم پتہ تو چل جائے گا کہ ان کی کیا حیثیت ہے اور۔۔۔“ مادام اشمار نے بددلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں ابھی کال بک کر کر معلوم کر لیتا ہوں۔ میں آٹھ گھنٹے بعد تمہیں اطلاع دوں گا اور۔۔۔“ گریٹ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نوں نوں کی آوازیں نکلتے لگیں۔“

”یس گریٹ باس پکینگ اور۔۔۔“ چند لمحوں بعد ایک کرخت آواز سنائی دی۔

”مادام اشمار اسپینگ اور۔۔۔“ مادام اشمار نے کہا۔

”یس مادام — کیا بات ہے اور۔۔۔“ گریٹ باس نے اس بار نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس — رائیل ڈبلیو تھرمی انگوٹھی کے ساتھ ہی غائب ہو گیا ہے۔ میں نے اس کی تلاش شروع کرادی ہے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُسے کسی نے جبراً اغوا کر لیا ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ سے پہلے جو بات ہوئی تھی۔ وہ ابھی پوری نہیں ہو سکتی۔ انگوٹھی جس میں مشن کی فلم تھی اس کی تلاش کا چکر چل پڑا ہے اور۔۔۔“

مادام اشمار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ — یہ اچانک کیا ہو گیا۔ کس نے رائیل کو اغوا کیا ہے اور۔۔۔“ گریٹ باس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

”میں جلد ہی معلوم کر لوں گی۔ آپ بے فکر رہیں اگر میں مشن کی فلم حاصل کر سکتی ہوں تو میں یہ انگوٹھی بھی برآمد کر لوں گی اور۔۔۔“

مادام اشمار نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے مادام — میں پھر فی الحال رومانیہ کے سفیر کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ کہ وہ انتظار میں نہ رہے اور۔۔۔“ گریٹ باس نے جواب دیا۔

”ہاں — یہ درست ہے۔ دوسری بات یہ کہ مجھے پاکیشیا کی

تیجھے بھی لگی ہوئی ہے۔ اور ہو سکتا ہے وہ بھی اس مشن پر آئی ہو۔ کیونکہ شوگران میں بھی وہ ہمارے ساتھ اس مشن پر کام کرتی رہی ہے۔ اور راشیل کے پاس مشن کی فلم موجود ہے۔ اگر بلیک گرل نے وہ انگوٹھی حاصل کر لی تو پھر سمجھو ہم شکست کھا گئے۔ ہمیں فوراً راشیل کو برآمد کرنا ہے برقیتم پر۔ مادام نے تلخ ہلچے میں کہا۔

”مگر مادام۔ ہم کس طرح راشیل کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ سوائے اس بیج کے اور کوئی کلیو ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔“ مائیکل نے گھبراتے ہوئے ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا پتہ لگانا ہو گا۔ برقیتم پر۔ اود ٹھہرو۔“ ریج نمبر فور پر ٹرائی کرتے ہیں شاید راشیل سے لنک جو جائے۔“ مادام نے چمکتے ہوئے کہا۔

”مگر یہ ضروری تو نہیں کہ راشیل نے ریج نمبر فور کا ریور اپنے پاس رکھا ہو جو۔“ مائیکل نے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس کے پاس ہو۔ عام طور پر راشیل اُسے اپنے پاس رکھتا ہے۔ اس سے وہ خود تو ہم سے رابطہ قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم چاہیں تو اس کے ذریعے اس کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آؤ ٹرائی کرتے ہیں۔“

مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنے پیچھے دیوار میں نصب بڑی سی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے الماری کھول کر اس کی ایک سائیڈ دبائی تو الماری کے اندر گئے جوئے تنخے تیزی سے گھوم کر پھلپل طرف چلے گئے اور اب وہاں ایک بڑی سی مشین نصب نظر آرہی تھی۔ جس کے درمیان میں ایک بڑی

”اد۔ کے۔“ اور اینڈ آل۔“ مادام اشارہ کر کے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

”مادام۔“ حاضر ہو سکتا ہوں۔“ اُسی لمحے وردانے سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ آؤ مائیکل۔“ مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور مائیکل قدم بڑھاتا محرمے میں داخل ہو کر میز کے قریب پہنچ گیا۔

”یہ بیج ملا ہے راشیل کی کار کے قریب۔“ مائیکل نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک چھوٹا سا بیج مادام کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

مادام نے چونک کر بیج اٹھا یا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگی دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

”بلیک گرل۔ اود۔ اب میں سمجھی راشیل کو کیا ہوا۔“

مادام نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”بلیک گرل۔ کیا وہ ایگریمین ٹاپ پشیل ایجنٹ۔“

مائیکل نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں مائیکل۔“ یہ بیج بلیک گرل کا مخصوص بیج ہے۔ دیکھو اس پر ایک کلمے رنگ کی لڑکی ڈانس کر رہی ہے۔ اوریجیٹ لکھا ہوا ہے بلیک بیوٹی۔“

بظاہر یہ عام سا بیج معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کو گلنے دیکارڈ کرنے والی کمپنی کا ہو۔ لیکن یہ بلیک گرل کا مخصوص بیج ہے۔ اور اس بیج کا راشیل کی کار کے قریب ملنے سے ظاہر ہے کہ بلیک گرل نہ صرف اس ملک میں مصروف کار ہے بلکہ وہ ہمارے

تیار ہو کر جانا چاہیے۔ تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان کے ساتھ جا کر راشیل کو لے آؤں گی۔ ہر قیمت پر۔۔۔ مکمل مشن انگوٹھی میں ہے۔ ایسا نہ ہو بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کر لے۔۔۔ مادام اشمارا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اد مائیکل تیزی سے سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جب کہ مادام اشمارا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لباس کی خفیہ جیبوں میں اس نے مزدوری سامان بھر لیا تھا۔ اور اب وہ بلیک گرل کے میڈ کو ارثر پر حملہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی۔ اور پھر وہ مائیکل کے پاس جانے کے لئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ ٹرانسپیڈ میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور مادام چونک کر ٹرانسپیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے بیٹن دیا۔ تو اس میں سے گریٹ باس کی آواز بلند ہوئی۔

”گریٹ باس کا ٹکٹ مادام اشمارا اور۔۔۔ گریٹ باس کے بچے میں جوش نمایاں تھا۔“

”یس مادام۔۔۔ سپیکنگ“ اور۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام۔۔۔ ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے حیرت انگیز معلومات فی ہیں۔ پاکیشیا کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے بارے میں ان کے پاس کوئی فائل موجود نہیں ہے۔ البتہ علی عمران کے متعلق حیرت انگیز ہتکشافات ہوئے ہیں اور۔۔۔ گریٹ باس نے جوشیے بچے میں

سی سکرین مناجگہ خالی تھی۔ مادام نے مشین کا ایک بیٹن دبایا تو سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر شہر کا نقشہ ابھر آیا۔ مادام نے ایک اور بیٹن دبایا۔ تو سکرین پر ایک روشنی نقطہ نمودار ہو گیا۔

”دوسری گڈ۔۔۔ راشیل کے پاس ریجن فور کا ریڈونگ سیٹ موجود ہے۔ ورنہ یہ نقطہ روشن نہ ہوتا۔“ مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے بیک وقت دو بیٹن دبائے اور روشنی کا نقطہ تیزی سے مشرق کی طرف اچھل اچھل کر بڑھنا شروع ہو گیا۔ انتہائی مشرق میں جانے کے بعد وہ ذرا سا ٹیڑھا ہوا کر نیچے اترتا چلا آیا اور پھر ایک جگہ رک کر تیزی سے جلنے لگا۔ اور مادام نے آگے بڑھ کر غور سے نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

”شکیل ٹاؤن۔۔۔ کوٹھی نمبر ۱۲۔“ مادام نے تیز بچے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

”مائیکل۔۔۔ فور اشمہ میں پھیلے ہوئے ایسے آدمیوں کو کال کر کے کہو کہ وہ فوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوٹھی نمبر ۱۲ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن والی انگوٹھی سمیت اسی کوٹھی میں ہے۔ ہمیں فوراً چھاپا مارنا ہوگا۔“ میرا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی میڈ کو ارثر بنایا ہے۔“ مادام اشمارا نے مشین کو دوبارہ گھما کر الماری میں بند کرتے ہوئے کہا۔

”مگر مادام۔۔۔ اگر یہاں بلیک گرل کا میڈ کو ارثر ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہوگا۔ کیوں کہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کا پورا گینگ موجود ہوگا۔“ مائیکل نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح

کے لئے مجرم دہشت ہے۔ وہ جس مجرم تنظیم کے پیچھے لگ جلتے اس مجرم تنظیم کے لئے بے بسی کی موت مقدمہ بن جاتی ہے۔ کنوارے اور ایک باورچی کے ساتھ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰ میں رہتا ہے۔ اس کے دیگر آدمیوں کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں۔ میک اپ کا ماہر ہے۔ اتنا ماہر کہ چند منٹوں میں مکمل طور پر علیہ بدلنے پر قادر ہے اور۔۔۔ گریٹ باس نے تفصیل بتلئے ہوئے کہا۔

”اوہ گاڈ۔۔۔ اس قدر خطرناک آدمی۔۔۔ اتنی خوبیاں کسی انسان میں تو نہیں ہو سکتیں۔ میرا خیال ہے کہ اس ورلڈ والوں نے بدلنے سے کام لیا ہے اور۔۔۔ مادام نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں مادام۔۔۔ کہ اس ورلڈ کی معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔ یہ لوگ زبردست چھان بین کے بعد معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیا۔

”او۔۔۔ کے۔۔۔ پھر کہ اس ورلڈ والوں کو آپ بتا دیں کہ اُن کا یہ پیرمین مادام اشماء کے ہاتھوں چند روز بعد موت کے گھاٹ اتر چکا ہوگا اور۔۔۔ مادام اشماء نے بڑے مضبوط ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام اگر ہو کے تو ایسے لوگوں کو چھڑے بغیر تم اپنا مشن مکمل کر لو۔ ایمان ہو کہ مشن کے درمیان یہ رکاوٹ بن جائے اور۔۔۔ گریٹ باس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

گریٹ باس۔۔۔ مشن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مشن مکمل ہو

کہا۔ ”کیا مطلب۔۔۔ کیا وہ کوئی مجرم ہے اور۔۔۔ مادام نے چوتھے ہونے جواب دیا۔ اس نے تو یہ اُن کا نام صرف اس لئے لے لیا تھا کہ وہ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کا میٹا ہے۔

”مادام۔۔۔ وہ مجرم نہیں بلکہ مجرموں کے لئے عزرائیل کا درجہ رکھتا ہے۔ معصوم عزرائیل۔۔۔ کہ اس ورلڈ آرگنائزیشن نے جو فوری رپورٹ دی ہے۔ اس کے مطابق وہ بظاہر ایک احمق سیدھا سادہ سا نوجوان ہے جو عام طور پر احمقانہ سلباس پہنتا ہے اور احمقانہ گفتگو کرتا ہے۔۔۔ اور اس کی حرکات بظاہر احمقانہ دکھائی دیتی ہیں۔

اپنے نام کے علاوہ وہ اپنے آپ کو ایک فرضی ریاست ڈھمپ کا شہزادہ بھی بتاتا ہے۔ یعنی پرنس آف ڈھمپ۔ ایک جٹشی دونڈ پہلوؤں میں ریوا اور لٹکانے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ عمران انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ یہ پاکیشیا کی سکیورٹ سروس کے سربراہ

ایک ٹوکے لئے کام کرتا ہے۔ بے حد عیار۔ چالاک اور ذہین ترین آدمی ہے۔ بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں اور لاتعداد بین الاقوامی مجرم اس کے ہاتھوں گرد نہیں ٹوڑا چکے ہیں۔ مارشل آرٹ کا اتنا برا ماہر ہے کہ بڑے

سے بڑا لڑکا بھی آج تک اس سے نہیں جیت سکا۔ جوڈو۔ جو جٹو۔

کنگ فو۔ غرضیکہ ہر قسم کے فن حرب کا ماہر ہے۔ سنگ آرٹ جانتا ہے۔

سنگ آرٹ کا مطلب ہے کہ وہ اتنا پیٹلا ہے کہ بڑے سے بڑا نشانہ باز

بھی ریوا اور کی گولی اُسے نہیں مار سکتا۔ محقر یہ کہ وہ پوری دنیا میں مجرموں

تم خود ایکشن میں آجاؤ۔ اور سناؤ اگر ضرورت محسوس کرو تو مجھے کال کر دینا میں مکمل ٹیم لے کر خود بھی پاکستان آجاؤں گا اور۔۔۔ گریٹ باس نے آفر دیتے ہوئے کہا۔  
 ”میرے خیال میں فی الحال تو اس کی نوبت نہ آئے گی۔ لیکن اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اطلاع دے دوں گی اور۔۔۔“  
 مادام نے جواب دیا۔

”اور۔۔۔ کے۔۔۔“ ریشیل کو بلیک گول کے پنجے سے چھڑانے کے بعد صورت حال سے مجھے مطلع کر دینا کہوں کر مجھے فکر رہے گی اور۔۔۔“  
 گریٹ باس نے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔  
 ”ٹھیک ہے اور اینڈ آف۔۔۔“ مادام نے جواب دیا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔  
 کمرے کے باہر سی مائیکل اس سے ٹکرا گیا۔

”میں آپ ہی کی طرف آ رہا تھا مادام۔۔۔“ سب آدمی پوری طرح تیار ہیں۔ لیکن ایک آدمی نے جو پچھلی سڑک سے آیا ہے نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک پھر تیلے سے نوجوان کو ہمارے کوشی کی پچھلی دیوار پھاند کر اندر بھرے میں غائب ہوتے دیکھا ہے۔“ مائیکل نے کہا۔

”ہمارے کوشی کی دیوار۔۔۔ کیا اسے یقین ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دیوار پر تو بجلی کی تاریں لگی ہوئی ہیں۔۔۔“ مادام نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

”جی ہاں مادام۔۔۔ میں نے چپک کیا تو تاریں بھی صحیح ہیں اور ان

پچکا ہے۔ اس کی فہم میں نے ڈبلیو تھری انگوٹھی میں ڈال کر محفوظ کر لی تھی اب یہ اتفاق ہے کہ مجھے یہ انگوٹھی ریشیل کو دینی پڑی۔ اور ریشیل کو اغوا کر لیا گیا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ریشیل کو کس نے اغوا کیا ہے اور اس وقت وہ کہاں ہے۔ میں اپنے آدمی لے کر بس دہاں جانے ہی والی تھی کہ آپ کی کال آگئی۔ اور میں رک گئی اور۔۔۔“ مادام اٹھارنے جواب دیا۔

”کس نے اغوا کیا ہے۔ کیا کوئی مخالف پارٹی میدان میں اتر آئی ہے اور۔۔۔“ گریٹ باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔  
 ”یہ تو ابھی علم نہیں ہے کہ وہ کس حد تک مخالف ہے۔ بہر حال ریشیل کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ کام بلیک گول کا ہے اور۔۔۔“ مادام اٹھارنے بتایا۔  
 ”بلیک گول۔۔۔ اوه۔۔۔ مگر وہ پاکستانی ہیں کیسے پہنچ گئی اور گریٹ باس نے حیرت سے سچے ہوئے کہا۔

”ریشیل کی کار کے پاس سے اس کا مخصوص بیج ملا ہے۔ اور میں نے ریجن فورس سے ریشیل کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریشیل بلیک گول کے قبضے میں ہے۔ ریشیل کے متعلق نئی پوزی طرح علم ہے کہ چلے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ وہ نہیں بتائے گا۔ لیکن ایک مسئلہ ہے کہ ریشیل کو اس انگوٹھی کی اہمیت کا خود بھی علم نہیں ہے اور۔۔۔“ مادام نے جواب دیا۔  
 ”اوه۔۔۔ یہ تو اچھا ہے کہ اسے انگوٹھی کی اہمیت کا علم نہیں ورنہ ہو سکتا ہے وہ بے پناہ تشدد کے سامنے گھٹنے ٹیک جاتا اور۔۔۔“



میں کرنٹ بھی دوڑ رہا ہے۔" — مائیکل نے کہا۔

"کس نے رپورٹ دی ہے؟" — مادام نے پوچھا۔

"ایون تھری نے مادام۔" — مائیکل نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ؟" — مادام نے کہا۔

"وہ باہر پورچ میں موجود ہے۔" — مائیکل نے جواب دیا۔

"آؤ — میں خود اس سے پوچھتی ہوں۔" — مادام نے کہا اور پھر

وہ تیزی سے پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر اس نے ایون تھری

سے خود پوچھ گچھ کی۔ ایون تھری کو اندھیرے میں احساس سا ہوا تھا۔

لیکن وہ جتنی طور پر کچھ زبانتا سکتا تھا۔ اس لئے مادام نے آفرکار سے وجہ

سمجھ کر مثال دیا۔

اور پھر وہ دس مسلح افراد کو لے کر دیگن میں سوار ہو گئی۔ مائیکل کو

کوٹھی کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فلنگ تھا۔

جوشہر کے تمام راستوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور مادام کے تشکیل

ٹاؤن بتانے پر اس نے سر ہلاتے ہوئے دھینگ پھاٹک سے نکالی۔ مادام

تیزی سے دیگن دوڑاتا مغرب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مادام اشمار اسے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد راشیل المیدان سے

تھا ہوا ملازمہ سے باہر آ گیا۔ اس نے انگوٹھی کو اپنی کسی انگلی میں پہننے کی

کوشش کی۔ لیکن انگوٹھی اس کی کسی انگلی میں فٹ نہ آئی۔ وہ بہت

چھوٹی تھی۔ اس لئے اس نے انگوٹھی کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ

لیا۔ اسے احساس تھا کہ مادام اشمار نے جس انداز میں انگوٹھی اس کے

ہاتھ کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انگوٹھی کسی خاص اہمیت کی

مال ہے۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح محتاط تھا۔ لیکن وہ

بھی تھوڑی سی ہی دور گیا ہو گا کہ اُسے دُور سے سڑک بلاک نظر آئی۔ سڑک

لے دونوں اطراف کاروں کی طویل قطار موجود تھی۔ اور راشیل نے

جھبی سے چیک کر لیا کہ مسلح سپاہی سڑک کی تلاشی لینے میں مصروف

نہیں۔ اُسے خیال آ گیا کہ کہیں یہ تلاشی اس انگوٹھی کی نہ ہو۔ کیوں کہ

جیسا تھا کہ مادام اشمار اچھے اہم مشن پر یہاں آئی ہوئی ہے۔ اور

میں کا اچانک غائب ہو جانا اور پھر اسی طرح پلازمہ میں بڑے پر سرار

پچھے سے انگوٹھی اسے دینے سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اُسے خطرہ تھا۔



مسٹر نایکل۔۔۔ آپ اگر مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کے اعتماد پر پورا اتر سکتی ہوں۔۔۔ مارگریت جولین نے ویٹر کے رکھے ہوئے چائے کے برتن اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل راشیل کے سوال اور اس کی آنکھوں میں موجود الجھن سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ راشیل کے پاس بھی منشیات موجود ہے۔۔۔ اس لئے وہ چیکنگ سے گھبرا کر اس کیفے میں آنکلا ہے۔ ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بڑی موٹی موٹی رقمیں ملنے کی توقع رہتی تھی۔ اس لئے مارگریت جولین کی دل چسپی بڑھ گئی تھی۔

اعتماد۔۔۔ کیا اعتماد۔۔۔ ادوہ مس مارگریت۔۔۔ آپ غلط انداز میں سوچ رہی ہیں۔ میرا منشیات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ راشیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ مارگریت جولین کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

یہ لیجیے۔۔۔ چائے لیجیے۔ اب یہ تو آپ کی مرضی ہے کہ آپ اعتماد کریں یا نہ کریں۔ بہر حال اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو مناسب معاوضے پر میری خدمات ختم ہیں۔ ہمیں چوں کہ یہ لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں اس لئے ہمارے ملاشی کبھی نہیں لی جاتی۔۔۔ مارگریت نے چائے کی پیالی راشیل کی طرف بڑھلاتے ہوئے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔ اور اُسی لمحے راشیل نے کیفے سے باہر سلیپایوں سے بھری جوتی کا رکھتے ہوئے دیکھی۔ سپاہی کا رے اتر کر کھڑے ہو گئے تھے۔ انہیں شاید کسی افسر کے آنے کی توقع تھی۔

اور راشیل نے انہیں دیکھتے ہی پھرتی سے حیب میں ہاتھ ڈال کر

دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی کہ راشیل نے اُسے پکڑ لیا ہے۔ اور لباس سے بھی وہ کوئی دولت مند سیاح لگتا ہے۔۔۔ اس لئے اس کے ساتھ وقت بھی اچھا گزرے گا اور ساتھ ہی رقم بھی گڑھی حاصل ہو سکے گی اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ راشیل کو دوست بنائے گی۔ یہ کچھ دور کاروں کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے۔ اچانک راشیل نے پوچھا۔

ادوہ چیکنگ۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ یہاں اکثر چیکنگ ہوتی رہتی ہے۔ مارگریت انہیں دالے اکثر لوں ہی مصروف سرکوں پر چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ہر کار۔۔۔ موٹر سائیکل اور ہر آدمی کے لئے مکمل چیکنگ کرتے ہیں۔ اس طرح اکثر انہیں منشیات اور اس کے سمگلر مل جاتے ہیں۔۔۔ مارگریت جولین نے بغور راشیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

تو کیا یہ سارا دن چیکنگ کرتے رہتے ہیں۔۔۔ راشیل نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔ بس اچانک چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اچانک ختم کر دیتے ہیں۔ نہ ہی وقت مخصوص ہے اور نہ جگہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ وہاں سے چیکنگ چھوڑ کر ہوٹلوں کے سائے کھڑی کاروں اور اجنبی لوگوں کی چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔

مارگریت جولین نے جواب دیا۔

ادوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ راشیل نے لہجے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہے۔ آپ خوب اچھی طرح تسلی کر لیں۔ اسٹیل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کی مکمل تلاشی لینے کے بعد اس سے معذرت کر کے جانے کی اجازت مل گئی۔ اور راشیل اپنی پیش بندی پر مسکراتا ہوا کیفے سے باہر نکل آیا۔ اب کاروں کی چیکنگ بند تھی۔ اور کیفوں میں بیٹھے ہوئے افراد کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اس نے راشیل اطمینان سے کار میں بیٹھا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ تمام کو مارگریٹ کو مقتول انعام دے کر اس سے انگوٹھی حاصل کرے گا۔

اس کی کار تیز رفتاری سے سٹیل پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اس وقت وہ جس جگہ سے گزر رہا تھا۔ اس کے دونوں اطراف میں دو ٹینک کھیت پھیلے ہوئے تھے جن میں قدر آور فصلیں موجود تھیں۔ راشیل اپنی ہی دھن میں کار دوڑاتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور راشیل کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کار کا سٹیٹنگ برقی طرح لڑکھڑا گیا۔ راشیل نے لاشعوری طور پر اُسے کنٹرول میں کرنا چاہا۔ لیکن کار مرکز سے اتر کر کھیت میں گھسٹی چلی گئی۔ راشیل نے بڑی مشکل سے اُسے الٹنے سے بچایا تھا۔ اور پھر جیسی ہی کار کی راشیل ایک طویل سانس لیتے ہوئے باز نہ مل آیا۔ اس کا خیال تھا کہ کار کا ٹائر اچانک کسی شیشے کا ٹکڑا لگنے سے برسٹ ہو گیا ہے۔ چنانچہ نیچے اتر کر اس نے ٹائر کو چیک کیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک کر سیدھا جا گویا۔ ٹائر کو گولی مار کر پھاڑا گیا تھا۔ اور اُسی لمحے اُسے آہستہ سی مہسوس ہوئی۔

مادام! اشتہار اکی دی ہوئی انگوٹھی نکال کر مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے  
کہا۔

”مس ماہ گریٹ — یہ انگوٹھی امانت رکھ لیں۔ اور اپنا گھر کا پتہ بتا دیں۔ میں شام کو وہاں سے اسے واپس لے لوں گا اور آپ کو معقول معاوضہ بھی پیش کیا جائے گا۔“ — ریشیل نے تیز لہجے میں کہا اور ماہ گریٹ نے پھرتی سے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے چھپٹ کر اسے گرہیاں میں ڈال دی۔

”اس کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کریں۔ اگر یہ جھم ہو گئی اور  
یا اسے نقصان پہنچا تو آپ کے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی  
جائے گی۔“ — راشیل کا لہجہ بے پناہ سرد اور تلخ تھا۔

”آپ بے فکر رہیں مسٹر مائیکل — یہ محفوظ رہے گی۔ آپ آفس ٹائم کے بعد غیث نمبر ۱۰ ولنگٹن روڈ پر آجائیں اور اپنی امانت حاصل کر لیں۔ لیکن وہ معاوضہ معقول مانو چاہیے۔“ مارگریٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور راشیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیوں کہ اب پولیس والے کیفے کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اور پھر پولیس والوں نے راشیل کو روک لیا۔ لیکن انہوں نے مارگریٹ جولیئن کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور وہ تیز قدم اٹھاتی کیفے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

”معاف کیجئے۔ ہم منجھامی چکنگ کر رہے ہیں۔ آپ کو تلاش دینی ہوگی۔“ ایک پولیس افسر نے بڑے مودبانہ لہجے میں راسخ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کوئی راست نہیں آفرید۔۔۔ قانون سے تعاون میرا نصب العین

ہی ایک طویل سانس لیا۔ اب صورت حال کو وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ آنے والا موکل تھا۔ ایکسپین ایجنٹ جو بلیک گرل نامی سیکرٹ ایجنٹ گروپ کا رکن تھا اور شوگر لان میں اس دفاعی سسٹم کو حاصل کرنے کے لئے ان کے درمیان کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ پتا چلے وہ سمجھ گیا کہ اُسے بلیک گرل نے اغوا کیا ہے۔ اس سے ظاہر تھا کہ بلیک گرل بھی اس ملک میں کام کر رہی ہے۔

”راشیل تمہیں ہوش آگیا؟“ — موکل نے اس سے چند قدم دور رک کر طنز یہ لہجے میں کہا۔

”ہاں موکل — شکریہ — مجھے پوری طرح ہوش آگیا ہے۔ لیکن میں اپنے اغوا کا مقصد نہیں سمجھ سکا۔“ — راشیل نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی سب کچھ سمجھ آجائے گا۔ اس کمرے میں آنے کے بعد بیوقوف بھی عقل مند بن جاتے ہیں۔ اور متباہی ہماری دوستی پرانی دوستی جلی آ رہی ہے۔ اور ظاہر ہے ایسے موقعے بار بار ہاتھ نہیں آتے کہ راشیل جیسا آدمی یوں بے بس پڑا ہوا ہو۔ اور موکل کو یہ موقع مل جائے کہ وہ اس سے جس طرح چاہے پوچھ گچھ کرے۔“ — موکل نے فخر یہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے — یہ تو موقعے موقعے کی بات ہے۔ لیکن تم مجھے جانتے چومیرا نام راشیل ہے۔ جو اگر نہ چلے تو موت بھی اس سے کچھ نہیں اٹھوا سکتی۔ تم اپنی پوری سفاکی مجھ پر آزما سکتے ہو۔“ — راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے گھوما مگر اسی لمحے کوئی شخص بھوکے شیر کی طرح اڑتا ہوا اس پر آپڑا۔ اور وہ دونوں گتھم گتھا ہو کر زمین پر گر پڑے۔ راشیل نے نیچے گرتے ہی پھرتی سے حملہ آور کو اچھال دیا۔ — مگر اس سے پہلے کہ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کسی نے اس کے سر پر زوردار ضرب لگائی اور راشیل کی آنکھوں کے سامنے تاریکی کا دبیز پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ — راشیل نے سر کو جھٹک کر اس پردے کو ہٹانا چاہا لیکن اسی لمحے اُسے ایک اور ضرب کا احساس ہوا اور پھر اس کا شعور اس کا ساتھ چھوڑنا چلا گیا

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک جھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ — کیوں کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور تھا۔ اس کے جسم کو ایک پنج پرنائیلون کی مضبوط رسیوں سے اس برہمی طرح سے جکڑ دیا گیا تھا کہ سوائے گردن اور سر کو حرکت دینے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ اذیت رسانی کے پرانے اور جدید ترین آلات لٹکے ہوئے تھے۔ راشیل ان آلات کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کمرہ پوچھ گچھ کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر اُسے یہاں سے لے آئے والے کون لوگ ہیں۔

اُسی لمحے کمرے کا اکھٹا نور واز نہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ اور راشیل نے سب سے آگے آنے والے کی شکل دیکھتے

اس نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی کو آنکھ سے اشارہ کیا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی سٹین گن اتار کر ایک طرف دیوار سے ٹکرا کر رکھی اور پھر اس نے دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ایک لمبا سا راڈ اتار لیا۔ جس کے ایک سرے پر نائیلون کی باریک سی ڈوری لپیٹی ہوئی تھی۔ اس نے بڑے اطمینان سے وہ ڈوری کھول لی۔ اور آگے بڑھ کر اس نے ڈوری پنج پر لیٹے ہوئے راشیمل کی گردن کے گرد لپیٹی اور اس کا دوسرا سر راڈ میں لگے ہوئے ایک ہک میں الجھا دیا۔ راشیمل خاموش بڑا یہ سب کارروائی دیکھتا رہا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ تشدد کا کون سا طریقہ ہے۔ اس نے پہلے تشدد کا یہ آکر بھی نہ دیکھا تھا۔ اس آدمی نے راڈ کا سر اٹھا لیا اور پھر اس کے نیچے لٹکی ہوئی ایک چھوٹی سی پھری کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور پہلی بار راشیمل کو اس خطرے کا احساس ہوا کیوں کہ نائیلون کی باریک ڈوری چرخ کی گھومتی سی اس کی گردن کے گرد دکتی چلی جا رہی تھی اور راشیمل کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس لچہ بہ لچہ رکتا جا رہا ہو۔ اس کی آنکھیں پٹی جاتی رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنے آپ پر جبر کئے خاموش لیٹا ہوا تھا۔ اور پھر ڈوری اتنی تنگ ہو گئی کہ راشیمل کو موت سامنے نظر آنے لگی۔

”راشیمل اب بھی وقت سے سب کچھ بتا دو۔ نہ یہ ڈوری تمہاری گردن کو اس طرح کاٹ دے گی جس طرح صابن کو تار کاٹ دیتا ہے۔“ موکل نے سرد لہجے میں کہا۔

”تت۔۔۔ تم سے جو ہوتا ہے کر لو۔۔۔ راشیمل نے بھینچے بھینچے لہجے

”دیکھو راشیمل۔۔۔ تمہاری اور میری پوزیشن ایک جیسی ہے۔ میں بیک گرل کا اسٹنٹ ہوں اور تم مادام اسٹار کے۔ تمہاری پوزیشن میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تو صرف جہیز ہیں جو دوسروں کے اشارے پر حرکت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کا جواب دے دو۔۔۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی محفوظ رہے گی۔۔۔ موکل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ کیوں کہ وہ بھی جانتا تھا کہ راشیمل کوئی عام آدمی نہیں جس سے تشدد کے ذریعے کچھ اگلیا جاسکے۔

”تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ لیکن میں جس بات کا جواب مناسب سمجھوں گا دوں گا ورنہ نہیں۔“ راشیمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہلی بات تو یہ کہ تمہارا میڈیکل رٹریبٹ کیا ہے؟“

رافیل نے پوچھا۔

”یہ بات تم مجھ سے پوچھنے کی بجائے بہتر ہے کہ خود ہی اُسے تلاش کر لو۔۔۔“ راشیمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔۔۔ یہ تمہیں بتانا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہ مادام نے کس حد تک مشن مکمل کیا ہے۔ اور وہ کیا کر رہی ہے۔۔۔“ موکل نے سخت لہجے میں کہا۔

”تو پھر پوچھ لو میں تو نہیں بتاؤں گا۔۔۔“ راشیمل نے مضبوط لہجے میں کہا۔

”اور۔۔۔“ موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

میں جواب دیا اور موکل کے اشارے پر راڈ کو کھڑے ہوئے آدمی نے چرخ گھما کر شروع کر دی اور پھر نائیٹون کی باریک ڈوری راشیل کی گردن کو کاٹی ہوئی کھال میں گھسٹی چلی گئی۔ اور راشیل کے منہ سے نہ جانے کے باوجود چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کی گردن سے خون نکلنے لگ گیا تھا۔

”بتاؤ۔۔۔ ورنہ دوسرا جھکا ہوا ہاری موت پر ہی ختم ہو گا“

موکل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”نہیں نہیں۔۔۔“ راشیل نے تڑپتے ہوئے جواب دیا اور

برسی طرح سرا دھرا دھ مارنے لگا۔

”کھول دو۔۔۔ اور ترکیب نمبر ۱۳ آزماؤ۔۔۔“ موکل نے کہا۔ اور

اس آدمی نے چرخ الٹی گھما کر سی کھولنی شروع کر دی۔ اور پھر چند لمحوں

بعد اس نے ڈوری گردن سے نکال کر اُسے بڑے اطمینان سے راڈ پر

پیشا اور اُسے دیوار سے لٹکا دیا۔ جب کہ دوسرے آدمی نے ایک

کوٹے میں موجود میز پر رکھا ہوا پانی کا جاگ اٹھایا اور راشیل کے منہ پر

پورا جاگ ہی انڈیل دیا۔ اور راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا

ڈوتا ہوا دل پھر معمول پر آ گیا ہو۔ ٹھنڈا پانی پڑنے سے اس کے زخم

سے خون نکلتا بھی بند ہو گیا تھا۔

”یہ تو سب سے معمولی ترکیب تھی راشیل اب دیکھنا کہ تم کس طرح

طوطے کی طرح بولنا شروع کرتے ہو۔۔۔“ موکل نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

اسی لمحے اُسی آدمی نے راڈ دیوار سے لٹکا کر دیوار میں نصب ایک

المادی کھولی اور اس میں سے ایک سرخ اور چوٹی سی شیشی نکال لی شیشی میں سنہرے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے اس محلول سے سرخ کو بھرا اور پھر سرخ اٹھائے وہ راشیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راشیل خاموش پڑا ہوا تھا۔ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے راشیل کے بندھے ہوئے بازو میں سرخ کے سرے پر موجود باریک سوئی گھونپ دی اور پھر ایک لمحے میں سرخ میں موجود سنہرے رنگ کا محلول سوئی کے راستے سے راشیل کے بدن میں غائب ہو گیا۔ اور وہ آدمی سوئی واپس کھینچ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جیسے ہی سنہرے رنگ کا محلول راشیل کے جسم میں الجھٹک ہوا۔ راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر کسی آتش کی ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار پڑ رہی ہو اور اس کا جسم جیسے روئی کے ٹکڑوں میں ڈوتا چلا جا رہا ہو۔ خوش گوار سی ٹھنڈک اس کے جسم میں دوڑ رہی تھی اور راشیل سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا آتش ہے جس سے بجائے تکلیف کے لطف آ رہا ہے۔ مگر دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں خوف ناک دھماکہ ہوا ہو۔ اور پھر جیسے کوئی خوف ناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اُسے یوں لگا جیسے کھولتا ہوا لاوا اس کے جسم میں دوڑتا چلا جا رہا ہو۔ یہ تکلیف اتنی اچانک اور خوف ناک تھی کہ راشیل کو اپنے جسم کی ایک ایک رگ چٹختی ہوئی محسوس ہوئی۔ اور اُسے یوں لگا جیسے وہ کسی دھتکتے ہوئے تور میں جاگرا ہو۔ تکلیف لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور راشیل جتنا ضبط کر رہا تھا اتنی ہی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں آنہمیاں سی جل رہی تھیں اور پھر اس کے پیٹ میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ اور ایک بار پھر اس کے

ناک پر چڑھتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی راشیل بے ہوش ہو گیا۔ اس کے جسم میں دوڑتی ہوئی آگ ایک دم سرد پڑ گئی تھی — اور ظاہر ہے یکدم نڈھال ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور پھر جب اُسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اسی طرح بیخ پر بندے ہوئے پایا۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اور کمرے کی چھت پر لٹکا ہوا اکلوتا بلب اب جل رہا تھا۔ بلب کو جلتا دیکھ کر راشیل سمجھ گیا کہ رات بڑ گئی ہے اور وہ بہت دیر بعد ہوش میں آیا ہے۔ اُسے ہوش میں آنے ہی اس سنبھری محلول کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف یاد آئی تو وہ کانپ اٹھا۔ اس قدر خوف ناک تکلیف کا تو وہ تصور ہی نہ کر سکتا تھا۔ بہر حال اب اس کا جسم نارمل تھا۔

ابھی اُسے ہوش میں اُسے تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے کے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پھر ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ لڑکی نے سیاہ رنگ کا نقاب اوڑھ رکھا تھا جس سے اس کی خوبصورت مگر خفاک آنکھیں جھانک رہی تھیں — مولک بڑے موزوں انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ مولک کے پیچھے دو مسلح آدمی بھی تھے۔ اور راشیل سمجھ گیا کہ آنے والی خود ملیک گرل ہے۔ وہی ملیک گرل جس کی سفاکی کے چرچے ہر طرف عام تھے۔

”راشیل — تم نے مادام اشماء کی رہائش گاہ کا پتہ تو دیت دیا ہے۔ لیکن تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ مادام اشماء کی یہاں آنے کے بعد اب تک کیا مصروفیات رہی ہیں اور اب وہ کیا کر رہی ہے بہتیں ایک ایک لفظ بتانا ہوگا — ورنہ تم جانتے ہو کہ انسان کو اذیت دینے

جسم میں خوش گوار ٹھنڈک کی رد و دوڑتی چلی گئی۔ اور راشیل نے نڈھال ہو کر ایک طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے اپنی بے پناہ قوت ارادہ کی بنا پر اس تکلیف کو بھگتا لیا ہے لیکن خوش گوار ٹھنڈک کا یہ لمحہ بہت مختصر ثابت ہوا۔ ایک بار پھر اس کے پیٹ میں دھماکہ ہوا اور پھر آگ کا خوف ناک طوفان اس کی رگوں میں دوڑنے لگا۔ اس بار تکلیف پہلے سے کہیں شدید تھی اور راشیل کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔

”بہر بار تکلیف پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے گی راشیل۔ مگر اب بھی وقت ہے بتا دو“ — مولک نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”مغلستان کا کوئی کوٹھی نمبر ایک سو دس“ — راشیل نے بے اختیار اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا۔

”تمہیں اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یقین جانو کوئی علم نہیں ہے راشیل نے بے اختیار چیخیں مارتے ہوئے کہا۔

”اور کے — میں فی الحال تم پر اعتبار کر لیتا ہوں“ — مولک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کو اشارہ کیا جس نے مولک کو اس خوف ناک سنبھری محلول کا انجکشن لگایا تھا۔ اور اس نے الماری میں سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس کا منہ راشیل کی ناک سے لگا دیا — شیشی میں سے گیس سی راشیل



کر خنجر ایک طرف پھینکا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ موکل اور اس کے دو سکر ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور راشیل کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ کیوں کہ اسے یقین تھا کہ مادام اشمار نے اس کا کنوج نکال لیا ہے وہ اپنے ساتھیوں سمیت بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھ دوڑی ہے۔

ادھر جیسے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی دروازے سے باہر نکلے ایک سایہ سا ادب پختہ کے قریب بنے ہوئے روشندان سے نیچے کودا۔ روشندان کا فی لبندی ہو تھا۔ لیکن سائے نے نیچے کودنے سے پہلے ہی پیراشوٹ سے کودنے والوں کے انداز میں قلابازی کھائی اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی اس کے قدم فرش سے ٹکرائے وہ تیزی سے راشیل کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چمکتا ہوا خنجر تھا جس کی مدد سے اس نے بڑی تیزی سے اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں۔ اور پھر اس نے راشیل کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لا لیا۔

”باس۔ جلدی کرو۔“ اچانک روشندان سے کسی کی آواز سنائی دی۔ اور اسی لمحے روشندان سے رسی کی ایک سیڑھی نیچے پھینکی گئی جس کا دوسرا سر اوپر روشندان میں تھا۔ اور نیچے کودنے والا راشیل کو اٹھلے بڑی پھرتی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ راشیل بولنے والے کی آواز سن کر ہی حیران رہ گیا۔ کیوں کہ بولنے والے کا لہجہ خالص مقامی تھا۔ اور وہ سوچ رہ تھا کہ کیا مادام اشمار نے اپنی مدد کے لئے مقامی لوگوں کو بھی ملازم رکھا ہوا ہے۔

میں بلیک گرل کو ایک مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔“ بلیک گرل نے بڑے سر دو لہجے میں راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو۔ لیکن یقین کرو جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے۔“ راشیل نے ساٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو راشیل۔“ تم مادام اشمار کے دست راست ہو۔ اور مادام اشمار اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔“ بلیک گرل نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتاتی۔“ راشیل نے جواب دیا۔

”خنجر مجھے دو۔“ بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

موکل کے اشارے پر ایک مسلح آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک باریک گرتیز دھار خنجر نکال کر بلیک گرل کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک گرل خنجر ہاتھ میں لیتے ہی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر وہ گھوم کر راشیل کی پشت پر آگئی۔ اس نے خنجر والا ہاتھ نیچے میں بلند کیا۔ راشیل نے دانت بیچھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسے معلوم تھا کہ ایک لمحے بعد وہ اپنی ایک آنکھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بلیک گرل کا خنجر نیچے آتا۔ باہر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بے تحاشا گولیاں چلنے لگی آوازیں سنائی دیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں ٹکرائی ہوئی ہوں۔

”اوہ۔“ یہ کس نے جملہ کر دیا ہے۔“ بلیک گرل نے بولا۔

وہ مطمئن تھا اور اس نے سوچا کہ نئی لڑکی سے تفریح کرنے کے بعد وہ ایسی میں عمران کو کال کرنے کا ورنہ ہو سکتا تھا کہ عمران فوراً ہی اُسے اس کام کے پیچھے لگا دے اور اس کی خوب صورت شام برباد ہو جائے۔ اور پھر نئی لڑکی مارگریٹ جولین سے اس کی دوستی بھی نئی نہ تھی۔ اس نے اپنا نام تو غیر ملکی لڑکی کو غلط بتایا تھا۔ لیکن لڑکی نے نام درست بتا دیا تھا۔ کیوں کہ اس کے خیال میں اس میں خطرے والی بات کوئی نہ تھی۔ مارگریٹ جولین سے دو روز پہلے اس کی اتفاق سے ایک پارٹی میں ملاقات ہو گئی تھی۔ اور پھر ٹائیکر کو اس کی آزاد خیالی پسند آئی تھی۔ اس لئے اس نے اس سے تعلقات بڑھالینے۔ وہ اس لڑکی کی ٹائپ کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ تھوڑی سی رقم کے عوض اس کے ساتھ اچھی دوستی نہجائی جاسکتی ہے۔ ٹائیکر کا کردار ہر لحاظ سے بے داغ تھا۔ لیکن نئی لڑکیوں سے دوستی کرنے اور ان کے ساتھ گھومنے پھرنے سے وہ احتراز نہ کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے پارٹی میں ہی لڑکی کو ایک بڑی رقم کی جھلمک دکھا کر اس سے آج شام بھیل پر ملنے کا وعدہ لے لیا تھا۔ اور وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے بھیل پر جا رہا تھا کہ راستے میں یہ چکر چل گیا۔ ٹائیکر موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا بھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے موٹر سائیکل بھیل کے کنارے پر بنے ہوئے کیفے کے سامنے روک دیا اور خود اتر کر کیفے میں داخل ہو گیا۔ اُسے مقررہ وقت سے خاصی دیر ہو گئی تھی اس لئے اُسے خطرہ تھا کہ کہیں مارگریٹ اس کا انتظار کر کے چلی نہ گئی ہو۔ کیفے میں اُسے جب مارگریٹ نظر نہ آئی تو اس نے اپنے دوست دیٹر کو بلا کر اس سے پوچھا کہ کوئی لڑکی اس سے ملنے تو نہیں آئی تھی۔

ٹائیکر اس فارم ہاؤس سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا کچی سڑک پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ عمران کو ان لوگوں کے متعلق اطلاع دے۔ کیوں کہ غیر ملکی لوگوں کی دامن موجودگی سے اتنا وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مجرم گروپ ہے جو اس ملک میں کسی مشن کے لئے اپنا جال پھیلاتے ہوئے ہے۔ لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ فوری طور پر بدل دیا۔ کیوں کہ ظاہر ہے مجرم اب اس فارم میں نہیں رہ سکتے تھے اور ویسے بھی دامن اُسے ان کا سامان نظر نہ آیا تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ مجرموں نے کسی کو ٹریپ کرنے کے لئے عارضی طور پر جال پھیلا دیا تھا۔ اور وہ فوراً اس فارم کو چھوڑ دیں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ اُسے یقین تھا کہ جب بھی چلے گا ان کا کھوج نکال لے گا۔ کیوں کہ وہ مجرموں کی کار چلاتا رہا تھا۔ اور اس نے گاڑی میں ایک ایسی نشانی دیکھ لی تھی کہ مجرم چلے گا اس کی نمبر پلیٹ کے ساتھ ساتھ اگر اس کا رنگ بھی بدل دیں تب بھی وہ اس کا رد کو ڈھونڈ نہ نکالے گا۔ اور ظاہر ہے کار کا کھوج گننے کے بعد مجرم اس کی نظروں سے بچ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے

غیبات کے مجھے ایک سستی سی انگوٹھی دے دی۔ اور کہا کہ میں اسے حفاظت سے رکھوں۔ شام کو وہ فلیٹ پر آکر مجھے معقول معاوضہ دے کر انگوٹھی لے لے گا۔ چنانچہ میں نے انگوٹھی لے لی۔ اور معقول معاوضہ کے چیک میں اس کا بل بھی اپنے حساب میں ڈالوا لیا۔ لیکن اب انتظار کر کے تنگ آگئی ہوں وہ آیا ہی نہیں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس غیر ملکی نے مجھے بے وقوف بنایا ہے۔ مارگریٹ نے جھلٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اچھا۔ واقعی لگتا تو ایسا ہی ہے۔ نہیں انگوٹھی کا چکر دے کر اس نے تم سے بل بھر دیا۔“ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”انگوٹھی بھی بے حد سستی سی ہے۔ ورنہ اُسے ہی بیچ کر میں بل پورا کر لیتی۔“ مارگریٹ نے بڑا سامنے بنا کر عجیب سے ایک انگوٹھی نکالتے ہوئے کہا۔

”دکھاؤ مجھے۔“ ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لیتے ہوئے کہا۔

”انگوٹھی واقعی عام سی اور سستی سی تھی۔ دس بارہ روپے میں عام مل جاتی تھی۔“

”واقعی بڑی سستی سی انگوٹھی ہے۔ کتنا بل بھرا تھا تم نے۔“ ٹائیگر نے انگوٹھی کو گھماتے ہوئے پوچھا۔

”ایک سو روپیہ۔“ اس نے کھانا کھایا تھا۔“ مارگریٹ نے بڑا سامنے بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر دو روپیہ بتایا تھا ورنہ ایک چلنے کی پیالی غیر ملکی نے پی تھی۔

”تو تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو۔ یہ تو سو روپیہ ہے۔“

”نہیں جناب۔“ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر مطمئن ہو کر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر مارگریٹ اب تک کیوں نہیں پہنچی کیا وہ بھول گئی ہے لیکن وہ ایسی ٹیکر کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور اس نے نوٹوں کی خاصی موٹی گڈمی کی جھلک اُسے دکھائی تھی۔ اس لحاظ سے اس کا یہاں پہنچنا یقینی تھا۔ اور اُسی لمحے اُسے کیفے کے دروازے میں مارگریٹ جو لین داخل ہوتی نظر آئی۔ اور ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اُسے اشارہ کیا اور مارگریٹ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

”بڑی راہ دکھائی تمہارے۔“ میں تو اب مایوس ہو گیا تھا۔“ ٹائیگر نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے ایک شخص کا بڑی شدت سے انتظار تھا۔ اس نے مجھے شام کو فلیٹ پر وقت دیا ہوا تھا۔ لیکن وہ آیا ہی نہیں۔“ مارگریٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

”ارے وہ کون خوش قسمت ہے جسے فلیٹ پر آنے کی دعوت ملی اور وہ بد نصیب پہنچا ہی نہیں۔“ ٹائیگر نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو کھانے کا بھی اشارہ کر دیا۔

”اوہ۔“ ایسی کوئی بات نہیں۔ آج دوپہر کو دل چسپ واقعہ ہوا۔ میں بچ کرنے کے لئے اپنی فرم کے قریب ایک کیفے میں بیٹھی تھی کہ ایک غیر ملکی گھرایا ہوا دلا آگیا۔ اور پھر بالوں ہی بالوں میں مجھے اندازہ ہوا کہ وہ پولیس کی غیبات کی چیکنگ سے گھبرا کر آیا ہے۔ میرا خیال تھا۔ اس کے پاس غیبات ہوگی۔ لیکن اس نے بجائے

ایسے کاموں میں ماہر تھا۔ اور پھر ٹائیگر نے اسے موٹر سائیکل پر بٹھالیا اور وہ دونوں شہر کی طرف چل پڑے۔

”اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی ہے؟“ اچانک ٹائیگر نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

”لمبا جوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے۔ آنکھیں نیلی تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر ایک لمبا سا زخم کا نشان تھا اور ایسا ہی ایک نشان اس کی بھڑی پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بد صورت نہیں لگ رہا تھا۔“ مارگریٹ نے جواب دیا۔

”ہاں ظاہر ہے بد صورت کیوں لگتا؟“ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مارگریٹ بھی بے اختیار منہس پڑی۔

”مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کر دو گے؟“ اچانک مارگریٹ نے سوال کیا۔

”کہا تو ہے تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بہانے تم اپنے فلیٹ پر ہی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلاؤ۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”بڑے شرم پر ہوتم۔“ ویسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر طے کی سبیلے میرے فلیٹ پر ہی آجاؤ۔ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی پہن کر تمہیں دکھاؤں گی بھی۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہی ہم سیر کرنے چلیں گے۔“ مارگریٹ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔ اس کی دعوت بتا رہی تھی کہ یہ سب کچھ ساڑھی کا ہی کرشمہ ہے۔

انگوٹھی تمہاری نشانی سمجھ کر رکھ لوں گا۔“ ٹائیگر نے جب سے نوٹوں کی موٹی سی گڈمی نکال کر اس میں سے ایک نوٹ کھینچ کر مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مارگریٹ نے جھپٹ کر سو کا نوٹ لے لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

ایک پیالی چائے پلانے کے بدلے سو روپیہ خاصا منافع بخش ثابت ہوا تھا۔ ٹائیگر نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور پھر ویٹر کا لایا ہوا کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کافی پی اور پھر ٹائیگر نے بن ادا کیا اور وہ دونوں کیفے سے باہر نکل آئے کافی دیر تک وہ جھیل کے کنارے گھومتے پھرتے رہے جب خاصی رات پڑ گئی تو مارگریٹ نے واپس چلنے کے لئے کہا۔

”پھر کل ملاقات ہو گی؟“ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ضروری ہے ملنا؟“ مارگریٹ نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں ایک خوب صورت ساڑھی تحفے میں دوں اس لئے پوچھ رہا تھا۔“ ٹائیگر نے سرسری سے بے جا میں کہا۔

”اوہ ڈیر۔“ پھر تو میں کل ضرور ملوں گی۔ تم واقعی اچھے دوست ہو۔“ مارگریٹ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

”اور کے۔“ پھر کل یہیں ملاقات ہو گی۔ آؤ میں تمہیں شہر چھوڑ دوں۔“ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ساڑھی کا سن کر وہ کل ضرور آئے گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر مصروفیت کا بہانہ بنا کر ساڑھی کا وعدہ اور آگے ٹال دیتا وہ

”ادہ شکریہ — پھر میں کل فلیٹ پر ہی آجاؤں گا۔ مگر مجھے تمہارے فلیٹ کا تو پتہ ہی نہیں — ٹائیگر نے جواب دیا۔  
”فلیٹ نمبر دس۔“ دلنگٹن روڈ — مارگریٹ نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

”دس نمبر یہ فلیٹ تو مجھے یاد ہی رہے گا۔“ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی جنس پڑی۔ اور پھر مارگریٹ کے کہنے پر ٹائیگر نے اُسے ایک چوک پر چھوڑ دیا۔ شاید مارگریٹ اُسے بغیر ساڑھی کے اپنے فلیٹ پر نہ لے جانا چاہتی تھی۔ اور ٹائیگر بھی یہی چاہ رہا تھا کہ کسی طرح مارگریٹ اس وقت ملے تو وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں جا کر اس انگوٹھی کا تفصیلی جائزہ لے کیوں کہ اُسے انگوٹھی کی ساخت کچھ عجیب سی لگی تھی۔ اور پھر غریب ملک کا اس طرح گھر اور پولیس چکنگ سے بچنے کے لئے انگوٹھی دینا اُسے شک میں ڈال رہا تھا۔ چنانچہ اس نے مارگریٹ کو چوک پر اتارا اور پھر کل آنے کا وعدہ کر کے اس نے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی وہ اب جلد از جلد اپنے ہوٹل پہنچا چاہتا تھا۔

**عمران** کار میں سواری گلستان کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جس کی نشان دہی مادام اشمار کے لباس میں موجود آبی دیزن بٹن نے کی تھی۔ کوٹھی سے کچھ فاصلے پر اس نے کار روک دی اور پھر کافی دیر تک کاریں بیٹھا کوٹھی کی نگرانی میں مصروف رہا۔ لیکن جب اُسے وہاں بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور اس نے کوٹھی سے کسی کو نکلتے یا داخل ہوتے نہ دیکھا تو اُسے آکٹا سیٹ سی محسوس ہوئی۔ اس نے سوچا کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو کر حالات کا جائزہ لے شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے مادام اشمار کے تشن پر روشنی پڑ سکے۔ چنانچہ وہ کار سے اتر ا اور پھر تیز تیز قدم اٹھا کر کوٹھی کی پشت پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کی دیوار تو زیادہ اونچی نہ تھی لیکن دیوار پر سبکی کی نگلی تاریں نصب کی گئی تھیں۔ اور عمران ان تاروں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ ان میں برقی رو بھی دوڑ رہی ہوگی۔ لیکن عمران بھلا ایسے بچکانہ حربوں سے کہاں ڈرنے والا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور پھر اس نے اُسے لہرا کر دیوار کے اوپر موجود تاروں پر ڈال دیا۔ دوسرے لمحے

کے کہو کہ وہ فوراً ٹیکل ٹاؤن پہنچ کر کوٹھی نمبر ۱۱ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن والی انگوٹھی سمیت اسی کوٹھی میں ہے۔ ہمیں فوراً دہاں چھاپہ مارنا ہو گا۔ میرا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی میڈ کو اسٹریٹ بنایا ہے؟  
 مادام کا لہجہ پر جوش تھا۔

”مگر مادام۔۔۔ اگر یہاں بلیک گرل کا میڈ کو اسٹریٹ ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہو گا۔ کیوں کہ ظاہر ہے دہاں بلیک گرل کا پورا گینگ موجود ہو گا۔“  
 دو سکر آدمی نے جس کو مادام نے مائیکل کے نام سے پکارا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔۔۔ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا چاہیے۔ تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان کے ساتھ جا کر راشیل کو لے آؤں گی ہر قیمت پر۔“  
 مکمل مشن انگوٹھی میں ہے اور ایسا نہ ہو کہ بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کرے؟  
 مادام اشمہ رانے سر ملاتے ہوئے کہا اور پھر مائیکل کمرے سے باہر چلا گیا جب کہ مادام ایک اور دروازے میں غائب ہو گئی۔ بلیک گرل اور مشن والی انگوٹھی سے عمران بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔ اُسے خیال آ گیا تھا کہ یقیناً بات اُسی انگوٹھی کی ہو رہی ہو گی جسے دیتے ہوئے مادام اشمہ رانے کی جان نکل رہی تھی۔ اور اس نے شادی والے روز سے پہلے ہی اپنے کسی آدمی راشیل کو وہ انگوٹھی دے دی تھی۔ اور خالی انگوٹھی عمران کو یکڑا دی تھی۔ اور اب وہ راشیل انگوٹھی سمیت کسی بلیک گرل کے قبضے میں ہے۔  
 عمران تیزی سے واپس پلٹا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ملوام

اس نے اچھل کر دیوار کی اینٹوں پر ہاتھ جملے اور پھر ہاتھوں کے زور پر وہ اچھل کر کوٹ کے اوپر چڑھ گیا۔ کوٹ کی وجہ سے اس کا جسم تاروں سے مس نہ ہوا اور وہ آسانی سے دوسری طرف کود گیا۔ اس نے کوٹ اتار کر دوبارہ پہن لیا۔ کوٹھی کی پچھلی طرف اندھیر تھا۔ جب کہ سامنے کی طرف بلب جل رہے تھے۔ اس نے عمران سمجھ گیا کہ سامنے مسلح افراد کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے اور پچھلی طرف وہ صرف بجلی کی ننگی تاریں لگا کر ہی مطمئن ہو گئے تھے۔ عمران کوٹ پہن کر تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اُسے دیوار کے ساتھ لگا ہوا سنیٹری پائپ چھت تک جاتا نظر آیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھ اور دو سکر کمرے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پائپ پر چڑھتا چلا گیا۔ چھت پر پہنچ کر وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترا جلا گیا۔ درمیان میں ایک راہداری گھوم کر بائیں طرف چلی گئی تھی۔ اس میں کمروں کے روشندان تھے۔ اور راہداری میں کاٹھ کبار بٹھرا ہوا تھا۔ ایک روشندان سے روشنی راہداری میں پڑ رہی تھی۔ عمران احتیاط سے راہداری میں چلتا ہوا اس روشندان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے روشندان کے قریب پہنچ کر نیچے جھانکا دو سکر کمرے وہ چونک پڑا۔ کمرے میں مادام اشمہ رانے ایک اور غیر ملکی کے ساتھ موجود تھی۔ روشندان ذرا سا کھلا ہوا تھا اس لئے ان دونوں کی باتوں کی مدھم سی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ مادام اشمہ رانے اس غیر ملکی سے کہہ رہی تھی۔  
 ”مائیکل۔۔۔ فوراً شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر

جو کہ تشکیل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے اندر۔۔۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔ اور جو فن کوٹھی کے کہہ دو کہ وہ بھی میرے پاس پہنچ جائے۔ اُسے ہدایت کر دینا کہ وہ موڈنگ سیڑھی والا بیگ اپنے ساتھ لے آئے۔۔۔ عمران نے بیگ زیر و کوہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر۔۔۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں۔“ دوسری طرف سے بیگ زیر و نے اس بار اپنے اصل لیے میں کہا اور عمران نے ریور بہک سے لٹکایا اور پھر فون بوتھ سے مکمل کروہ دوبارہ گور میں بٹھا اور پھر خاصی تیز رفتار سے وہ تشکیل ٹاؤن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تشکیل ٹاؤن اور گھستان کالونی کے درمیان چوں کہ خاصا فاصلہ تھا۔ دونوں کالونیاں شہر کی مخافت سمتوں میں تھیں۔ اس لئے عمران کو امید تھی کہ وہ جتنا بھی تیزی سے جائے بہر حال اُسے تشکیل ٹاؤن پہنچنے میں دس پندرہ منٹ تو لگ جائیں گے۔ اس لئے اس نے نمبروں کو وہاں پہنچنے کے لئے پندرہ منٹ دیتے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر وہ سب لوگ وہاں پہنچ جائیں گے۔

اور پھر واقعی عمران کی کار جب تشکیل ٹاؤن کی حدود میں داخل ہوئی تو اُسے چلے ہوئے بارہ منٹ گزر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے بارہ نمبر کوٹھی چیک کر لی۔ اس کوٹھی کے دونوں اطراف خالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے کار ایک طرف کھڑی کی اور پھر نیچے اتر آیا۔ صفحہ۔ کیپٹن تشکیل اور نعلانی وہاں پہلے ہی

اشمار اسے پہلے ہی اس راشیل کو اٹھالائے گا تاکہ اس سے اگوتھی حاصل کی جاسکے۔ چنانچہ وہ واپس چھت پر پہنچا اور پھر اُسے صحیح سمت کوٹھی سے باہر آنے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ البتہ جس وقت وہ نیچے چھلانگ لگا رہا تھا اچانک سائیڈ روڈ سے ایک موٹر سائیکل گلی میں داخل ہوا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل کا رخ اس کی طرف کیا۔ مگر عمران نے اس کا ارادہ بھانپتے ہی تیزی سے اُسے جھکاٹی دسی اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا دوسری گلی میں بڑھتا چلا گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ موٹر سائیکل کو گھمٹنے اور اس کے پیچھے آنے تک کافی دقت لگے گا اور اس دوران وہ اپنی کار تک پہنچ جائے گا۔

چنانچہ وہی ہوا جب عمران کار کے قریب پہنچا تو موٹر سائیکل سوار رشک پر نمودار ہوا۔ عمران فوراً اُس کی کار کے پیچھے دھک گیا۔ موٹر سائیکل سو۔ کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ مادام اشمار کی کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا تو عمران کار میں داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا قریبی چوک پر پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر چوک پر موجود بیگ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اسکے ڈال کر اس نے دانش منزل کے نمبر گھمائے۔

”ایکس ٹو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بیگ زیر و کی آواز سنائی دی۔

”ظاہر۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ تمام ممبروں کو ہدایت دے دو کہ وہ پندرہ منٹ کے اندر سین گنوں اور بموں سے مسلح

طور پر ٹریننگ دی تھی۔ اور یہ بیگ پوری عمر و عیار کی زمیں تھی۔ اس میں عمران نے امیر جنسی کے لئے ایسی ایسی چیزیں رکھی ہوئی تھی۔ جو بظاہر تو کسی کام کی دکھائی نہ دیتی تھی — لیکن جوزف جانتا تھا کہ ان کے ذریعے سے کیا کیا کچھ نہیں کیا جاسکتا۔

عمران نے درخت پر پہنچ کر رسی کا دوسرا سرا درخت کی ایک مضبوط شاخ سے باندھا اور پھر گن کو کوٹھی کی عمارت کی طرف کر کے اس نے ایک مخصوص زاویے سے اُسے جھکایا۔ اور پھر ٹرمیگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور گن کے بیرل میں سے آنکڑا نکل کر گولی کی سی رفتار سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ رسی تیزی سے کھلتی چلی جا رہی تھی — اور پھر آنکڑا چھت کی منڈی پر جا کر گرا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسی کے دوسرے سرے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا اور رسی تن گئی — ابھی بہت سی رسی بچی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے اُسے کھینچ کر اس کو درخت کی شاخ سے مضبوطی سے باندھ دیا اور اب درخت اور عمارت کے درمیان رسی تنی ہوئی تھی — رسی چوں کہ سیاہ رنگ کی تھی اس لئے وہ عورت سے دیکھنے پر ہی نظر آسکتی تھی۔

”میرے پیچھے چلے آؤ۔“ عمران نے کہا اور پھر اس نے تنی ہوئی رسی کو پکڑا اور تیزی سے جھولتا ہوا اُس کے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ رسی سے لٹکتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا — جوزف نے بیگ کی ڈوری کو

موجود تھے اور پھر تین منٹ کے اندر باقی لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔ جوزف بھی کار میں پہنچ گیا۔ اور عمران نے انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں — وہ چوں کہ کوٹھی سے کافی دور اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے انہیں دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ عمران سے ہدایات ملنے کے بعد وہ سب تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

”آؤ میرے ساتھ۔“ عمران نے ان کے جانے کے بعد جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ جوزف کو ہمراہ لئے ہوئے تیزی سے چلتا ہوا کوٹھی کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کی پشت پر پہنچ کر عمران نے جوزف کے ہاتھ سے بیگ لیا اور پھر اس میں سے ایک مخصوص قسم کی رسی نکال لی۔ کوٹھی کے اندر اُسے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں — اور کوٹھی کی دیوار بھی خاصی اونچی تھی۔ اس لئے عمران نے اندر جانے کے لئے ایک اور ہی طریقہ سوچا تھا۔ اس نے بیگ میں سے ایک چوڑے دہانے والی گن کے بارش نکلے اور پھر اُسے تیزی سے جوڑ دیا۔ پھر اس نے رسی کا ایک سرا جس کے اندر مخصوص قسم کا آنکڑا لگا ہوا تھا — اس گن کے بیرل کے آخر میں ڈالا اور گن اور رسی کا گچھا اٹھائے وہ دیوار کے ساتھ موجود ایک گھنے اور اونچے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ جوزف نے بیگ بند کیا اور اُسے کا منہ پر لٹکا کر وہ بھی درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران اندر جانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ کیوں کہ عمران نے اس بیگ میں موجود سامان کے استعمال کی جوزف کو خاص



”مجھے نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتاتی۔“ — راشیل نے جواب دیا۔ اور عمران ان سوال و جواب سے سمجھ گیا کہ بلیک گرل کو اس انگوٹھی کے بارے میں کوئی علم نہیں اس لئے انگوٹھی لہجہ راشیل کے پاس محفوظ ہوگی۔ چنانچہ عمران نے ہاتھ بٹھا کر اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کے وینڈیشن کو دوبار زور سے دبا کر ایک لمحہ کا وقفہ دیا اور پھر دوبارہ دبا دیا۔

”تیار رہو۔“ میں نیچے جاؤں گا۔“ — عمران نے سرگوشیاں بلبے میں جوزف سے کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص کاشن دے دیا تھا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد کوٹھلی کے سامنے کے رخ پر اچانک تیز فائرنگ کی آدائیں گونج اٹھیں اور بم کا خوف ناک دھماکا ہوا۔ — بلیک گرل جو اس وقت خنجر اٹھائے راشیل پر تشدد کرنے ہی والی تھی فائرنگ اور بم کا دھماکا سن کر چونک پڑی۔ اس نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے دوسرے مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

”ہوشیار رہو۔“ — عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے روشندان کو پوری طرح کھولا اور دوسرے لمحے اس نے روشندان کے ذریعے نیچے کمرے میں پھانسا لگا دی۔ قلابازی کھا کر وہ مخصوص انداز میں نیچے گرا اور جیسے ہی اس کے پیر زمین پر پڑے۔ اس نے پھر تپتی سے جیب سے خنجر نکالا اور راشیل کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں۔ فائرنگ اب پیلے سے زیادہ زور پکڑ گئی تھی۔ اور عمران نے رسیاں کاٹتے ہی خنجر واپس جیب میں

گلے میں ڈالا اور چند ہی لمحوں بعد — جوزف بھی عمران کی پیروی میں رسی سے جھولتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا۔ اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور چند ہی لمحوں بعد عمران ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ عمارت کی ساخت سے ہی اس نے اس کی اندرونی بناوٹ کا اندازہ لگایا تھا۔ اس لئے وہ راہداری میں گزر کر ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بڑا سا روشندان تھا جس میں سے روشنی باہر آرہی تھی عمران نے اندر جھانکا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھرائی۔ — کمرے میں اُسے بر طرف دیواروں کے ساتھ تشدد کے آلات لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ درمیان میں ایک بیخ پر ایک غیر ملکی نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا۔ جب کہ کمرے میں ایک نوجوان لڑکی جس نے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب پہن رکھا تھا۔ تین مسلح افراد کے ساتھ موجود تھی۔ سیاہ نقاب دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہی بلیک گرل ہوگی جس کا ذکر مادام اشتہار نے کیا ہے۔

”میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو لیکن یقین کر دو جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم۔“ — بندھے ہوئے غیر ملکی کی آواز سنائی دی۔ ”دیکھو راشیل — تم مادام اشتہار کے درست راست ہو اور مادام اشتہار اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔“ — بلیک گرل نے ایک اور قدم آگے بڑھائے ہوئے کہا۔

مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور جیسے ہی رسی ڈھیلی ہوئی عمران نے رسی کو زوردار جھٹکا دے کر اپنی طرف کھینچا اور آگودا جھٹ سے نکل کر دیوار سے ہلکا سا ٹکرایا اور نیچے گلی میں آگرا۔ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے پل رہے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں اس نے رسی پیٹ کر بیگ میں ڈالی اور پھر درخت سے نیچے اتر کر وہ اپنی کار کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے بھاگتے ہوئے گھڑی کے وینڈیشن کے ذریعے والیسی کا کاشن دیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار فائرنگ میں اچانک کمی آگئی۔ اور عمران مطمئن ہو کر اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد اس نے کار موڑ لی اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس نے ایک چوک پر سے کار موڑ لی اُسے دُور سے پولیس گاڑیوں کے پیچھے جھنجھٹے ہوئے سناٹی دیتے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر کسی نے پولیس کو کال کر دیا ہوگا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کہ اب پولیس جانے اور بلیک کر ل۔ وہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبر چند ہی لمحوں میں کبھر کر واپس اپنے اپنے فلیٹوں پر پہنچ جائیں گے۔

ڈالا اور بھٹپٹ کر پینچ پر پڑے ہوئے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔  
 "باس۔ جلدی کر دو۔" اُسی لمحے روشندان سے جوزف کی آواز سناٹی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشندان سے جوزف نے رسی کی سیڑھی نیچے پھینک دی۔ اور عمران راشیل کو کندھے پر لادنے تیزی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر روشندان کی طرف چڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جوزف نے راشیل کو عمران سے لیا اور اُسے کندھے پر ڈال کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ عمران نے پھرتی سے سیڑھی پیٹ کر بیگ میں ڈالی اور بیگ کی ڈور سی گھکے میں ڈال کر وہ بھی چھت کی طرف دوڑ پڑا۔ جب وہ چھت پر پہنچا تو اس نے جوزف کو ایک ہاتھ سے تکی ہوئی رسی سے لٹکتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ اس نے دوسرے ہاتھ سے راشیل کو سنبھالا ہوا تھا۔ عمارت چوں کہ خاصی بلند تھی۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس کا دوسرا سرا نیچے کر کے باندھا تھا۔ اس لئے انسان عمارت کی طرف سے آنے ہوئے خود بخود پھیلا جاتا تھا۔ صرف شرط اتنی تھی کہ اس پر ہاتھ کی گرفت مضبوط ہو۔ اور جوزف چوں کہ اس معاملے میں ٹرینڈ تھا۔ اس لئے وہ راشیل کو اٹھائے چند ہی لمحوں میں درخت پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد عمران نے بھی اُسی کی سیر دی کہ جب عمران درخت پر پہنچا تو جوزف راشیل سمیت درخت سے نیچے اتر کر اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے اُسے پہلے ہی راشیل سمیت رانا بلاؤس پہنچنے کی ہدایت دے دی تھی۔ عمران نے درخت پر پہنچتے ہی رسی کو

یہاں کوئی خاص بات ہوئی ہے۔ بہر حال تم ذرا ریخ فورشین پر چیک کرو۔  
کہ کیا راشیل ابھی تک اسی کوٹھی میں ہے۔ ہو سکتا ہے پولیس کے چھاپے  
کی وجہ سے بلیک گرل وہاں سے پہلے ہی نکل گئی ہو اور راشیل کو بھی  
ہمراہ لے گئی ہو۔ اگر راشیل کوٹھی میں ہے تو ہم پولیس کی واپسی  
کا انتظار کریں ورنہ بلیک گرل کے پیچھے جائیں اور۔۔۔ مادام اشمارا  
نے جواب دیا۔

”بہتر مادام۔۔۔ میں معلوم کرتا ہوں آپ ہولڈ کریں اور۔۔۔  
مائیکل نے جواب دیا اور مادام خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے جسم میں  
بلے چینی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اُسے راشیل سے زیادہ انگوٹھی کی  
فکر تھی۔ اور پھر پولیس کا چھاپہ کچھ سمجھ میں بات نہ آ رہی تھی۔  
پھر پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے مائیکل کی آواز ابھری۔  
”ہیلو مادام۔۔۔ اور۔۔۔ مائیکل کے لہجے میں عجیب سا جوش  
پنہاں تھا۔

”یس مائیکل۔ کیا رپورٹ ہے اور۔۔۔ مادام نے  
بلے چین لہجے میں پوچھا۔  
”مادام۔۔۔ راشیل اب بلیک گرل والی کوٹھی میں نہیں ہے بلکہ  
ریخ فور کے مطابق وہ اس وقت مولسہ سی روڈ کی ایک عمارت میں  
ہے۔ عمارت کے بالکن سامنے سڑک کے پار اولنگ ہوٹل ہے۔  
یہی اس عمارت کی نشانی ہے اور۔۔۔ مائیکل نے پر جوش لہجے  
میں کہا۔  
”اوہ۔۔۔ میرا خیال ٹھیک تھا کہ بلیک گرل پولیس چھاپے سے

مادام اشمارا کی دگن تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جیسے ہی ٹھیک  
ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ وہ وہاں پولیس کی گاڑیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر  
چونک پڑی۔ اور پھر جب اس نے پولیس کی گاڑیوں کو کوٹھی نمبر  
کو گھیرے ہوئے دیکھا تو اس نے ڈرائیور کو آگے بڑھے چلے جانے کے  
کہا۔ اُسے یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر پولیس نے بلیک گرل کے  
بیٹھ کو اور ٹرپر کیوں چھاپہ مارا ہے۔ جب اس کی دگن کافی آگے چو  
گئی تو مادام نے دگن ایک طرف روکنے کے لئے کہا اور پھر اس نے  
دگن کے ڈرائیور کو ڈکے نیچے ایک بٹن دیا۔ اور ڈرائیور نے پورے لگاؤ  
ایک سمرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اور پھر جیسے ہی بلب سبز ہوا۔  
”ہیلو۔۔۔ مادام اشمارا کا لنگ یو اور۔۔۔ مادام اشمارا  
نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

”یس مائیکل سپیکنگ اور۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل  
کی آواز سنائی دی جو بیڈ کو آڑ میں موجود تھا۔  
”مائیکل۔ بلیک گرل کی کوٹھی پر پولیس نے چھاپہ مارا ہے۔ لیفٹننٹ

مادام پہلے خود اندر داخل ہوگی اور پھر جب وہ کاشن دے تو انہوں نے دیواریں پھلانگ کر اندر آجانا ہے۔ مادام نے یہی سوچا تھا کہ وہ اندر پہنچ کر گیس بم پھینک کر بلیک گرل کے تمام ساتھیوں کو بے ہوش کر دے گی۔ اور اس کے بعد جب اس کے ساتھی اندر آئیں گے تو وہ بغیر شور مچاتے بلیک گرل اور اس کے ساتھیوں کا خاکمہ کرنے کے ساتھ ساتھ مارشیل کو بھی نکال لائے گی۔ بااگر خطرہ ہو تو پھر اس کے ساتھی بے تحاشہ چارنگ کر کے بھی حالات کو سنبھال سکتے ہیں۔

چنانچہ ساتھیوں کے نیچے اتر جانے کے بعد مادام اشارے سے میڈ کے نیچے موجود کس سے ایک طاقت ور گیس بم نکالا۔ اس بم میں ہوش گردینے والی زرد انٹر گیس موجود تھی۔ بم پھینکتے ہی گیس تیزی سے پوری عمارت میں پھیل جاتی۔ اور ظاہر ہے وہاں موجود لوگ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو سکتے تھے۔ اس کے بعد کام آسان ہو جاتا کیس

بم کوٹ کی جیب میں ڈال کر مادام نیچے اتری۔ اور پھر تیز قدم اٹھاتی عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیٹ کے سامنے سے جو کہ وہ سائیڈ کی گلی میں گھستی چلی گئی۔ عمارت کی دیواریں خاصی بلند تھیں۔ لیکن مادام ان کی طرف سے بے فکر تھی۔ کیوں کہ اس کے پاس اور اس کے تمام ساتھیوں کے پاس کمندیں موجود تھیں۔

جن کے ذریعے وہ آسانی سے دیواروں پر چڑھ سکتے تھے۔ مادام نے یہی اس حد تک بڑھتی گئی جہاں سے اس کے اندازے کے مطابق عمارت کا عین ختم ہو کر اصل عمارت شروع ہو رہی تھی۔ کیوں کہ وہ عمارت کے بالکل قریب ہی بم پھینکنا چاہتی تھی تاکہ بم کی گیس عمارت

قبل ہی مارشیل سمیت نکل گئی ہوگی۔ ٹھیک ہے یہ کوئی نہ سہی وہ عمارت ہی سہی اور اور اینڈر آل۔ مادام نے کمرخت لہجے میں کہا اور بٹن آف کر دیئے۔

”مولسری ردڈ اور اولنگ بوٹل دیکھا ہوا ہے۔ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو چلو وہاں۔۔۔ مادام نے کہا اور ڈرائیور نے گاڑی ایک جھکے سے آگے بڑھا دی۔ اور پھر غنٹات سرخوں سے گر کر وہ مولسری ردڈ پر پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے وین اولنگ بوٹل کی عظیم انشان عمارت کے سامنے روک دی۔ مادام نے بوٹل کے مقابل کی عمارت پر نظر ڈالی۔ عمارت بہت وسیع و عریض تھی۔ اور ساخت کے اعتبار سے نئی لگ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمارت کو نئے سرے سے مرمت کیا گیا ہے۔

”کمال ہے۔۔۔ اتنی بڑی عمارت بلیک گرل نے کیسے حاصل کر لی۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے تنقیدی انداز سے عمارت کا جائزہ لیتی رہی۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اندر داخل ہونے کے لئے ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے وین سے نکلنے چلے گئے۔ چون کہ یہ عمارت شہر کے وسط میں تھی اس لئے مادام نے یہاں بے تحاشہ فائرنگ کر لے کا۔ پر وگرام ملتوسی کر دیا تھا۔ کیوں کہ یہاں پولیس فوسا ہی پہنچ سکتی تھی۔ اور پھر ان کی واپسی یہاں سے مشکل ہو سکتی تھی۔ اس لئے مادام نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ اس کے ساتھی عمارت کے گرد پھیل جائیں۔ اور

پاس پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکی اور دوسرے لمحے اس نے سر بڑھا کر کمرے کے کھلے دروازے سے اندر جھانکا۔ اور چونک کر آگے بڑھ گئی۔ کمرے کے درمیان میں راشیل ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ کرسی کے ایک طرف سے لوہے کے راڈنگل کر دوسری طرف غائب ہو گئے تھے۔ ان راڈوں کی وجہ سے راشیل اس کرسی سے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ کرسی کے قریب ہی ایک دیوہیکل جیسی زمین پر پڑا ہوا تھا اور کرسی کے دائیں طرف ایک مقامی نوجوان بھی زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ابھی تک ریڈالورہ دبا ہوا تھا۔ وہ سبیلے ہوئیں تھے۔ مادام اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اور اس نے سب سے پہلے کرسی کے ایک پائے پر لگا ہوا این جو دور سے ہی صاف نظر آ رہا تھا دبا دیا۔ تو راڈ غائب ہو گئے۔ مادام نے پھر قریب سے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر ملا دیا۔ اور غیری سے کمرے سے باہر نکلتی چلی آئی۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ ساری عمارت چیک کر لے۔ تاکہ بلیک گرل اور اس کے ساتھی جو یقیناً کہیں بے ہوش پڑے ہوں گے ان کا خاتمہ کر دے۔ لیکن پھر اس نے اپنا خیال بدل لیا۔ اس کا مقصد صل ہو رہا تھا۔ اور ویسے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ اس لئے راشیل کو اٹھائے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور بعد لمحوں بعد وہ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر باہر آ گئی۔ سرخ شکر انسان بھی تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد وہ راشیل کو دین میں پہنچنے کے کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر پر واپس واپس واپس واپس آنے کا حکم دے دیا۔ اور پھر اس کے

کے اندر پھیل سکے ورنہ محسوس میں ہم بھینکنے سے گئیں ہوا میں ہی پھیل کر ضائع ہو سکتی تھی۔ اس نے جیب سے کند نکالی اور پھر اس کا آکڑے والا سر اٹکڑے اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ گھمایا اور آکڑے ادیوار کی دوسری طرف رخنے میں پھنس گیا۔ اس کو کھینچ کر مادام نے اس کے تناؤ کا اندازہ لگایا اور پھر بندر کی سی پھرتی سے وہ اس کے ذریعے سے دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ جو ٹیسی دیوار پر پہنچ کر وہ اس پر لیٹ گئی تاکہ دور سے اُسے دیکھنا نہ سکے۔ اور پھر لیٹے ہی لیٹے اس نے جیب سے گئیں ہم نکالا اور ہاتھ گھما کر اس نے اُسے عمارت کے وسیع برآمدے میں پھینک دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور گئیں ہم برآمدے کے اندر دھنکی دیوار سے لگ کر پھٹ گیا۔ اور دودھیا رنگ کی گئیں اس میں سے نکل کر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ مادام پانچ منٹ تک دیوار پر ہی ساکت پڑی رہی۔ اس کے بعد اس نے رسی کو سمیٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے دوسری طرف پھلنگ لگادی۔ اور پھر جیب سے ریڈالورہ نکال کر وہ بڑے محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ ذرا سی رکی۔ گئیں کی ہلکی سی آواز محسوس ہو رہی تھی۔ اس گئیں کی خاصیت تھی کہ وہ جتنی تیزی سے پھلتی تھی۔ اتنی ہی تیزی سے غائب بھی ہو جاتی تھی اس نے اندر آہٹ لیے کی کوشش کی لیکن عمارت میں خاموشی تھی۔ اور پھر مادام اس کے روکے آہستہ آہستہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ درمیان میں راہدار سی میں موجود کمرے کے دروازوں میں سے ایک میں سے روشنی نکل کر راہدار سی میں پڑتی تھی اور وہ آہستہ آہستہ اس کمرے کی طرف کھسکتی گئی۔ دروازے

کونٹھی کے باہر سے اندر پھینکے جا رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ کوٹھی کو باہر سے بھی گھیرا جا چکا ہے۔ اور پھر مسلسل دس منٹ تک دونوں فریق اپنی اپنی جگہوں پر دیکھے مسلسل ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک طاقت ور بم پھینکا گیا۔ اور اس کے دھماکے میں فائرنگ کی آوازیں دب گئیں۔ لیکن دھماکے کی بازگشت ختم ہوتے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیوں کہ اب دوسری طرف سے فائرنگ ایک دم بند ہو چکی تھی۔ اور بلیک گرل نے بھی چیخ کر فائرنگ بند کرنے کے لئے کہا۔ وہ چند لمحوں پر دیکھے رہے۔ کہ شاید یہ بھی حملہ آوروں کی چال ہو۔ لیکن پھر ایک آدمی نے سمیت کی اور وہ آٹھویں سے نکل آیا۔ لیکن جب دوسری طرف سے کوئی فائر نہ ہوا تو وہ سب آہستہ آہستہ باہر نکل آئے لیکن ان پر کوئی فائرنگ نہ ہوئی تو وہ سمجھ گئے کہ حملہ آور اچانک فرار ہو گئے ہیں اور اسی لمحے انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے جو تیزی سے نزدیک آتے جا رہے تھے۔

”اوہ۔۔۔ یہ لوگ بھی شاید پولیس کی وجہ سے بھاگے ہیں۔ سب فائر تو آدمی نیچے تہہ خانوں میں چلے جائیں صرف موکل اور ہنری یہاں رہ جائیں“ بلیک گرل نے چیخ کر کہا اور ان دونوں کے علاوہ بلیک گرل کے باقی ساتھی تیزی سے غائب ہوتے چلے گئے۔ بلیک گرل نے چہرے سے نقاب اتار کر حجب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن تیزی سے کوٹھی کے گرد پھیلنے لگے اور پھر کوٹھی کا پچھلاک زور زور سے دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ اور بلیک گرل کے اشارے پر موکل

ساتھی ایک ایک کر کے دیگن میں پہنچ گئے۔ وہ سب حیران تھے کہ مادام کیسے ہی بلیک گرل کے قبضے سے راستہ میں کو نکال لانے میں کامیاب ہو گئے۔ بہر حال چوں کہ کام مکمل ہو چکا تھا۔ اس لئے جیسے ہی وہ دیگن میں سوار ہوئے مادام نے ڈرائیور کو ہیڈ کو اوڑھا لیا اور واپس چلنے کا کہہ دیا۔ اور دیگن تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔



فائرنگ اور دھماکوں کی آواز سننے ہی بلیک گرل کو اور اس کے ساتھی تیزی سے باہر کو پکے۔ فائرنگ دیواروں پر بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے آراکشی ستونوں کے پیچھے سے ہو رہی تھی۔ فائرنگ میں اتنی شدت تھی کہ ان سب کو آڑ میں دھکا پڑا۔ اس کے بعد بلیک گرل اور ساتھی مسلسل اس تار میں رہے کہ وہ کسی طرح ان میں سے کسی کو مار گرائیں۔ مگر فائرنگ کرنے والے بے حد محتاط تھے اور ان کو فائرنگ کچھ اس تسلسل سے ہو رہی تھی کہ بلیک گرل اور اس کے ساتھی کو اپنی جگہوں سے باہر نہ نکلنے یا ادھر ادھر ملنے کی بھی ضرورت نہ ہو رہی تھی۔ فائرنگ کے ساتھ ساتھ ہم بھی پھینکے جا رہے تھے۔ اور ہم

بھی کرا دیتی ہوں۔ بلیک گرل نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے طحّہ کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفیسر بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا اور پھر وہ دونوں خوب صورت انداز میں سجے ہوئے وسیع ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

”تشریف رکھئے آفیسر۔“ بلیک گرل نے کہا اور پولیس آفیسر سر ہلاتا ہوا ایک قیمتی صوفے پر بیٹھ گیا۔ بلیک گرل نے اس کے سامنے والا صوفہ سنبھالا۔

”مجھے مسٹر جارج کہتے ہیں۔ میں تیل کی تلاش کی ماہر ہوں۔ اور آپ کی حکومت کے خصوصی بلاؤں پر رہاں آتی ہوں۔ میرا تعلق انجیریمیا سے ہے۔ اور سٹین گنوں کے پرمٹ بھی آپ کی حکومت نے خصوصی طور پر جاری کئے ہیں۔ آپ چوں کہ پولیس کے ذمہ دار آفیسر ہیں اس لئے آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ کہ آپ کے ہمایہ ملک کی حکومت نہیں چاہتی کہ یہاں تیل کی تلاش جاری رکھی جائے۔ اس لئے جو بھی ماہر یہاں آتا ہے وہ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکومت نے مجھے دو باڈی گارڈ لے آئے کی نہ صرف ہدایت کی بلکہ لائسنس بھی جاری کئے۔ اور چون کہ آپ کے ساتھ دوسرے لوگ تھے اس لئے مجھے حملہ آوروں کو ڈاکو کہنا پڑا۔ ورنہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ آپ کے ہمایہ ملک کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ وہ پوری تیاری سے آئے تھے لیکن شاید آپ کی گاڑیوں کے سامرکن سن کر بھاگ گئے۔“ بلیک گرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پولیس آفیسر کوئی جواب دیتا۔ موکل ایک بڑا سا

نے آگے بڑھ کر بچھاگ کھول دیا اور پولیس کے کئی افسران اور سپاہی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ بلیک گرل نے آگے بڑھ کر ان میں سے بڑے افسر کا استقبال کیا۔

”شکر ہے آفیسر۔ آپ آگئے۔ ورنہ مجھ نے یہ ڈاکو سہارا کیا حشر کرتے۔“ بلیک گرل نے بڑے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔ ”ڈاکو۔“ تو کیا یہ حملہ ڈاکوؤں نے کیا تھا۔ پولیس آفیسر نے حیرت سے صحن میں بکھرے ہوئے سٹین گنوں کی گولیوں کے خول اور بھول کے ٹکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تو اور کون ہو سکتے ہیں آفیسر۔“ کوٹھی کالونی سے بالکل علیحدہ ہے۔“ بلیک گرل نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

”مگر مس۔ ڈاکو کم تو نہیں پھینکتے۔ اور پھر آپ کے ساتھیوں کے پاس بھی سٹین گنیں ہیں۔“ پولیس آفیسر نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو ڈاکو اندر نہیں داخل ہو سکے۔ ویسے ہمارے پاس ان کے باقاعدہ اجازت نامے اور پرمٹ موجود ہیں۔“

بلیک گرل نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔ ”آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ آپ لوگوں کو سٹین گنوں کے پرمٹ کیسے مل گئے۔“ پولیس آفیسر کے لہجے میں حیرت تھی۔

”موکل کاغذات آفیسر کو دکھاؤ۔“ بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ آفیسر سے مخاطب ہوئی۔ ”آئیے۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں۔ پھر میں آپ کو اپنا تعارف

لفافہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔  
 ”صاحب کو تمام کاغذات دکھاؤ۔“ بلیک گرل نے کہا۔ اور پولیس آفیسر کی گردن ایک غیر ملکی عورت کی زبان سے اپنے آپ کو صاحب سن کر کچھ اور زیادہ تن گئی۔ موکل نے لفافہ کھول کر کاغذات پولیس آفیسر کے سامنے رکھ دیئے۔ ان میں مسز جارج کی یہاں آمد کا مقصد حکومت کی طرف سے شین گنوں کے اجازت نامے اور ساتھ ہی ایک ہدایت بھی کہ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اسے عام نہ کیا جائے۔ پولیس آفیسر وزارت دفاع و پٹرولیم کے کاغذات دیکھ کر خاصا مرعوب ہوا۔  
 ”ٹھیک ہے مسز جارج۔ میں بھی تمام ڈاکوؤں کی رپورٹ کر دوں گا۔ لیکن یہ لوگ پھر بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں۔“ پولیس آفیسر کا لہجہ اس بار مودبانہ تھا۔  
 ”اس بات کی فکر نہ کریں۔ میں ابھی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل اور وزارت دفاع سے بات کر دوں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری حفاظت کا کوئی معقول بندوبست کر دیں گے۔“ بلیک گرل نے جان بوجھ کر بڑے بڑے نام لیتے ہوئے کہا۔  
 ”اوہ۔“ ٹھیک ہے۔ بہر حال کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد مرعوب ہو چکا تھا۔  
 ”نہیں۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ صرف سادہ سی رپورٹ لکھ دیں۔ تاکہ یہ بات عام نہ ہو۔“ بلیک گرل نے کہا۔  
 ”ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا۔“ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد پولیس فورس باہر نکل گئی۔ اور بلیک گرل نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اس کے پیٹے سے بنائے ہوئے جعلی کاغذات آج کام آگئے تھے ورنہ پولیس والے اتنی آسانی سے بھلا کہاں جان چھوڑتے تھے۔  
 ”موکل۔“ ہمیں اب جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔ تم اس کا انتظام کرو میں ذرا راشنیل کی خبر لے لوں۔“ بلیک گرل نے کہا اور موکل سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔  
 لیکن بقدر ہی دیر بعد بلیک گرل بھائستی ہوئی آئی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔  
 ”غضب ہوا موکل۔“ ہمیں زبردست ڈاج دیا گیا ہے۔ فائرنگ کی آڑ میں وہ لوگ راشنیل کو لے اڑے ہیں۔“ بلیک گرل نے کہا۔  
 ”راشنیل کو لے اڑے ہیں۔ مگر کیسے۔“ راشنیل تو اندر تھا۔“ موکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”دیکھنا کئی پڑی ہیں اور راشنیل غائب ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ سامنے کے رخ پر مادام اشتادہ نے ہمیں الجھائے رکھا۔ اور پچھلی طرف سے داخل ہو کر وہ راشنیل کو لے اڑے۔“ بلیک گرل نے جواب دیا۔  
 ”ہاں۔“ ایسا ہی ہوا ہو گا۔“ موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔



ہے اگر ہمیں خود مشن مکمل کرنا پڑا تو ہمیں پہلے اس کا بندہ ولست کرنا ہوگا۔ بلیک گرل نے چونکتے ہوئے کہا۔  
 ”اس کی فلم بن رہی ہوگی اگر آپ چاہیں تو اسے دیکھ لیں جب تک میں یہاں سے منتقلی کا انتظام کر لوں۔“ موکل نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ تمام انتظامات کرویں پر وجیکٹر روم میں اسے دیکھتی ہوں شاید کوئی کام کی بات کا پتہ چل سکے۔“ بلیک گرل نے کہا۔ اور موکل سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ پرو وجیکٹر روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ وہاں اس فلم کے دکھائے جانے کے انتظامات کی ہدایات دے جس کا آلہ ٹائیک کی موٹر سائیکل میں لگایا گیا تھا اور پھر خود واپس چلا گیا۔

بلیک گرل سکریں کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد فلم آن ہوگئی اور سکریں پر اس نوجوان کو جسے اغزا کر کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ موٹر سائیکل پر سوار زندگی فارم سے باہر نکلتے دیکھا۔ نوجوان سیدھا جھیل کے کنارے پہنچا اور پھر موٹر سائیکل کو باہر کھڑا کر کے وہ کیفے کے اندر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ کیفے سے ایک خوب صورت اور جوان لڑکی کے ہمراہ باہر آیا اور پھر وہ جھیل کی طرف بڑھ گئے وہ اس وقت تک تو نظر آتے رہے جب تک آئے کا دیرن انہیں کچھ کرنا رہا پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اور مادام سوچنے لگی کہ موٹر سائیکل کی بجائے آئی ویشن بٹن انگ اس نوجوان کے جسم میں سی دیا جاتا تو زیادہ معلومات مل سکتی تھیں اب تو معاملہ صرف موٹر سائیکل تک ہی محدود رہ گیا تھا۔ اور پھر اس وقت تک انتظار کرتی رہی جب

”بہر حال۔“ راشیل سے مزید معلومات مہیا ہونی مشکل تھیں اس لئے ہمیں کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اب میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر بدل کر خود ہی اس مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاہیئے۔“ بلیک گرل نے ٹپتے ہوئے کہا۔

”لیکن میڈم۔“ مادام اشترا رائے کے آدمیوں کو میں اتنا ذہین نہیں سمجھتا کہ وہ اس طرح ہمیں ڈاج دیں۔ یہ تو بڑی ذہانت سے پلان بنایا گیا ہے جب کہ مادام اشترا تو ڈائریکٹ ایکشن کی قائل ہے۔ ویسے بھی وہ اگر اسے سہارا علم ہوتا تو یقیناً راشیل کو چھڑانے کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے خلیے کی بھی کوشش کرتی۔ لیکن یہاں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کا مقصد صرف راشیل کو لے جانا تھا۔“  
 موکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ لیکن راشیل سے اور کسی کو کیا دل چسپی ہو سکتی ہے کہ وہ اتنا بڑا پلان بنا کر راشیل کو لے اڑے۔“ بلیک گرل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

”مجھے یقین ہے کہ مادام اشترا کی بجائے کسی اور پارٹی کا کام ہے۔ بہر حال میں تحقیقات کرتا ہوں۔ اگر راشیل مادام اشترا کے پاس واپس پہنچ گیا ہے تو پھر ظاہر ہے یہ اُسی کا کام ہوگا ورنہ ہم کسی اور پارٹی کا سوچیں گے۔“ موکل نے کہا۔

”ہاں۔“ یہ درست ہے۔ اس سے صحیح صورت حال کا علم ہوگا۔ اور ہاں۔ وہ عمران کے ساتھی کے بارے میں کیا رپورٹ

چلیں گے۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔  
 ”اوہ شکریہ۔۔۔ پھر میں کل فلیٹ پر ہی آ جاؤں گا مگر مجھے تمہارے  
 فلیٹ کا پتہ ہی نہیں۔۔۔“ نوجوان نے کہا۔  
 ”فلیٹ نمبر دس۔۔۔ دنگلٹن روڈ۔۔۔“ لڑکی نے پتہ بتاتے  
 ہوئے کہا۔

”دنگلٹن نمبر۔۔۔ یہ فلیٹ تو مجھے یاد رہے گا۔۔۔“ نوجوان نے  
 ہنستے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی ہنس پڑی۔ پھر لڑکی ایک چوک پر  
 موٹر سائیکل سے اتر گئی اور نوجوان موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آ کر کار ہوٹل  
 شبانہ کے کپڑاؤں میں داخل ہو گیا اور اس نے موٹر سائیکل پارکنگ  
 میں چھوڑا۔۔۔ اور پھر اس سے اتر کر ہوٹل کی طرف تیز قدم اٹھاتا  
 چلا گیا۔ اس کے بعد فلم ظاہر ہے اسی موٹر سائیکل تک ہی محدود رہی۔  
 مگر ٹیک گمرل کے ذہن میں ٹھہری ہوئی تھی۔ نوجوان عمران کا  
 ساتھی تھا۔۔۔ جب کہ غیر ملکی راشنل تھا اور راشنل نے اس لڑکی  
 کے فلیٹ پر جا کر کوئی الگوٹھی اُسے دی تھی جو اس لڑکی سے اس نوجوان  
 نے حاصل کر لی۔ پھر راشنل کا اس کے ہیڈ کوارٹر سے اتنی زبردست  
 پلاننگ کے بعد اغوا اور موکل کا یہ خدشہ کہ اتنی زبردست پلاننگ  
 سے مادام اشتمارا راشنل کو اغوا نہیں کر سکتی۔ تو کیا یہ اغوا  
 عمران کی پارٹی نے کیا ہے۔ کیا اس اغوا اور اس الگوٹھی کے درمیان  
 کوئی رابطہ ہے وہ بیٹھی سوچتی رہی۔ اُسی لمحے موکل اندر داخل ہوا۔  
 ”میڈم۔۔۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ نشاط کا لونی کی  
 کوٹھی نمبر تین میں تم شفٹ ہو رہے ہیں۔“

”مک وہ دونوں واپس موٹر سائیکل کے پاس نہ پہنچ گئے۔ اور پھر وہ  
 دونوں ہی موٹر سائیکل پر بیٹھ گئے۔ اور موٹر سائیکل خاصی تیز رفتار سے  
 شہر کی طرف بڑھتا چلا آیا۔  
 ”اس غیر ملکی کا علیہ کیا تھا۔ جس نے یہ الگوٹھی تمہیں دی ہے۔  
 اچانک نوجوان نے پیچھے بھی مڑی لڑکی سے پوچھا۔

”لمبا چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے۔ آنکھیں نیلی  
 تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر ایک  
 لمبا سا زخم کا نشان تھا۔۔۔ اور ایسا ہی ایک نشان اس کی بٹھوڑی  
 پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بد صورت نہیں لگ رہا تھا۔  
 لڑکی نے جواب دیا۔۔۔ اور میڈم جو بیٹھی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی  
 بُری طرح چونک پڑی۔ کیوں کہ غیر ملکی کا علیہ جو لڑکی نے بتایا تھا وہ  
 ہو بہو راشنل کا علیہ تھا۔

”ماں۔۔۔ ظاہر ہے بد صورت کیوں لگتا۔۔۔“ نوجوان نے مسکراتے  
 ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔  
 ”مگر تم اس الگوٹھی کا کیا کرو گے۔۔۔“ اچانک لڑکی نے پوچھا۔  
 ”کہا تو ہے۔ تمہاری لسانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بہانے  
 تم اپنے فلیٹ پر ہی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلاؤ۔۔۔“ نوجوان  
 نے کہا۔

”بڑے شریر ہو تم۔۔۔ دیسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر چھیل پر  
 لٹنے کی بجائے میرے فلیٹ پر ہی آ جاؤ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی  
 پہن کر تمہیں دکھاؤں گی بھی۔۔۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہم سیر کرنے

”ٹھیک ہے۔ وہاں شفٹ ہو کر معلوم کر دو کہ راشیل کو کس نے اغوا کیا ہے۔ اور مادام اسٹاراکے متعلق بھی تازہ ترین اطلاعات حاصل کرو۔ مجھے ایک نیا کلیڈ ملا ہے۔ راشیل نے ایک لڑکی کو کوئی انگوٹھی دی ہے۔ جو اس نے اُسی نوجوان کو دی ہے جس کے موٹر سائیکل میں ہم نے میگا ٹو نصب کیا تھا۔ مجھے اس انگوٹھی کے بارے میں شک ہے۔ بہر حال میں اس نوجوان کو چیک کرتی ہوں۔ پھر وہاں سے میں نئے میڈ کو آرڈر میں پہنچ جاؤں گی۔“ بلیک گرل نے کہا اور موکل کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

”تو اچھا کر رہا ہے۔ اور بھلا راشیل کس کو پوچھ سکتا ہے؟“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مادام کے آدمی ہو؟“ راشیل نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمام آدمی مادام سے ہی پیدا ہوتے ہیں راشیل صاحب!“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے مجھے یہاں باندھ کر کیوں رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں کہ میں مادام کا سیکنڈ ہوں؟“ راشیل عمران کے فقرے کو سمجھ نہ سکا تھا اس لئے اس نے شاید یہی مطلب لیا کہ وہ مادام کا آدمی ہے۔ اس لئے اس باور اس کا لہجہ کڑخت تھا۔

”دیکھو راشیل۔ جو انگوٹھی تمہیں مادام نے دی تھی وہ انگوٹھی مادام کے حکم کے مطابق میں نے تم سے حاصل کر لی ہے۔ اور مادام کا ہی حکم ہے کہ جب تک راشیل وہ انگوٹھی حوالے نہ کرے اُسے باندھ کر رکھا جائے۔“ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

”مگر مادام خود کہاں ہے۔ اور یہاں تو مجھے تم صرف دو ہی نظر آ رہے ہو۔“ راشیل نے انگوٹھی کی بات ٹالتے ہوئے کہا۔

”مادام بھی آج آئے گی تم انگوٹھی کے متعلق۔“ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”انگوٹھی میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور کہاں ہے۔ یہ میں مادام کو ہی بتاؤں گا۔“ راشیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اُسے شاید صورت حال پر شک پڑ گیا تھا۔

ٹھیک ہے۔ وہاں شفٹ ہو کر معلوم کر دو کہ راشیل کو کس نے اغوا کیا ہے۔ اور مادام اسٹاراکے متعلق بھی تازہ ترین اطلاعات حاصل کرو۔ مجھے ایک نیا کلیڈ ملا ہے۔ راشیل نے ایک لڑکی کو کوئی انگوٹھی دی ہے۔ جو اس نے اُسی نوجوان کو دی ہے جس کے موٹر سائیکل میں ہم نے میگا ٹو نصب کیا تھا۔ مجھے اس انگوٹھی کے بارے میں شک ہے۔ بہر حال میں اس نوجوان کو چیک کرتی ہوں۔ پھر وہاں سے میں نئے میڈ کو آرڈر میں پہنچ جاؤں گی۔“ بلیک گرل نے کہا اور موکل کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔



عمران جب رانا باؤس پہنچا تو جوزف راشیل کو کرسی پر باندھ چکا تھا۔ اور راشیل اس سے بار بار مادام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ لیکن جوزف ظاہر ہے کسی مادام کو نہیں جانتا تھا۔

”بکس۔ یہ کسی مادام کے بارے میں بار بار پوچھ رہا ہے۔“ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

راشیل حیرت بھرے انداز میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ شخص کیا کر رہا ہے۔ اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے۔

اور پھر عمران نے اس کے سامنے چیمبر کو گھمانا شروع کر دیا۔ وہ اُسے مسلسل گھماتا رہا۔ اور اس کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

”دیکھو راشیل — ریلو اور کے چیمبر میں ایک گولی ہے۔ اور پانچ خانے خالی ہیں۔ اور میں نے چیمبر کو گھما دیا ہے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ گولی کس نے جس خانے میں ہے وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب غور سے سن لو۔ میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا۔ ہو سکتا ہے پہلی بار ہی فائر ہو جائے اور تمہاری کھوپڑی کے چھوڑے اڑ جائیں۔ یا تمہیں ایک چانس مل جائے اس کے بعد میں پھر تین تک گنوں گا اور دوبارہ ٹریگر دبا دوں گا۔ اس طرح تمہارے پاس پانچ چانس ہو سکتے ہیں۔ یا پھر ایک بھی نہیں ہو سکتا۔ بہر حال چھٹی بار تمہیں مرنا پڑے گا یہ بات تو طے ہے۔ اور اگر تم بتا دو تو میں ہاتھ روک لوں گا۔ اور یہ میرا وعدہ ہے کہ نہ صرف تمہیں زندہ رکھا جائے گا بلکہ آزاد بھی کر دیا جائے گا۔“ عمران نے بڑے سرد لہجے میں تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریلو اور کی نال راشیل کی کینٹی سے لگا دی۔

”مگر تم کون ہو اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہو؟“ راشیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔

”ایک..... دو.....“ عمران نے اس کی بات کا

”اور۔ کے۔ پھر مادام تمہاری لاش سے ہی انگوٹھی حاصل کرے گی۔ اس کی تلاشی لو جو زون۔“ عمران کا لہجہ یک دم سخت ہو گیا۔ اور جو زون نے آگے بڑھ کر راشیل کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔

”اور۔ کے مرٹ راشیل — اب تم زیادہ سے زیادہ دو منٹ میں بتا دو کہ انگوٹھی کہاں ہے جو مادام نے تمہیں دی تھی۔ ورنہ دو منٹ بعد تمہاری موت پر مجھے قطعاً کوئی افسوس نہ ہوگا۔“ عمران نے چیمبر سے ریلو اور نکالتے ہوئے کہا۔

”تم جو چاہو کر لو۔ میں کسی انگوٹھی کے بارے میں نہیں جانتا۔“ راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ تشدد کے مقابلے میں شکست مننے والا آدمی نہیں ہے۔

”کوئی بات نہیں — نہ بتاؤ۔ مجھے بھی اتنی ضرورت نہیں ہے پوچھنے کی۔ بہر حال تمہیں چانس دے دیتا ہوں اگر بتا دو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مر جاؤ گے۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریلو اور کا چیمبر کھول کر اس میں سے ساری گولیاں نکال کر چیمبر میں ڈال لیں۔ اب ریلو اور کا چیمبر بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اور پھر عمران نے چیمبر میں ہاتھ ڈال کر ایک گولی نکال لی۔

”دیکھو — میں نے تمہارے سامنے چیمبر خالی کر دیا ہے۔ اور اب میں اس میں ایک گولی ڈال رہا ہوں۔“ عمران نے کہا اور پھر چیمبر کے ایک خانے میں گولی ڈال کر اس نے چیمبر بند کر لیا۔

دیا تاکہ عمران تین تک نہ پہنچ جائے۔ ایسے لوگ جو بے حد مضبوط اعصاب کے مالک ہوں۔ ان کے اعصاب سبب جواب دے جاتے ہیں تو پھر وہ بالکل سی پی ختم ہو جاتے ہیں۔ ان سے پھر جھوٹ نہیں بولا جاتا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہو گا۔

”مگر کیوں“۔۔۔۔۔ عمران نے تین کہنے کی بجائے سخت لہجے میں کہا۔  
 ”لادام نے جب مجھے انگوٹھی دی تو راستے میں پولیس نشیات چیک کر رہی تھی اور وہ اجنبیوں کی تلاشی لے رہی تھی۔ چون کہ میں غریب ملکی تھا۔ اور اکثر غیر ملکی نشیات کے سلسلے میں ملوث ہوتے ہیں۔ اس لئے میں ایک کیفے میں گھس گیا۔ وہاں مجھے ایک لڑکی کھر گئی۔ لڑکی کی نفسیات میں جانتا تھا کہ وہ شکاری قسم کی لڑکی ہے۔ چنانچہ میں نے اُس سے سووا کیا۔ کہ یہ انگوٹھی رکھ لو میں شام کو تمہارے فلیٹ سے یہ انگوٹھی لے لوں گا۔ اور تمہیں مناسب معاوضہ دوں گا۔ اس کے بعد میری چیکنگ ہوئی لیکن ظاہر ہے میرے پاس کچھ نہ تھا۔ اور پھر مجھے فوراً ہی ٹریپ کر لیا گیا۔ اور وہاں سے مجھے تم یہاں نکال لائے۔ انگوٹھی اُسی لڑکی کے پاس ہی رہ گئی۔“۔۔۔۔۔ راشیل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھنا چاہا کہ باہر ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران چونک پڑا۔

”جوزف۔۔۔۔۔ باہر دیکھو یہ کیا دھماکہ ہوا ہے۔“۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف جو راشیل کی دوسری طرف خاموش کھڑا تھا۔ سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا۔ مگر ابھی اس نے ایک قدم اٹھایا ہی تھا کہ وہ برسی طرح لہرایا اور پھر کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرنا

جواب دینے کی بجائے گنتی شروع کر دی۔ مگر راشیل نے ہونٹ بھیجنے لئے تو عمران نے تین کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ مگر ایک کھٹکا ہوا اور گولی باہر نہ آئی۔ البتہ راشیل کے چہرے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے۔

”ایک چانس تم نے ضائع کر دیا۔ اب چار چانس باقی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اور چانس کی نوبت ہی نہ آئے۔“۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ایک۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔“۔۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ گنتی شروع کر دی۔ راشیل کے چہرے پر اس بار برسی طرح پسینہ بہنے لگا۔ اور پھر عمران نے تین کہا کہ ٹریگر دبا دیا۔ اور راشیل کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے بند ہو گئیں اور اب چہرے کے عضلات بھی پھڑکنے لگ گئے تھے۔ لیکن اس بار بھی ٹریگر خالی گیا۔

”دو چانس ختم۔“۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔

”ٹھہر۔۔۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔۔۔ میں بتاتا ہوں۔“۔۔۔۔۔ راشیل نے اچانک چیخ کر کہا۔ اس کے اعصاب آخر کار جواب دے گئے تھے۔

”ایک۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔“۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دینے کی بجائے گنتی شروع کر دی۔

”انگوٹھی میں نے ایک لڑکی مارگریٹ جولین کو دے دی تھی۔ اس کا پتہ دسٹن ولنگٹن روڈ ہے۔ وہ رابرٹ سنز میں پی۔ اے لٹریچر ہے۔“۔۔۔۔۔ راشیل نے تیز تیز لہجے میں بتانا شروع کر

نہ لگایا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے سانس لینے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ اور دبے پاؤں باہر آگیا۔ اس نے مادام کو تیزی سے پھانک کی طرف دوڑتے دیکھا۔ اور پھر مادام اس کے سامنے پھانک کی ذیلی کھڑکی کھول کر راشیل سمیت باہر نکل گئی۔ تو عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کے کام میں جان بوجھ کر کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ کیوں کہ راشیل سے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پہلے ہی پوچھ چکا تھا اور اب راشیل اس کے لئے بے کار تھا۔ دوسری بات یہ کہ انگوٹھی بھی راشیل کے پاس موجود نہ تھی۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ مادام راشیل کو اپنے میڈیکو آرڈر لے جانے لگی۔ اور پھر دلوں جا کر جب راشیل کو ہوش آئے گا تو وہ مادام کو اس انگوٹھی کے متعلق بتائے گا۔ اس درمیانی وقفے سے عمران نے خود ہی فائدہ اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ تاکہ جو لیا کو کہہ کر اس لڑکی سے انگوٹھی حاصل کی جائے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ خود اس لڑکی سے انگوٹھی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ اُسے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ مادام جس مشن پر بھی رہاں آتی ہے۔ اس مشن کی فلم اس انگوٹھی میں موجود ہے۔ اس لئے ظاہر ہے اب مسئلہ صرف انگوٹھی کا حصول تھا۔ اور چون کہ انگوٹھی غیر معمولی اہمیت حاصل کر گئی تھی۔ اس لئے وہ خود اُسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ جو لیا کا بیاب نہ رہتی اور پھر ظاہر ہے مادام بھی سامنے آجاتی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ مادام آخر کیسے یہاں تک پہنچ گئی۔ لیکن فی الحال اس نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اُسے پہلے انگوٹھی پر قبضہ جانا تھا۔

چلا گیا۔ عمران کو بھی ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا۔ جسے اس کے دماغ پر اندھیرا سا چھانے لگا ہو۔ اور اس کی حساس ناک نے ہلکی سی بھوسور کی۔ عمران نے اپنے سر کو جھٹکا دیا اور سانس روک لیا۔ لیکن دماغ پر چھانے والے اچانک اندھیرے نے اُسے بھی لڑکھڑا کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن سانس بروقت روک لینے سے وہ بالکل بے ہوش ہونے سے بچ گیا۔ راشیل کی گردن بھی ڈھٹک گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ کسی نے بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس رانا باؤس میں پھیلا دی ہے۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسے کسی کے کودنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور پھر قدموں کی آواز رہا رہی میں ابھری۔ آواز سے عمران نے اندازہ لگایا کہ آنے والا ایک ہی ہے۔ اس لئے عمران خاموش بڑا رہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسے دروازے سے مادام اشتہا رانکے چہرے کی جھٹک دکھائی دی اور عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ البتہ وہ کسی بھی قسم کے ایکشن کا جواب دینے کے لئے تیار تھا۔ آنکھوں میں موجود ہلکی سی جھری سے وہ مادام کو اندر آتے دیکھ رہا تھا پھر مادام نے بڑی پھرتی سے کمرے کے پائے میں لگا ہوا بیٹن دبا کر راشیل کو کمرے کے آگے کڑوں کی گرفت سے آزاد کیا۔ اور ایک جھٹکے سے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد کر واپس مڑ گئی۔ عمران دل ہی دل میں مادام کی سخت جانی کی داد دینے لگا جس نے ایک لمبے چوڑے نوجوان کو آسانی سے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا تھا۔ مادام کے باہر نکلتے ہی عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ گیس کی بابت ختم ہو چکی تھی اور پھر مادام نے بھی گیس ماسک

”عمران بول رہا ہوں۔ کون سی انگوٹھی ہے تمہارے پاس؟“

عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ ایک عجیب ساخت کی انگوٹھی مجھے ملی ہے مختصر بات یہ ہے کہ میری ایک دوست لڑکی ہے مارگریٹ جولین۔ اُسے ایک غیر ملکی نے.....“ ٹائیگر نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”وہ انگوٹھی اب بھی ہے تمہارے پاس؟“ عمران نے مارگریٹ جولین کا نام سنتے ہی اس کی بات قطع کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

”جی ہاں باس۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ادہ۔ فوراً اس انگوٹھی کو حفاظت سے لے آنا۔ اور فوراً۔“

عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”بہتر۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ادہ۔“ عمران نے کہا اور پھر ایک جھلکے سے رسیور دکھ دیا۔

سیرت ایگر اتفاق تھا کہ جس انگوٹھی کے پیچھے سب لوگ بھاگ رہے

ہیں وہ ایک غیر متعلقہ آدمی کے پاس پہنچ گئی ہے۔ عمران نے ساری

کہانی کا اندازہ لگایا تھا۔ کہ راسخیل نے انگوٹھی پولیس کی

اچانک چیکنگ سے بچنے کے لئے مارگریٹ جولین کے حوالے کر

دی۔ لیکن وہ اس سے واپس نہ لاسکا۔ کیوں کہ بایک گول لے

اُسے ٹریپ کر لیا۔ ادھر مارگریٹ جولین نے دوستی کے چکر

میں انگوٹھی ٹائیگر کے حوالے کر دی۔ یا پھر ٹائیگر نے اس کی عجیب

چنانچہ وہ تیزی سے واپس مڑا۔ مگر اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

”رانا تہور علی صندوق سپیکنگ۔“ عمران نے جان بوجھ کر رانا کا نام لیا۔ تاکہ اگر کال غیر متعلقہ آدمی کی ہو تو اُسے ٹالا جاسکے۔

”عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

”بولو بھی بولو۔ تمہارا کام ہی بولنا ہے۔ یہ تو ہم ہی ہیں جنہیں بولنے ہی کوئی نہیں دیتا۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

عمران صاحب۔ میں سر سلطان صاحب کے پاس گیا ہوا تھا

انہوں نے ایک پرانے کیس کی فائل طلب کی تھی۔ اب واپس آیا ہوا

تو ٹیلی فون کے ٹیپ پر ٹائیگر کا پیغام موجود تھا۔ اس نے پیغام دیا

ہے کہ عمران صاحب اس سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اس کے پاس

کوئی اہم انگوٹھی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کال کر دیا۔

بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر کے پاس انگوٹھی۔ اچھا ٹھیک ہے میں اس سے

بات کر لیتا ہوں۔“ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈٹل رکھ دیا۔

وہ حیران تھا کہ ٹائیگر کس انگوٹھی کی بات کر رہا ہے۔ کیوں کہ نظام ہے

مادام اشارہ کی انگوٹھی سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس

نے ٹائیگر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

”مہبلو۔“ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

نے سرد لہجے میں کہا۔

”مادام — آپ سے انگوٹھی لینے کے بعد میں پولیس چکینگ میں پھنس گیا۔ وہاں سے انگوٹھی بچانے کے لئے میں نے اسے ایک مقامی لڑکی کے حوالے کر دیا۔ لیکن بعد میں مجھے بلیک گرل نے ٹریپ کر لیا۔ بلیک گرل سے مجھے ایک نوجوان اور ایک مجبزی لے اٹھا۔ اور اب آپ کے سامنے ہوش آیا ہے۔“ راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ لڑکی کون ہے۔ اس کا اتہ پتہ بتاؤ۔“ مادام نے دانت بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس کا نام مارگریٹ جولین ہے۔ وہ رابرٹ سنٹر میں پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر ہے۔ رہائشی پتہ ۱۰ ولنگٹن روڈ ہے۔“ راشیل نے جواب دیا۔

”ونس ولنگٹن روڈ — اوہ — چلو اٹھو میرے ساتھ۔ تم نے غضب کر دیا۔ اس انگوٹھی میں مشن کی مائیکروفلم تھی۔“ مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور راشیل کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ انگوٹھی اتنی اہم بھی ہو سکتی ہے۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس لڑکی نے اپنا پتہ غلط بتا دیا ہو۔ بہر حال وہ تیزی سے اٹھا اور پھر مادام کے پیچھے چلتا ہوا باہر پورچ میں کھڑی کار کے پاس پہنچ گیا۔ مادام اس سے قبل ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔ وہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ساخت بھانپ لی ہوگی۔ اس لئے اس نے وہ اس سے حاصل کر لی۔ اور اب انگوٹھی عمران کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور مادام اسماراکا سارا مشن ٹائیں نشانیں ہر کہ رہ جائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اتنا آسان کیس تو شاید ہی اس نے کبھی ڈیل کیا ہو۔ یہی سوچتا ہوا وہ جوزف والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ اس دیکو کو ہوش میں لائے۔



ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی مادام نے سب سے پہلا کام راشیل کو ہوش میں لے آنے کا کیا۔ اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد راشیل نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی جب اس کی نظریں مادام اسماراکا پر پڑیں وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔

”شکر ہے مادام — آپ کی شکل تو نظر آئی۔“ راشیل نے اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”وہ ڈبلیو پتھری ٹائپ انگوٹھی کہاں ہے جو میں نے تمہیں پلازہ میں دی تھی — تمہاری جیبوں میں سے تو نہیں نکلی۔“ مادام



”ماما۔۔۔ آپ مجھے ذرا بھی اشارہ کر دیتیں تو میں اس کی حفاظت کا کوئی اور بندوبست کر سکتا۔۔۔“ راشیل نے مادام سے مخاطب ہو کر محذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”خاموش رہو راشیل۔۔۔ تم تیرے پرانے ساتھی ہوا اس لئے میرا تمہاری یہ کوتاہی برداشت کر گئی ہوں۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ایسی حرکت کرتا تو میں اُسے گولی مار دیتی۔“ مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل سہم کر خاموش ہو گیا۔

مادام انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتی ہوئی ولنگٹن روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ولنگٹن روڈ کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی تھی۔

کیوں کہ وہاں ایک ہوٹل میں وہ سب سے پہلے اگر ٹھہری تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ولنگٹن روڈ پر پہنچ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے

دس نمبر بلڈنگ کے سامنے کار روک دی۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بلڈنگ کے اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ بلڈنگ

چار منزلہ تھی اور اس کے آؤٹ گیٹ پر ہی لیٹرکسوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جن پر ہر ایک کا نام لکھا ہوا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد انہوں

نے مارگریٹ جو لین کا نام ڈھونڈ لیا۔ اس کا فلیٹ دوسری منزل پر چالیس نمبر تھا۔ چنانچہ وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے

دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ چالیس نمبر کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ مادام نے بڑی آہستگی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کا جی تو چاہتا تھا کہ ایک

ہی جھٹکے سے دروازہ ٹوڑ ڈالے۔ لیکن وہ ساتھ والے فلیٹوں کے کینٹون جگانا نہ چاہتی تھی۔ پہلی دستک کا جب کوئی جواب نہ آیا۔ تو

مادام نے دروازہ سے دستک دی۔ اور دوسرے کمرے میں ہتی جل گئی۔

”کون ہے؟“ چند لمحوں بعد نیند سے بھری ہوئی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور راشیل نے آواز سن کر اطمینان کا سانس لیا۔ کیوں کہ آواز اُسی لڑکی کی تھی جس کو اس نے انگوٹھی دی تھی۔

”دروازہ کھولو مارگریٹ۔۔۔ ہم دوست ہیں۔“ مادام نے بڑے شیریں لہجے میں کہا۔ اور شاید یہ نسوانی آواز کا ارتعاش کہ دروازہ کھٹکا چلا گیا اور پھر دروازے پر مارگریٹ کی شکل نظر آئی وہ مائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ دروازہ کھلتے ہی مادام اُسے دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ راشیل بھی اس کے پیچھے تھا۔

”اوہ۔۔۔ تم۔۔۔ لیکن تم نے تو شام کو آنے کے لئے کہا تھا۔“ مارگریٹ نے راشیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں شام کو نہیں آ سکا۔ اب آ گیا ہوں۔“ وہ انگوٹھی دوا دوا پٹا انعام لوٹ۔۔۔ راشیل نے کہا۔ مادام خاموش کھڑی تھی۔

”انگوٹھی۔۔۔ وہ تو میں نے ایک دوست کو دے دی۔ میں نے سمجھا کہ شاید تم نے میرے ساتھ شراکت کی ہے۔“ مارگریٹ نے ابلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کس دوست کو دی ہے؟“ مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”مگر تم کون مجھ سے پوچھنے والی؟“ مارگریٹ نے شاید مادام کے سخت لہجے کا بُرا مانا تھا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ

نکل گئی۔ مادام کا ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا اور وہ اچھل

تو میں تہا رہی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی۔۔۔ مادام نے انتہائی سخت لہجہ میں دھمکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ راشیل جو خاموش کھڑا تھا نے مادام کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد مادام کی کار ہوٹل شہانہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔



ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر کپڑے بدلنے کے لئے وہ ہاتھ روم میں چلا گیا۔ کیوں کہ عمران کے فون آنے کے وقت وہ نامٹ سوٹ پہنے بستر میں دبا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ اُسے خوشی اس بات کی تھی کہ جس انگوٹھی کو اس نے صرف اپنے تجسس کی وجہ سے حاصل کیا تھا وہ عمران کے لئے بے حد اہم نکلی۔ لباس بدلنے کے بعد اس نے خاص طور پر میز کی دراز سے انگوٹھی نکال کر اُسے کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ اور پھر کمرے پر ایک سرسری نظر ڈال کر ورنے کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

”کم ان“ ٹائیگر نے کہا۔ وہ سمجھا تھا کہ ویٹر چائے کے برتن لینے آیا ہے۔ مگر دروازہ کھلتے ہی وہ حیرت سے چونک پڑا۔ کیوں کہ

کر بستر پر جاگری تھی۔ بستر پر گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھی مگر دوسرے لمحے وہ سمجھ گئی۔ مادام کے ہاتھ میں لمبن نال والا خوف ناک ریو اور نظر آ رہا تھا۔

”جلدی بتاؤ۔۔۔ کس دوست کو تم نے انگوٹھی دی اور وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔“ مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”وہ ہوٹل شہانہ آصف روڈ میں رہتا ہے۔ اس کا نام ٹائیگر ہے۔“ مارگریٹ نے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

”ہوٹل میں رہتا ہے۔ کیا وہ کہیں باہر سے آیا ہے۔“ مادام نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔۔۔ مقامی ہے۔۔۔ لیکن رہتا ہوٹل میں ہے۔ اس نے تو مجھے نہیں بتایا تھا۔ لیکن میں نے ٹیکسی میں تعاقب کر کے اس کا پتہ معلوم کر لیا تھا۔ میں دراصل اس کی مالی حیثیت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی۔ ہم آج پہلی بار حیل پر ملے تھے۔۔۔ پھر اس نے مجھے چوک پر چھوڑ دیا۔ میں نے ٹیکسی میں اس کے موٹر سائیکل کا تعاقب کیا اور اس طرح مجھے پتہ چل گیا کہ وہ ہوٹل شہانہ میں رہتا ہے۔ پھر میں نے وہاں کی ایک ویٹر سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ وہ مستقل طور پر وہیں رہائش پذیر ہے۔ اس کا کمرہ نمبر ایک سو بیس دوسری منزل پر ہے۔ مارگریٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مگر تم نے اُسے انگوٹھی کیوں دی تھی۔“ مادام نے پوچھا اور جواب میں مارگریٹ نے حیل پر ہونے والی تمام گتھگو اُسے سنا دی۔

”ٹیکس ہے۔۔۔ اگر انگوٹھی اس سے نہ ملی یا تم نے جھوٹ بولا

”ہاں بتاؤ۔“ ٹائیگر نے ریوالور کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔  
 ”سنو ٹائیگر۔“ مارگریٹ جولین کو میرے ایک دوست راشیل نے ایک انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اُسے اچانک ملک سے باہر جانا پڑا۔ چنانچہ وہ انگوٹھی واپس لینے نہ جاسکا۔ اس نے مجھے ہدایت کی کہ میں اس سے انگوٹھی حاصل کر لوں۔ میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ وہ انگوٹھی تمہیں دے چکی ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس پہنچ گئی۔ تم وہ انگوٹھی مجھے دے دو تاکہ میں اُسے راشیل تک پہنچا دوں۔“  
 غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔  
 ”مارگریٹ جولین۔“ میں کسی مارگریٹ جولین کو نہیں جانتا اور نہ کسی نے مجھے انگوٹھی دی ہے۔“ ٹائیگر نے سچاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ یہ بات ہے۔ لیکن اس نے تو تمہارے متعلق بتایا تھا۔“ دوست راشیل کے لئے یہ انگوٹھی بے عداہم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تم نوجوان بھی ہواور ایسے ہی رہتے ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پھر رات بھی تمہارے ساتھ لبر کر لوں۔ صبح انگوٹھی بھی لیتی جاؤں گی۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ تمہارے پاس انگوٹھی نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ میں دوبارہ مارگریٹ سے جا کر پوچھتی ہوں۔ غیر ملکی لڑکی نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گئی۔ ٹائیگر بے اختیار مسکرا پڑا کیونکہ غیر ملکی لڑکی نے اپنے طور پر رات لبر کرنے کا کہہ کر ایک بہت بڑی آذر کی تھی۔ لیکن اول تو ٹائیگر اس فحاش کا ہی نہ تھا۔ اور اب تو ظاہر ہے جب عمران کے لئے انگوٹھی اہم ہے تو پھر تو وہ ایسا سوچ بھی

دروازے پر ایک غیر ملکی نوجوان لڑکی کھڑی غور سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ لڑکی خاصی خوب صورت تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر خوب صورتی کے ساتھ ساتھ سرد مہر سی کے تاثرات نمایاں تھے۔  
 ”تمہارا نام ٹائیگر ہے۔“ لڑکی نے کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے بڑے سچاٹ لہجے میں کہا۔  
 ”ہاں۔۔۔ میرا نام ٹائیگر ہے۔“ فرمائیے۔“ ٹائیگر نے جبریت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس غیر ملکی لڑکی کی اس طرح اچانک آمد اور پھر اپنا نام تک جاننے کا پس منظر نہ سمجھ سکا تھا۔

لڑکی نے اس کا جواب سنتے ہی بڑے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ اور پھر مڑ کر نہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اس کی چٹنی بھی چڑھا دی۔ ٹائیگر کی چٹنی جس نے فوراً ہی خطرے کا الارم بجایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں گیا اور جب غیر ملکی لڑکی دروازہ بند کر کے واپس مڑی تو ٹائیگر کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

”کیا مطلب۔۔۔“ یہ تم نے ریوالور کیوں نکال لیا۔“ غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

”پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو۔ اور میرا نام کیسے جانتی ہو۔“ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

”سب سے اہم سوال تو تم نے پوچھا ہی نہیں کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں۔“ غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اپنا رخ بدل لیا تھا۔ اس لئے وہ لڑکی کو اپنے ساتھ لیتا ہوا پوری قوت سے دروازے سے جا نکلتا تھا۔ مگر لڑکی بھی انتہائی پھرتیلی ثابت ہوئی اس نے تیزی سے پہلو بدلا اور پھر ٹائیگر سمیت وہ اچھل کر فرش پر جا گری۔ اس بار ٹائیگر نیچے تھا۔ ٹائیگر نے دونوں گھٹنوں کی مدد سے اُسے اچھا لچا لیا مگر لڑکی نے انتہائی پھرتی سے سر کی بھرپور مار کر ٹائیگر کے سینے پر ماری اور ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو اپنا سانس رکھتا ہوا محسوس ہوا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اور اس نے لڑکی کے دونوں بازو دیکھ لے اور غصے کی طرح اس کے جسم کے نیچے سے پھسلتا چلا گیا۔ لڑکی کو مجبوراً سر کے بل تھلا بانہی کھانی پڑی اور اس طرح وہ پشت کے بل زمیں پر جا گری اور ٹائیگر نے انتہائی پھرتی سے اس کے بازو چھوڑے اور پھر اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ مگر اسی لمحے لڑکی تیزی سے کروڑیں بل تھلا پٹی گئی اور اس کی ایک لات پوری قوت سے ٹائیگر کی پنڈلی پر پڑی۔ اور ٹائیگر بیچ مار کر گھٹنوں کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ اُسی لمحے زمین پر لیٹے ہی لیٹے لڑکی سیزنگ کی طرح اچھلی اور اس کے دونوں پیر اکٹھے ہو کر نیچے گرے ہوئے ٹائیگر کی ٹھوڑی پر پوری فوٹ سے پڑے اور ٹائیگر اچھل کر پھینک دوار سے جا نکلتا تھا۔ لڑکی سبلی کی سی تیزی سے کھڑی ہو گئی۔ اور پھر ٹائیگر کے دماغ پر سوار ہو جاتی چلی گئی۔ ایک لڑکی سے مار کھا جانے کا تصور ہی اس کے لئے ہولناک تھا چنانچہ ایوار سے ٹکرا کر اس نے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے وہ توپ لگے گولے کی طرح اڑتا ہوا لڑکی کے سینے سے ٹکرایا۔ اور لڑکی اچھل کر اُس پر جا گری۔ ٹائیگر نے زمین پر پیر رکھتے ہی انتہائی تیزی سے الٹی

نہ سکتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے چٹختی گرائی۔ اور ٹائیگر بھی غصے میں ہو گیا۔ لیکن ریلو اور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔ مگر اسی لمحے غیر ملکی لڑکی سبلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے کھٹک کی آواز ابھری اور ریلو اور ٹائیگر کے ہاتھوں سے نکل کر دو کمرے کے کونے میں جا کر۔ لڑکی کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا ساکلیئر لگا ریلو اور چپک رہا تھا۔ اور ظاہر ہے لڑکی کا نشانہ بھی بے خطا تھا۔ کیوں کہ اس نے مڑتے ہی فائر کیا تھا اور گولی ٹھیک ٹائیگر کے ریلو اور کی نال پر پڑی تھی۔

”وہ انگوٹھی میرے حوالے کر دو۔ ورنہ دوسری گولی تمہارے دل میں لگے گی۔ اور پھر وہ انگوٹھی میں خود ہی حاصل کر لوں گی۔“ اس بار لڑکی کا لہجہ بے حد کڑھکتا تھا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے پاس کوئی انگوٹھی نہیں ہے۔“ ٹائیگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ پھر تم آرام کر دو۔“ انگوٹھی میں خود ہی تلاش کر لوں گی۔ لڑکی نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کی انگلی ٹریگر پر دتی چلی گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ گولی ریلو اور کی نال سے برآمد ہوئی۔ ٹائیگر اپنی جھوٹا چپکھا تھا۔ اور گولی اس کے جسم کے بالکل قریب سے ہوتی ہوئی سامنے ٹھکرائی کہ چو کھٹ میں لگی۔ ٹائیگر نے لڑکی کو دوسری گولی چلانے کی مہلت ہی نہ دی اور وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا لڑکی سے جا ٹکرایا۔ لڑکی نے بڑی پھرتی سے جھکائی دے کر اس کے وار سے بچنے کی کوشش کی۔ لیکن ٹائیگر نے ہوا میں ہی

تلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ پوری قوت سے سر کے بل لڑکی کے جسم سے ٹکرایا۔ مگر لڑکی نے تیزی سے کروٹ بدل لی اور ٹائیگر سر کے بل بستر کے گدے سے ٹکرا کر ایک طرف پڑی ہوئی میز پر گر گیا اور میز سمیت نیچے فرش پر جا گر۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اُسی لمحے لڑکی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شیشے کا بنا ہوا بجاری ایش ٹرے جو ٹائیگر نے بستر کے دائیں طرف رکھا ہوا تھا پوری قوت سے ٹائیگر کے سر پر پڑا۔ اور ٹائیگر کے دماغ پر اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے سر کو جھٹک کر اپنے آپ کو سنبھالنا چاہا مگر اُسی لمحے لڑکی نے انتہائی پھرتی سے ٹیل لمپ کی تار ٹائیگر کی گردن کے گرد لپیٹ کر اُسے زور سے کس دیا۔ اور ٹائیگر نے تار میں ہاتھ ڈال کر اُسے علیحدہ کرنے کی کوشش کی اور لڑکی کے زور لگانے اور ٹائیگر کے زور نے مل کر اچانک تار کو توڑ دیا۔ اور دوسرے لمحے ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ تار ٹوٹ کر اس کے ہاتھ سے ٹکرائی تھی اور چوں کہ ٹیل لمپ چل رہا تھا اس لئے بجلی کی ردا اس کے جسم میں سرایت کرتی چلی گئی اور ٹائیگر کو اتنا زور دار جھٹکا لگا کہ اس کا جسم مغلوب ہوتا چلا گیا۔ لڑکی نے بڑی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا وہی شیشے کا بجاری ایش ٹرے اٹھایا اور پھر وہ پوری قوت سے لگتا رہا اس سے ٹائیگر کے سر پر چڑھیں لگائی چلی گئی۔ اور پھر ٹائیگر کو سنبھنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور اس کا دماغ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

مادام اشمار نے کار ہوٹل شبا نہ کے پورچ میں روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے نیچے اتر آئی۔ راشیل بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ سے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں اس وقت خاصا رش تھا۔ لیکن دونوں ہال کا جائزہ لینے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں چوں کہ ٹائیگر کے کمرہ نمبر کا علم تھا۔ اس لئے انہیں ہال میں ٹھہر کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ جیسے ہی وہ لفٹ کے قریب پہنچے لفٹ ہوائے نے ایک طرف بٹ کر ان کا استقبال کیا۔ اور وہ دونوں گیٹ میں داخل ہو گئے۔ لفٹ ہوائے بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ گردوازہ بند کرتے ہوئے مادام اور راشیل کی نظریں دوسری لفٹ کے دروازے پر پڑیں۔ جہاں سے بلیک گرل نکل کر ہال کے گیٹ کی طرف تیزی سے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق کچھ سوچتے۔ لفٹ ہوائے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ صرف ایک دوسرے کو منی خیز نظروں سے دیکھتے رہ گئے۔

ضرب گئے سے نوجوان کا جسم یوں تڑپا جیسے اُسے ایک ٹکڑا شک لگا ہو۔  
 مادام نے دوسری ضرب لگائی اور نوجوان کا جسم پہلے سے زیادہ زوردار  
 انداز میں تڑپا۔ اور تیسری ضرب پر نوجوان کا جسم حرکت میں آ  
 گیا۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔ وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ مادام نے دلائل  
 اعصابی مرکز کی مخصوص رگ پر ضربیں لگا کر نوجوان کے شعور کو جگایا تھا۔  
 اس طرح وہ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ گیا تھا۔  
 ”انگوٹھی کہاں ہے ٹائیگر؟“ مادام نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا  
 کہا۔ نوجوان نے آنکھیں تو کھول دی ہیں لیکن اس کی آنکھوں سے محسوس  
 ہو رہا تھا کہ وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں آیا۔  
 ”میری جیب میں ہے، مگر وہ غیر ملکی لڑکی۔“ نوجوان نے لاشعوری  
 کیفیت میں کہا۔

اور اسی لمحے مادام اچھل کر سیدھی ہو گئی۔ نوجوان کی تلاشی وہ پہلے  
 ہی لے چکی تھی۔ انگوٹھی اس کی جیب میں نہ تھی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے حوالے  
 سے وہ سمجھ گئی کہ غیر ملکی لڑکی سے اس نوجوان کا مقصد بلیک گرل سے  
 تھا۔ اور ظاہر ہے بلیک گرل انگوٹھی لے جا چکی ہے۔

”آؤ۔“ مادام نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی گھر سے باہر  
 نکلتی چلی گئی۔ راشیل نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور اس بار انہوں نے  
 لفٹ کا انتظار نہ کیا اور انتہائی برق رفتاری سے سیڑھیاں چلا گئے ہوئے  
 نیچے ڈال میں پہنچ گئے۔ مادام کا منہ کے مارے بڑا حال تھا۔ اس کی  
 محنت مفت میں بلیک گرل کے ہاتھ چٹھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کاش  
 وہ اوپر جانے کی بجائے اُسی وقت بلیک گرل کو روک لیتی۔ لیکن اب

دوسری منزل۔ راشیل نے کہا۔ اور لفٹ ہوائے سے دوسری  
 منزل کا بٹن دبا دیا۔ مادام کے چہرے پر بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے  
 یہاں بلیک گرل کا نظر آنا اور پھر اس کا لفٹ سے اتارنا کچھ عجیب سا لگا  
 رہا تھا۔ لیکن وہ اس لئے خاموش رہی تھی کہ راشیل نے انگوٹھی کے  
 متعلق اُسے کچھ بتایا نہیں تھا اور مارگریٹ تک وہ پہنچی نہ تھی ورنہ مارگریٹ  
 اس کا ذکر کرتی اور مارگریٹ کا بچپن بغیر وہ ٹائیگر تک نہ پہنچ سکتی تھی۔  
 اس لئے وہ خاموش تھی کہ جو سکتا ہے وہ کسی اور سلسلہ میں یہاں  
 آئی ہو۔

دوسری منزل پر پہنچے ہی وہ تیزی سے لفٹ سے نکلے اور پھر کمرہ  
 نمبر ایک سو بیس کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کمرے کا دروازہ ہتھوڑا سا  
 کھلا ہوا تھا۔ مادام نے دروازے کو دبا یا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور  
 پھر کمرے کی حالت اور فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کو دیکھ کر وہ بُری  
 طرح چونک پڑے۔ اور تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ کمرے کی حالت  
 بتا رہی تھی کہ وہاں زبردست جنگ ہوئی ہے۔ مادام تیزی سے  
 فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کی طرف دوڑی۔ اس نے سب سے  
 پہلے نوجوان کی نبض چیک کی وہ بے ہوش تھا۔ لیکن اس کی نبض خاص  
 تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہوش میں نہیں  
 آسکتا۔ لیکن مادام کو انتہائی جلد ہی بخٹی۔ اس نے سب سے پہلے نوجوان کی  
 تلاشی کی کہ شاید انگوٹھی مل جائے لیکن انگوٹھی موجود نہ تھی۔ مادام نے  
 نوجوان کو پشت کے بل اٹھا لیا اور پھر اپنی انگوٹھی پھر کر کے اس نے  
 نوجوان کی گردن کی پشت پر ایک مخصوص انداز میں ضرب لگائی

سکتی ہے۔۔۔ راشیل نے تیز بچے میں کہا۔ اور مادام چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ کمرے کی دیوار کے ساتھ لٹھب سینڈ پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے تیزی سے وہ نمبر ملایا۔ چند لمحے گھنٹی بجتی رہی اور پھر دوسری طرف سے رسیورا اٹھایا گیا۔

”ہیلو۔۔۔ جان پر اپریٹی ڈیلرز۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔۔۔ کون صاحب بول رہے ہیں۔۔۔ مادام نے کزنت بچے میں پوچھا۔

”میں سیڈھ جان بول رہا ہوں۔ فرمیتے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”دیکھیے میں شکیل ٹاؤن کوٹھی نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ میری ایک دوست یہاں رہتی تھی اس نے مجھے یہاں کا پتہ بتایا تھا۔ لیکن اب میں سویزر لینڈ سے یہاں پہنچی ہوں تو کوٹھی خالی پڑی ہے۔۔۔ آپ کا فون نمبر یہاں ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے ملا ہے تو میں نے آپ کو فون کر دیا۔۔۔ مادام نے کہا۔

”اوہ میڈم۔۔۔ آپ نے بروقت فون کر دیا۔ میں اتفاق سے فرم کا حساب کتاب کرنے کی وجہ سے دفتر میں موجود تھا ورنہ سہارا دفتر تو شام کو ہی بند ہو جاتا ہے آپ کو اقیانیا پریشانی ہوتی۔۔۔ آپ کی دوست نے آج اچانک کوٹھی خالی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ کوٹھی آبادی سے مٹی ہوئی ہے۔ اور یہاں رونق نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے ان کے لئے نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کا بندوبست کر دیا ہے۔ وہ

ظاہر ہے کیا ہو سکتا تھا۔ ہال سے نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی بوٹل کیا وینڈ سے نکلی اور سڑک پر انتہائی تیز رفتار سی سے دوڑنے لگی۔ مادام کا چہرہ غصے اور جھجھلاہٹ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

”میں اس بلیک گمل کی بوٹیاں نوچ لوں گی۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ راشیل خاموش بیٹھا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ بنیادی غلطی اسی سے ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ سارا جکر چلا ہے۔

مادام آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتی ہوئی شکیل ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ اور پھر اس نے کار کو ٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر جا کر روک دی مگر دروازے کے لئے وہ چونک پڑی۔ کیوں کہ گیٹ کھلا ہوا تھا اور کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ مادام کا راند رلے جاتی گئی اور پھر وہ دونوں اتر کر پوری کوٹھی میں گھوم گئے۔ کوٹھی کے کمروں کی بتیاں جل رہی تھیں لیکن دیوار کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کوٹھی کی حالت سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہاں سے بڑی جلدی سے لوگ نکلے ہیں۔

”نکل گئی وہ نکل گئی۔ اب اسے کہاں ڈھونڈنا چاہئے۔“

مادام نے غصے سے زہین پر پیر مارنے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے راشیل کی نظریں کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے کاغذ پر پڑی۔ کسی نے کاغذ کو مڑ کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔ اس نے بڑھ کر وہ کاغذ اٹھایا کہ شاید کیوں مل جائے۔ اور پھر کاغذ کھولتے ہی وہ اچھل پڑا۔ کاغذ پر ایک سیلی فون نمبر لکھا ہوا تھا۔

”مادام۔۔۔ میرے خیال میں اس فون نمبر سے کوئی بات معلوم ہو

وہاں شفٹ ہو چکی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اتفاق سے ہی کام بن گیا ورنہ بلیک گرل کے نئے پتے کو تلاش کرنا مصیبت بن جاتا۔

”شکریہ سیٹھ صاحب۔۔۔ مادام نے کہا اور تیزی سے کریڈل دب کر وہ اپنے جیڈ کو آرڈر کا نمبر گھمانے لگی۔

”مائیکل پکینگ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

”مادام پکینگ۔۔۔ انگوٹھی بلیک گرل لے اڑی ہے۔ اور اس نے اپنا ٹھکانا بھی بدل لیا ہے۔ اب وہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین میں شفٹ ہو گئی ہے۔ ہم نے فوراً اس سے انگوٹھی حاصل کر لی ہے۔ ہم اپنے سب آدمیوں کو لے کر مکمل تیار سی کے ساتھ نشاط کالونی پہنچ جاؤ۔ میں راشیل سمیت وہاں پہنچ رہی ہوں۔ ہمیں فوراً ریڈ کرنا ہے۔

مادام نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا،

”بہتر مادام۔۔۔ ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور مادام نے ریور کریڈل پر پیکیکا اور پھر راشیل سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔

”آؤ راشیل۔۔۔ جلد سی کرو۔۔۔ اور پھر تیزی سے پورچ کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ راشیل نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کی مگر کئی بھی بہر حال اسے خوشی تھی کہ اس کی وجہ سے بات بن گئی ہے۔ ورنہ انگوٹھی نہ ملتی تو مادام کا قصہ بہر حال اسی پر اترنا تھا۔

عمران نے جوزف کو ہوش میں لا کر اسے میک اپ صاف کرنے اور کپڑے بدلنے کے لئے کہا۔ جوزف کی عادت تھی کہ جب بھی عمران اسے کسی مشن پر بلاتا۔۔۔ تو اس نے ایک فوری قسم کا میک اپ بنایا ہوا تھا۔ وہ ضرور وہی میک اپ کر کے ہی باہر نکلتا۔ اس کو میک اپ کمنے کی عادت اس وقت پڑی تھی جب وہ بلیک پرنس کارڈپ دھار کر عمران سے ٹکرا گیا تھا۔ نہ صرف ٹکرا گیا تھا بلکہ عمران کو ناکوں پر پچھوادیئے تھے۔ چنانچہ اس بار بھی جب عمران نے اسے جیگ سمیت بلوایا تو جوزف اپنی عادت کے مطابق میک اپ کر کے اور چست سیاہ لباس پہن کر آتا تھا۔ کیوں کہ جیگ منگوانے کی وجہ سے اتنا تو وہ سمجھتا تھا کہ عمران کسی عمارت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

عمران اب کمرے میں بیٹھا ٹائیکر کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور عمران کے اندازے کے مطابق آشا دقت گزر چکا تھا۔ کہ ٹائیکر اپنے ہوٹل سے چل کر رانا ہاؤس تک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ٹائیکر نہ آیا تو عمران کی چھٹی جس نے خطرے کا الارم بجانا شروع



کر دیا۔ بہر حال میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔  
 ”اچھا۔۔۔ اس غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتاؤ۔۔۔۔۔“ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیوں کہ اتنا تو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ٹائیگر آسانی سے مار کھلنے والوں میں سے نہیں ہے بس اتفاق سے مار کھایا ہو گا۔ اور جب ٹائیگر نے تفصیل سے پہلی لڑکی کا حلیہ بتایا تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ حلیہ بلیک گرل کا ہے۔ جس کے قبضے سے وہ راشیل کو چھڑوا لایا تھا۔

”اور دوسری غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتا سکو گے۔۔۔۔۔“ عمران نے پوچھا کیوں کہ ٹائیگر نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس وقت وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا۔  
 ”مجھے کچھ یاد ہے۔۔۔۔۔“ ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس نے اندازے سے مرد اور عورت کا جو حلیہ بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ مادام اشمارا اور راشیل کا حلیہ ہے۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم آرام کرو میں خود انہیں دیکھ لوں گا۔“ عمران نے کہا اور ریور رکھ دیا۔ انگوٹھی ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ خود ٹائیگر کے پاس چلا جاتا تو شاید یہ واقعہ پیش نہ آتا۔۔۔۔۔ یا کم از کم وہ انہیں رستے میں ہی چیک کر لیتا۔ لیکن اب بھلا سوچئے کیا ہو سکتا تھا۔ مادام اشمارا اور راشیل کا تو ٹائیگر کے پاس پہنچنے کی سمجھ آتی تھی کہ وہ پہلے مار گریٹ جولین کے پاس گئے ہوں گے اور وہاں سے ٹائیگر پر چڑھ دڑے ہوں گے۔ لیکن بلیک گرل کس طرح ٹائیگر کے پاس پہنچ گئی۔ یہ بات اس کی سمجھ سے

کر دیا۔ اس نے پندرہ منہ انتظار کرنے کے بعد ٹیلی فون کا ریسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر ریسیور اٹھالیا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔۔۔۔۔“ ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے سے یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو۔  
 ”کیا بات ہے ٹائیگر۔۔۔۔۔ تم انگوٹھی لے کر پہنچے نہیں۔۔۔۔۔“ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”باس۔۔۔۔۔ میں انگوٹھی لے کر کمرے سے نکلنے ہی والا تھا کہ ایک غیر ملکی لڑکی وہاں آگئی اور پھر زبردست جنگ کے بعد وہ مجھے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔۔۔ اس کے بعد مجھے قدرے ہوش آیا تو ایک غیر ملکی لڑکی مجھ پر چکی ہوئی تھی۔ اس نے بھی انگوٹھی کے متعلق ہی سوال کیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی مرد تھا۔ میں نے اُسے نیم بے ہوشی کے عالم میں کچھ کہا۔۔۔۔۔ جس کا مجھے احساس نہیں۔ اور وہ دونوں ہی فوراً چلے گئے۔ پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے چیک کیا تو انگوٹھی غائب تھی۔ اور میں آپ کو فون کر رہا ہوں۔۔۔۔۔“ ٹائیگر نے رک رک کر کہا۔

”ادہ۔۔۔۔۔ یہ بہت بُرا ہوا۔ مگر ایک لڑکی نے تم پر قابو کیسے پایا۔۔۔۔۔“ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”باس۔۔۔۔۔ افغان ایسا ہوا کہ جلتے ہوئے ٹیبل لمپ کی تار ٹوٹ گئی اور مجھے زبردست ایک طرف شک لگا اور میں مفلوج سا ہو گیا۔ اور اس نے میرے سر پر ایش بڑے مار کر مجھے شدید زخمی کر کے بے ہوش

مادام اشمارا بعد میں پہنچی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ بھی بلیک گرل کے پیچھے ہی گئی ہوگی۔ اگر ٹائیگر نے نیم بے ہوشی کے عالم میں اُسے کچھ کلیو دے دیا ہو۔ بہر حال اس نے چون کہ انگوٹھی برباد کر چکی تھی اس لئے وہ سیدھا گلستان کالونی کی طرف ہی جا رہا تھا۔ مادام اشمارا کی کوٹھی کی ٹکرانی تو اس نے صرف احتیاطی تدبیر کے طور پر کر رکھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی میں پہنچ گیا اور پھر جب اس نے کار کوٹھی نمبر بارہ کے قریب جا کر روکی تو ایک طرف سے صفدر تیزی سے بڑھتا چلا آیا۔ وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔

”عمران صاحب۔ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔“ صفدر نے آکر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”خالی ہے۔“ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ جب میں یہاں پہنچا تو میں نے اپنے طور پر کوٹھی کا راونڈ لگا کر کوٹھی کی اندرونی تیاں جل رہی ہیں مگر بھالک کھلا ہوا تھا۔ مجھے تنگ ہوا تو میں اندر گیا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی ہے۔“ صفدر نے جواب دیا۔

”تنویر اور شکیل نہیں پہنچے۔“ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”تنویر کو تو میں کوٹھی کے اندر چھوڑ آیا ہوں۔ تاکہ وہ وہاں کوئی کلیو ڈھونڈ سکے۔ البتہ کیپٹن شکیل کے متعلق مجھے علم نہیں ہے۔ وہ شاید ابھی تک نہیں پہنچا۔“ صفدر نے جواب دیا۔

”حالانکہ کیپٹن شکیل کا فلیٹ یہاں سے بہت قریب ہے۔ اُسے

بہتر ہے۔ لیکن بہر حال اب اس نے فوری ایکشن لینا تھا۔ اس لئے اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور بلیک زیر و کے نمبر گھما کر شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہونے ہی دوسری طرف سے بلیک زیر و کی آواز سنائی دی۔

”ایکس ٹو سکیک۔“ بلیک زیر و نے ایک ٹھو کے بلجے میں کہا۔

”عمران بول رہا ہوں۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ شکیل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں۔ جب کہ نعمانی۔ صدیقی اور چوہان کو گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس پر پہنچ دو۔ انہیں وہاں ٹکرانی کرنی ہے۔ دونوں پارٹیوں کے پاس زیر و کے ٹرانسمیٹر ہونے چاہئیں۔ تاکہ میں کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر سکوں۔“ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیر و کوئی جواب دیتا۔ عمران نے رسیور ایک جھٹکے کر ٹیل پر پھینکا اور خود اٹھ کر کمرے میں لگی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری میں ت. زیر و کو ٹرانسمیٹر نکال کر جبب میں ڈالا پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اُسی لمحے جوزف بھی وہاں پہنچ گیا۔

”جوزف۔“ میں جا رہا ہوں۔ تم اس عمارت کو نالالگا کر زیر و ہاؤس شفٹ ہو جاؤ۔ مادام یقیناً واپسی پر اس عمارت پر حملہ کر دے گی۔“ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر خود نمبر تیز قدم اٹھاتا پورج کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتار سی سے دوڑتی ہوئی گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر کی رپورٹ کے مطابق انگوٹھی بلیک گرل ہی لے اڑی تھی۔ اور

وہیں آ رہے ہیں اور۔۔۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”بہتر — میں خیال رکھوں گا اور“ — کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ادور اینڈ آل“ — عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال دیا۔

”صفر — تم تنویر کو لے کر نشا کا لونے کوٹھی بہترین پہنچ جاؤ میں بھی دہیں جا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے یہ لوگ یہاں سے شغف ہو کر وہاں چلے گئے تھیں۔“ عمران نے صفر سے کہا اور صفر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیپٹن شکیل نے بردقت کار روانگی کی ہے۔ ورنہ اسے ان لوگوں کو تلاش کرنے میں خاصا وقت لگ جاتا۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے نشا کا کالونی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

تو پہلے پہنچنا چاہیئے۔ — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ سورج رہا تھا کہ ٹیک گرل کو کہاں تلاش کرے۔ اس انداز میں فوراً رانٹ گاہ چھوڑ دینے کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ انگوٹھی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔ — اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ ابھی وہ اس سویر میں تھا کہ اپنا نمک ٹیں کی مٹی سی آواز اس کی جیب سے ابھری اور عمران نے چونک کر جیب سے زیمرو ٹوٹر انسیمیٹر بائزر نکال لیا۔ آواز اُسی میں سے آ رہی تھی عمران نے اس کا ہٹن دبا دما۔

”جیلو — شکل سپیکنگ اور — بٹن دیتے ہی دوسری طرف سے کیپٹن شکل کی آواز سنائی دی۔  
 ”عمران بول رہا ہوں اور — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب — جب میں بدایت کے مطابق گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کے قریب پہنچا تو اسی لمحے کوٹھی میں سے ایک کار باہر نکلے۔ اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک غیر ملکی مرد موجود تھے۔ ان کا انداز کچھ مشکوک سا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کا تعاقب کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر اب انشطا کالونی کی کوٹھی نمبر تین کے قریب موجود ہیں۔ اور وہ یوں چھپے ہوئے ہیں جیسے وہ خفیہ طور پر کوٹھی کے اندر داخل ہونا چاہتے ہوں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اب آپ کو اطلاع کر دوں اور ” — کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’اومہ ٹھیک ہے۔ تم وہاں ان کی نگرانی کرو۔ ہم لوگ

کراس نے کار ہوٹل سے باہر نکالی اور پھر اس نے کار کا رخ نشاط کا لونی کی طرف کر دیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب مادام اشمارا کے پیچھے گھسنے کی بجائے اُسے خود مشن کی کامیابی کے لئے ہاتھ پیر مارنے چاہئیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مادام اشمارا سے پہلے مشن میں کامیاب ہو جائے۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ آئندہ کی پلاننگ بھی کرتی رہی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار نشاط کا لونی میں داخل ہو گئی۔ اس نے کوٹھیلوں کے نمبر دیکھتے شروع کر دیئے اور پھر اُسے تین نمبر کوٹھی دکھائی دے گئی۔ خاصی وسیع و عریض اور جدید انداز میں بنی ہوئی نو تعمیر شدہ کوٹھی تھی۔ اس نے کوٹھی کے گیٹ پر جا کر کار روکی اور پھر مسلسل بارن بجانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نے بلیک گرل کو دیکھتے ہی بڑی تیزی سے سلام کیا اور تیزی سے مٹر کار واپس چلا گیا اور چند لمحوں بعد پچانگ کھٹکا چلا گیا۔ بلیک گرل کا داند پلو رچ میں لپٹی چلی گئی۔ پلو رچ میں کار روک کر جیسے ہی وہ اتری موکل وہاں آ گیا۔

تیسرے میڈم۔ میں آپ کو کوٹھی کا سروے کرے کر ادوں۔ یہ کوٹھی پہلے کی نسبت زیادہ اچھی ہے۔ موکل نے ٹوہنا نہ لیجے میں کہا۔

"بعد میں دیکھیں گے۔ میں پہلے اس انگوٹھی کو چیک کرنا چاہتی ہوں۔ آپریشن روم میں لے چلو۔" بلیک گرل نے سپاٹ لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک گرل آئیے۔" موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ میڈم اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بڑے سے حجرے میں پہنچ گئے۔ جہاں

بلیک گرل نے جب محسوس کیا کہ اب ہائیڈرکمل طور پر پہنچ ہو چکا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ روکا اور پھر اس نے ایش ٹرے ایک طرف پھینک کر تیزی سے ہائیڈرکمل کی تلاشی یعنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد ہی اس کی حیب سے انگوٹھی برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے انگوٹھی کو غور سے دیکھا کیوں کہ وہ تو صرف اس بنیاد پر یہاں آ گئی تھی کہ راشیل نے انگوٹھی دی ہے۔ وہ شاید مادام اشمارا کے مشن کا کوئی کلیو ہے۔ جئے۔ انگوٹھی بالکل عام سی تھی۔ اور ایسی انگوٹھیاں بازار میں عام تھیں۔ اس لئے بظاہر انگوٹھی میں ایسی کوئی خاص بات نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن اس نے سوچا کہ ہائیڈرکمل کا مٹر کار وہ اطمینان سے اسے چیک کرے گی۔ چنانچہ انگوٹھی کو حیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مٹر کی اور پھر باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ مال میں پہنچ چکی تھی۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی مال سے باہر آئی۔ اور پارکنگ میں موجود اپنی کاریں بیٹھ

دوسرے ان دونوں کے مندر لٹک گئے کیوں کہ اس ٹھکن کے اندر کچھ نہیں تھا۔ دو فلم ایکڑ سوں کے چھوٹے چھوٹے ٹوٹ گئے ہوئے تھے۔  
 ”یہ تو ہالی وڈ کی فلم ایکڑ سوں کے ٹوٹ پھوٹے۔“ موکل نے بڑا سنا منہ بدلتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے ان پر کوئی خفیہ تحریر ہو۔“ بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 ”تو اسے چیک کر لیا جائے۔“ موکل نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ یہ دونوں تصویریں نکال لو۔ اور جب لیبارٹری سیٹ ہو جائے تو انہیں اچھی طرح چیک کر لینا۔“ بلیک گرل نے کہا اور موکل نے سر ملاتے ہوئے دونوں تصویریں نکالیں اور انگوٹھی کا ڈھکن بند کر کے انگوٹھی واپس میز پر رکھ دی۔ بلیک گرل نے میز کی دراز کھولی اور انگوٹھی اس میں پھینک دی۔

”میرے لئے کوئی کمرہ درست کر دیا ہے۔ میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں۔“ بلیک گرل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔ آئیے۔۔۔ میں آپ کو پہنچا دیتا ہوں۔“ موکل نے کہا اور پھر وہ تصویریں اٹھائے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہدار سی سے گزر کر وہ ایک کمرے کے دروازے پر رکا۔

”یہ آپ کا کمرہ ہے میڈم۔“ موکل نے ایک طرف بیٹھے ہوئے کہا اور بلیک گرل سر ملاتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ اور موکل تیزی سے مڑ کر واپس آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مختلف لوگ بڑے بڑے بیگوں میں سے پرزے نکال نکال کر دیوار کے ساتھ مشینیں فٹ کرنے میں مصروف تھے۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز موجود تھی جس کے گرد چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔  
 ”کوئی کئی حفاظت کا بند و بست کر لیا ہے ناں۔“ بلیک گرل نے

ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔  
 ”میڈم۔۔۔ یہ مشینیں فٹ کرنے کے بعد کوٹھی کا حفاظتی نظام بھی نصب کر دیا جائے گا۔ بہر حال کل شام تک تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔“ موکل نے سر ملاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک گرل نے سر ہلا دیا۔ کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ اس نئی جگہ کے بارے میں ابھی کسی کو علم نہیں ہے اس لئے کوئی فوری مسئلہ بھی درپیش نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اس نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔

کرسی پر بیٹھ کر بلیک گرل نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگی۔ موکل بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگا۔  
 ”یہ تو عام سی انگوٹھی لگتی ہے۔ خواہ خواہ ہی وقت ضائع کیا۔“ چند لمحوں بعد بلیک گرل نے مایوس سے ہلچے میں کہا اور انگوٹھی میز پر رکھ دی۔

”میں دیکھوں۔“ موکل نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی اٹھالی۔ اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ اُسے کبھی ادھر سے دیکھتا اور کبھی نیچے سے۔ پھر اچانک اس کی نظر ایک کیبل پر پڑ گئی۔ اس نے اس کیبل کو دبایا تو ایک ٹپکے سے کھٹکے سے انگوٹھی کا اوپر والا حصہ کسی صندوق کے دبانے کی طرح کھٹکنا چلا گیا۔ اور بلیک گرل بھی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

تھے۔ مادام نے عقب میں آکر ادھر ادھر دیکھا۔ جب کوئی شخص نظر نہ آیا تو وہ ان رخنوں کی مدد سے چند ہی لمحوں میں دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ دیوار پر ایک لمحے کے لئے رک کر اس نے اندر کا جائزہ لیا۔ لیکن اندر کو بھی کسی عیبی طرف سکوت طاری تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے کود گئی۔ اور پھر بائیں باغ کی بڑی سی باڑ کے پیچھے چند لمحوں کے لئے دبی رہی۔ لیکن جب اس کے کودنے کا کوئی رد عمل نہ ہوا تو وہ باڑ کے پیچھے نکلی اور بڑی احتیاط سے چلتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ سلمے ایک بڑی سی کھڑکی نظر آ رہی تھی۔ جس میں بڑے بڑے شیشے نصب تھے۔ اندر نیلے رنگ کی لائٹ جلتی نظر آ رہی تھی۔ مادام اس کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ کھڑکی کے اندر نیلے رنگ کے پردے لٹے ہوئے تھے۔ لیکن یہ پردے پوری چوڑائی میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے اندر کچھ نظر نہ آ سکتا تھا۔ نیلی لائٹ جلنے سے صاف ظاہر تھا کہ اندر کوئی سو رہا ہے۔ عمارت کے اندر کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور کچھ کھٹکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس لئے مادام نے اس کھڑکی کے راستے ہی اندر داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اندرونی حلیہ میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا قلم نکالا۔ قلم کی پشت پر ٹیپ کا رول موجود تھا۔ اس نے ٹیپ کھول کر شیشے کی اس جگہ پر اس کی صورت میں چسکایا۔ اور پھر قلم کی نوک سے اس نے بڑے مخصوص انداز میں شیشے پر لکیریں لگائیں اور پھر قلم کی نوک سے ایک مخصوص جگہ پر ٹھوکر ماری۔ اور شیشہ ایک ٹکڑے کے ٹکڑے سے کٹ کر ٹیپ کی مدد سے باہر کو لٹک گیا۔ مادام نے بڑی احتیاط سے شیشے کے ٹکڑے کو ٹیپ سے علیحدہ کر کے نیچے رکھا اور

مادام اشعارانے کارنشاٹ کا لونی کے پہلے چوک پر ہی روک دی۔ کو بھی خبر تین کو وہ کا لونی میں داخل ہوتے ہی چیک کر چکی تھی۔  
 "راشیل — تم ہمیں روکو — جب باقی لوگ آجائیں تو تم انہیں لے کر کو بھی کے گرد پھیل جانا۔ میں ٹرانسٹیٹر پر تھیں کا شن دوں گی۔ اس کے بعد تم سب نے اندر آ جانا ہے۔ اور پھر جو نظر آجائے ختم کر دینا۔  
 مادام نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔  
 "مگر مادام — آپ اکیلی اندر جائیں گی؟ — راشیل نے جھپکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں — کیا میں بم کی بنی ہوئی ہوں؟ — مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل خاموش ہو گیا۔ اور مادام تیزی سے قدم بٹھاتی کو بھی کے عقب کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کو بھی جدید انداز کی بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس کی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اور پھر چار دیواری اس ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں رخنے سے بنے ہوئے

مادام اشمارا نے کہا۔

”لیکن تمہیں میرے اس مہیڈ کو اڑ کر کا کیسے پتہ چلا ایک بات — اور دوسری بات یہ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر سے میں انگوٹھی لے آئی ہوں — بلیک گرل نے پوچھا۔

”یہ معمولی باتیں ہیں۔ ان کا ذکر چھوڑ دو۔ مجھے وہ انگوٹھی دے دو۔ وہ تمہارے کسی کام کی نہیں ہے۔ میں واپس چلی جاؤں گی اور میرا تمہارا جھگڑا ختم — ورنہ تم جانتی ہو کہ مادام اشمارا کیا نہیں کر سکتی۔ مجھے اکیلی مت سمجھنا۔“ مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

”تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گی۔ اس جیسی ہزاروں انگوٹھیاں بازار میں بک رہی ہیں — بلیک گرل نے کہا۔

”مجھے وہی انگوٹھی چاہیے۔“ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”اگر تم وعدہ کرو کہ انگوٹھی لینے کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاؤ گی۔ اور آئندہ یہاں نہیں آؤ گی۔ تو میں تمہیں وہ انگوٹھی واپس کر سکتی ہوں — بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ یہ میرا وعدہ ہے۔“ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اور — میں ابھی منگواتی ہوں۔“ بلیک گرل نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبوا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی قدموں کی آواز ابھری۔ اور پھر باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔

پھر ٹیشے میں دن جانے والے سوراخ میں انگلیاں ڈال کر اس نے بڑی آہستگی سے چٹخی کھول دی۔ اور کھڑکی کے پٹوں کو دھکیل کر اسے کھول دیا۔ قلم کو دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ — بڑی آہستگی سے کھڑکی پر چڑھتی چلی گئی۔ اس نے پردوں کو ہٹایا تو سامنے بستر پر اُسے کبل اوڑھے کوئی سویا ہوا نظر آنے لگا۔ اور وہ طنزیہ انداز میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ریو اور نکالا اور پھر آگے بڑھ کر کبل ایک جھٹکے سے ہٹا دیا۔ مگر دوسرے لمحے ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا۔ اور اس کے ہاتھ سے ریو اور نکلتا چلا گیا۔ مادام اشمارا حیرت سے بت بنی کھڑی رہ گئی۔ بستر پر تکیے پر پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے جب کہ کونے میں کھڑی ہوئی بلیک گرل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی — اس کے ہاتھ میں سائیکسفر لگا ریو اور موجود تھا۔

”میں اپنی خواب گاہ میں مادام اشمارا کو خوش آمدید کہتی ہوں۔“ بلیک گرل نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”تو تم پہلے سے ہوشیار تھیں۔“ مادام نے سنبھل کر صغیر لہجے میں کہا۔

”ظاہر ہے۔“ اب میں ایسی نیند تو نہیں سوتی کہ تم شیشے کا شتی رہو اور میں اطمینان سے سوتی رہوں — بلیک گرل نے جواب دیا۔

”سنو — میری تہا بے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم بچانے کس جگہ میں یہاں آئی ہو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف وہ انگوٹھی لینے آئی ہوں جو تم نے ہوشیارانہ سے حاصل کی ہے۔“

داخل ہوا۔ اور بلیک گرل نے اس سے انگوٹھی لے لی۔ اور پھر موکل کو واپس جانے کے لئے کہا۔ موکل کے جانے کے بعد اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ اُسی لمحے مادام بھی ہاتھ روم سے باہر آ گئی۔

”لو مادام۔۔۔ اپنی انگوٹھی سنبھالو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اپنے وعدے پر قائم رہنا۔۔۔ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور مادام نے آگے بڑھ کر اس سے انگوٹھی حاصل کرنی چاہی۔ مگر اُسی لمحے بستر کی سائیڈ سے ایک سایہ سا بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹا اور دوسرے لمحے انگوٹھی بلیک گرل کے ہاتھ سے نکل چلی گئی۔ مادام کا ہاتھ بھی اسی طرح اٹھا رہ گیا۔ اور وہ دونوں یوں اچھلیں جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو

”میدم۔۔۔ آپ نے بلایا ہے۔“

”ہاں موکل۔۔۔ آپریش روم کی میز کی دوازیں وہ انگوٹھی پڑی ہے۔ جو میں ابھی لے آئی ہوں۔ وہ لا دو مجھے۔۔۔ بلیک گرل نے اندر سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ میڈم۔“۔۔۔ موکل نے کہا اور پھر قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی۔

”مادام۔۔۔ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے۔ لیکن بہر حال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیلئے ہے۔“

بلیک گرل نے کہا۔

”میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پس ماندہ ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے۔“۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے اُسے مادام کی بات سے پورا پورا اتفاق ہو۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

”مادام۔۔۔ تم ہاتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل تمہیں دیکھ لے۔“۔۔۔ بلیک گرل نے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر ہاتھ روم میں چھپ گئی۔

”میدم۔۔۔ باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔“

”کم ان۔۔۔ بلیک گرل نے کہا اور ریو الو جیب میں ڈال کر وہ مٹری اور دروازے کی چپنی کھول دی۔ موکل ہاتھ میں انگوٹھی کپڑے اندر۔



اس طرح چھپ کر اپنے ہی مہیڈ کو اڑ میں داخل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بہر حال وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ بھی ہو کیپٹن شکیل کی وجہ سے وہ بروقت پہنچ گیا۔ کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اُسے دیوار میں موجود رخنوں کی وجہ سے اندر پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور وہ نیچے کو دتے ہی تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اس نے سامنے ایک کھڑکی کو کھلا ہوا دیکھا۔ اس کے پردے بھی ہٹے ہوئے تھے۔ اور پھر عمران تیزی سے اس کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اچھا ہوا کہ وہ سائیڈ سے کودا تھا۔ اگر اس کھڑکی کے سامنے سے کودتا تو کھڑکی کے اندر سے اُسے چیک کیا جاسکتا تھا۔ عمران کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے اندر جھانکا۔ تو چونک پڑا۔ اندر دروازے کے قریب بلیک گرل ہاتھ میں رولور پکڑے کھڑی تھی۔ جب کہ اس کے سامنے مادام اشماد بڑے مطمئن انداز میں موجود تھی۔

”مادام۔۔۔ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے۔ لیکن بہر حال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیسے۔۔۔ بلیک گرل کی آواز سنائی دی۔

”میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کرنے کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پس ماندہ ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے۔“ مادام نے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے وہ مادام کی بات سے پورا پورا اتفاق کرتی ہو۔ اس کے بعد کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر بائیں نکل آیا۔ اُسی لمحے ایک درخت کی آڑ میں سے نکل کر کیپٹن شکیل اس کے قریب پہنچ گیا۔ ”عمران صاحب۔۔۔ وہ غیر ملکی لڑکی کے عقب میں تھی ہے۔ اس کا دوسرا ساتھی ایک طرف چھپا ہوا ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ تم یہیں رکو۔۔۔ باقی ساتھی آجائیں تو تمہنے احتیاط سے مگرانی کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے اس غیر ملکی عورت کے اور بھی ساتھی آجائیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں بی۔ ٹوٹر انسپٹر سپر پال کو لوں گا۔“ عمران نے کیپٹن شکیل کو ہدایت دی۔ اور پھر تیزی سے کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے اندر جانے والی غیر ملکی عورت کے ساتھی کے بارے میں نشاندہی کر دی تھی کہ وہ کہاں موجود ہے۔ اس لئے عمران کو آسانی ہو گئی اور وہ اس کی نظروں میں آئے بغیر ہی کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ کابینے آنے والی یقیناً مادام اشماد ہو گی۔ کیوں کہ بلیک گرل کو ٹھاپا ہے

ہاتھ تک پہنچتی عمران نے انگوٹھی جھپٹ لی۔ مادام کا ہاتھ اسی طرح اٹھا رہا گیا۔ اور عمران انگوٹھی لئے سامنے والی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریو اور چمک رہا تھا۔

”تم نے وہ مثال سنی ہوئی ہے کہ بلیاں لڑتی ہی رہ گئیں اور روٹی بندر لے اڑا چنانچہ انگوٹھی اب.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم کو ہوا۔۔۔ ان دونوں کے حلق سے بیک آواز ایک ہی فقرہ نکلا وہ یوں حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھیں جیسے آدمی کسی بھوت کو دیکھتا ہے۔ اور ویسے بات ہی ایسی تھی کہ عمران یوں اچانک ٹپک پڑا تھا جیسے وہ زمین سے نکل آیا ہو۔

”تم مادام سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔ میں بتاتا ہوں وہ میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے آئی تھی۔ لیکن عین نکاح کے موقع پر فرار ہو گئی اور شادی والی انگوٹھی بھی اپنے ساتھ لے گئی۔ میں وہی انگوٹھی لینے آیا تھا اور لے کر جا رہا ہوں۔ اور سو نومادام۔۔۔ اگر تم نے انگوٹھی لینے ہے تو مجھ سے شادی۔“ رجال کر فی بی پڑے گی۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتیں یا جواب دیتیں عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور پھر واقعی کسی بندر کی طرح اڑتا ہوا وہ کھڑکی تک آیا اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے کود چکا تھا۔ زمین پر قدم رکھتے ہی اس نے انتہائی تیزی سے سائیڈ میں دوڑ لگائی اور پھر دیوار کے قریب پہنچے ہی وہ ہوا میں اچھلا اور شاندار لہائی جھپک کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ دیوار پھاڑ کر ریزہ ریزہ

”مادام۔۔۔ تم ہاتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل تمہیں دیکھ لے۔۔۔ بلیک گرل نے مادام سے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر ہاتھ روم میں چلی گئی۔

”میڈم۔۔۔ دوسرے لمحے کمرے کے دروازے کے باہر سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

”کم ان۔۔۔ بلیک گرل نے کہا۔ اور ریو اور جیب میں ڈال کر وہ مڑی اور دروازے کی چنجی کھولنے لگی۔ عمران نے دوسرے لمحے کھڑکی کی پوکھٹ پر ہاتھ رکھا اور بغیر کوئی آواز پیدا کئے وہ اندر کھسک گیا۔ جب تک مادام دروازے کی چنجی کھول کر دروازہ کھولتی عمران سیڈ کی سائیڈ میں دبک چکا تھا۔۔۔ بلیک لائٹ کی وجہ سے سیڈ کی سائیڈوں میں اندھیرا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ آسانی سے اُسے کوئی نہ چپک کر سکے گا۔

دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی۔ اس نے وہ انگوٹھی بلیک گرل کے حوالے کی اور بلیک گرل نے اُسے واپس جانے کے لئے کہا۔ اور پھر اس کے جانے کے بعد بلیک گرل نے دروازہ بند کر کے اس کی چنجی چڑھادی۔ اسی لمحے مادام بھی ہاتھ روم سے باہر نکل آئی۔

”وہ مادام اپنی انگوٹھی سنبھالو۔ دیکھو۔۔۔ اپنے وعدے پر قائم رہنا۔۔۔ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مادام انگوٹھی لینے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک عمران نے اسی جگہ سے چپکنا تک لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ انگوٹھی مادام کے

پر اکھڑا ہوا۔۔۔ اس نے اس کام میں اتنی پھرتی اور تیزی دکھائی دی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ جب تک وہ دیوار اور نکال کر کھڑکی سے باہر جھانک کر اس کا نشانہ لے سکتیں وہ دیوار پار کر چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ باہر تک آنے کے باوجود اس پر فائز نہ ہوا تھا۔ اور پھر شرک پر آتے ہی وہ تیزی سے ایک اور گلی میں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں اپنی کار تک پہنچ گیا۔ صفر وہیں موجود تھا۔

”سب لوگ واپس چلے جائیں۔ کام ہو گیا ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفر کچھ سمجھتا۔۔۔  
عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ اور پھر اس کی کار ایک جھکالے کر آگے بڑھی اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران کے کھڑکی سے باہر کودتے ہی وہ دونوں تیزی سے کھڑکی کی طرف پھینکے۔۔۔ مگر باہر اندھیرے میں عمران کہیں نظر نہ آیا۔ تو مادام تیزی سے کھڑکی پار کرنے لگی۔

”کھڑو مادام۔۔۔ پہلے مجھے بتاؤ کہ یہ کون تھا۔ کیا یہ تمہارا ساتھی تھا۔۔۔ بلیک گرل نے مادام کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

”میرا ساتھی۔۔۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ علی عمران ہے۔ یہاں کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا۔۔۔ مادام نے بھیرے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔۔۔ تو یہی عمران ہے۔۔۔ بلیک گرل نے مادام کا بازو چھوڑتے ہوئے کہا۔ اور مادام اچھل کر کھڑکی سے باہر نکل گئی۔ اور پھر وہ انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی دیوار سے فریب آئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ چکی تھی۔ عجب گلی سے نکل کر وہ جیسے ہی سڑک پر آئی راشنل ایک طرف سے نکل کر اس کے قریب آگیا۔

”انگوٹھی مل گئی مادام۔۔۔ راشنل نے حیرت سے۔۔۔ سب بچے

میں پوچھا۔

”کیا ابھی یہاں سے کوئی آدمی نکلا ہے؟“ مادام نے جواب دینے کی بجائے ایسا سوال کرتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں مادام۔ ابھی ایک آدمی گلی سے نکل کر دوڑتا ہوا سڑک پر گیلے۔ کیوں؟“ راشیل نے جواب دیا۔

”وہ انگلوٹھی لے گیا ہے۔“ مادام نے پھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ عمران کے اصل ٹھکانے کا اُسے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ سوچ رہی تھی کہ اب عمران کو کہاں تلاش کرے۔ بہر حال اس نے کار میں بیٹھ کر راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم باقی ساتھیوں کو لے کر جلد کار ٹرنیچو۔“ میں دماں آجاؤں گی۔“ مادام نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

اس کا دماغ ماؤف سا ہوا رہا تھا۔ اب اُسے سمجھ آگئی تھی کہ راشیل کو اغوا کر کے لے جانے والا عمران ہی تھا۔ کیوں کہ راشیل کو جس عمارت سے وہ جھڑکوا لائی تھی وہاں ہی نوجوان بے پوش پڑا ہوا تھا۔ اور وہ جیسی بھی یقیناً میک اپ میں ہوگا۔ اسی لئے وہ اُسے اس وقت پہچان نہ سکی تھی۔ ورنہ یہ اس کا وہی سیکرٹری ہوگا۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ رانا ماؤس کی طرف ہی پھیر دیا۔ اُسے یقین تھا کہ عمران اُسی عمارت میں گیا ہوگا۔

رانا ماؤس کے سامنے پہنچ کر وہ ٹھٹھاک کر رک گئی۔ کیوں کہ عمارت

کے پھانک پر بڑا سا تالا پڑا ہوا تھا اور اندر مکمل اندھیرا تھا۔ اور مادام نے بڑے مایوسانہ انداز میں کار آگے بڑھا دی۔ وہ سمجھ گئی کہ عمران نے متوقع حملے کے پیش نظر پہلے ہی عمارت چھوڑ دی ہوگی۔ اب اُسے عمران کی ذہانت اور عیار ہی سمجھ میں آ رہی تھی۔ لیکن اب مسئلہ تھا اس سے انگوٹھی واپس لینے کا۔ اس بات کا تو اُسے یقین تھا کہ عمران چاہے لاکھ ستر لکھے وہ انگوٹھی اس سے مشن کی مائیکروفلم حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن مادام کے لئے وہ انگلوٹھی بے حد اہم تھی۔ پھر اچانک اُسے خیال آیا کہ اس انگوٹھی کے پیچھے جانے کی بجائے وہ کیوں نہ دوبارہ اس انجینئر کو ٹریپ کر کے اس سے دوبارہ نقشہ حاصل کرے۔ یہ خیال آتے ہی وہ مطمئن ہو گئی۔ اس نے ایک کینے کے سامنے کار روکی اور پھر وہ اتر کر برآمدے میں گئے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھتی چلی گئی اُسے اس انجینئر کی رہائش گاہ کا صرف نمبر ہی معلوم تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ فوراً اسی اس کی رہائش گاہ پر جا دھمکے۔ اور پھر چاہے اُسے اقل کیوں نہ کر پاڑے وہ اس مشن کا نقشہ حاصل کر کے ہی واپس آئے گی۔ اس نے سکے ڈال کر نمبر ڈائل کیا۔ اور پھر اُسے کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ لیکن دوسری طرف سے رابطہ ہی قائم نہ ہوا۔ گھنٹی بھی نہیں بج رہی تھی۔ مادام نے کڑی دل دبا کر خپلے خانے سے نکل کر دوبارہ ڈالدار لاکھوائی کا نمبر گھمایا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ کیوں کہ انکو انری آپریٹر نے بتایا کہ وہ فون کٹ چکا ہے۔ کیوں کہ فون کا نمبر طویل عرصے کے لیے غیر ملک چلا گیا ہے۔ اور عمارت اس نے خالی کر دی ہے۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ انگوٹھی عمران سے ہی واپس حاصل کی جائے۔ کیوں کہ اب مشن کی کامیابی ناممکن ہو گئی تھی جہاں پر دفاعی سسٹم نصب تھا وہاں تک پہنچنا ہی ناممکن تھا۔ وہ یہی سوچتی ہوئی دوبارہ کار میں آ بیٹھی اور اس نے کار کا رخ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف کر لیا۔ اس وقت رات کافی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے ظاہر ہے اس وقت کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب یہی ایک صورت تھی کہ وہ صبح کو اپنے ساتھیوں ہمیت عمران کی تلاش کے لئے نکلتی۔

ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ بے اختیار سیٹ پر ہی اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ واقعی اچھوتہ خیال تھا۔ اس طرح نہ صرف وہ عمران سے انگوٹھی واپس حاصل کر سکتی تھی بلکہ اس سے جی بھر کر انتقام بھی لے سکتی تھی۔ اور پھر اس نے اس ایڈیٹ پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ مطمئن تھی۔ بے حد مطمئن۔

عمران انگوٹھی لینے سیدھا دانش منزل آیا۔ اور پھر اس نے انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن انگوٹھی کا وہ صندھ وق جس میں کوئی چیز ہو سکتی تھی بالکل خالی تھا۔ اس نے اس کا مائیکرو اسٹ بھی لیا اور دیگر کمیکنر لگا کر بھی چیک کیا کہ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے لیکن وہاں کچھ ہوتا تو یہ معلوم ہوتا۔ آخر ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ انگوٹھی خالی ہے۔ اب اس کے سوا اور کیا سوچا جا سکتا تھا کہ بلیک گرل نے فراڈ کیا ہے۔ اس نے اصلی انگوٹھی واپس کرنے کی بجائے نقلی انگوٹھی واپس کی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بڑی آسانی اور اطمینان سے انگوٹھی واپس کر رہی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اصلی انگوٹھی بلیک گرل کے پاس ہے۔ اور مادام اشتہار کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ ابھی جا کر بلیک گرل سے وہ انگوٹھی حاصل کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ کیوں کہ بلیک گرل کے نقطہ نظر سے مادام اشتہار دھوکہ کھا چکی ہے۔ اس لئے وہ فوراً فرار نہ ہوگی۔ بلکہ کچھ دیر انتظار

اس نے اپنے چہرے پر حماقتوں کی نقاب چڑھائی تھی۔ لیکن ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ اور اس بار وہ اداکار کا نہ کر سکا۔ بلکہ واقعی حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پٹی کپٹی رہ گئی تھیں۔ کیوں کہ ڈرائنگ روم میں سر رحمان اور سر سلطان کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی ہاتھ میں روبرو بیٹھائے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مادام ایشوار ابھی سر رحمان کے ساتھ سر جھکائے یوں ہنسی سمٹائی بیٹھی تھی جیسے اس نے کبھی سر اٹھا کر کسی کو نہ دیکھا ہو۔

"ادھر آؤ نالائق۔۔۔ بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے۔۔۔ سر رحمان نے عمران کو دیکھتے ہی غصیلے لیجے میں کہا۔

"نچ۔۔۔ جناب۔۔۔ میں نے قاعدہ پڑھا جو اے۔ اگر آپ کہیں تو مولوی صاحب کو سنا دوں۔ الف۔۔۔ آ۔۔۔ ب۔۔۔ با۔۔۔ ج۔۔۔ جا۔۔۔ عمران نے باقاعدہ قاعدہ سنانا شروع کر دیا۔

"خاموش رہو بد تیز۔۔۔ مولوی صاحب ابھی میرے سامنے تھا کہ نکاح حوریہ سے پڑھیں گے۔ اس کے بعد قدم دونوں کو میں اپنے ہمراہ لے جاؤں گا۔ اس بار میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح شادی سے پہنچے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔ سر رحمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مگر جناب۔۔۔ میں تو ابھی زندہ ہوں۔ ابھی حور کہاں سے آگئی۔۔۔ نچ۔۔۔ جناب۔۔۔ آپ ہی سمجھائیں قبلہ والد صاحب کو۔۔۔ عمران نے گھگیٹے ہوئے لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو عمران۔۔۔ حوریہ نے بتایا ہے کہ تم نے اُسے انوکھ کر کے ایک

کرنے کے بعد ہی انگوٹھی کو کسی خفیہ جگہ سے نکالے گی۔ چنانچہ اس نے صبح تک انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

"بلیک زیرو۔۔۔ تم صفر اور کیپٹن شکیل کو ہدایت دے دو کہ وہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کی گرانی کریں۔ اگر ان میں سے کوئی کہیں جائے تو اس کا تعاقب کیا جائے۔ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں۔

عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ملاتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اور چون کہ عمران بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔ اس لئے جاتے ہی سو گیا۔ لیکن اس وقت اُسے جاگنا پڑا جب سلیمان نے اُسے بڑی طرح جھنجھوڑ دیا

"کیا بات ہے؟۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑے صاحب آئے ہیں۔۔۔ سر سلطان بھی ان کے ہمراہ ہیں اور آدمی بھی ہیں۔ جلدی کیجیے۔ بڑے صاحب بڑے غصے میں ہیں۔ سلیمان نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ارے باپ رے۔۔۔ یہ صبح صبح ناشتہ کرانا پڑ جائے گا سب کو۔۔۔ عمران نے بستر سے چلا نکال لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ڈرائنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ علیحدہ درست کر سکے۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ ان سب حضرات کی صبح صبح شان نزول کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ بہر حال منہ دھو کر کھٹی کر کے اور کپڑے بدل کر وہ دس منٹ بعد ہی ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑا۔

”اچھا — ٹھیک ہے — میں تیار ہوں لیکن وہیں کو پہنچنے کے لئے مجھے انگوٹھی تولانے دیں: — عمران نے ڈوبتے ہوئے بلجی میں کہا۔  
”نہیں — یہ سب بعد میں ہوتا رہے گا — تم نکل پڑو — ابھی اور فوراً: — سر رحمان نے سخت بلجی میں کہا۔

”ارے — مجھے یاد آیا — ایک انگوٹھی تو میری جیب میں ہے — بیوی میں دے دیتا ہوں — عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی انگوٹھی نکالی جو اس نے چیک کرنے کے بعد جیب میں ڈال لی تھی، اور اس وقت پہلی بار مادام اشمارا نے جھٹکے سے سر اٹھایا — اس کی آنکھوں میں چمک لہرائی اور پھر جب اس نے عمران کے ہاتھ میں وہی انگوٹھی دیکھی تو وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی۔ اور اس نے عمران کے ہاتھ سے انگوٹھی چھپٹی لی۔  
”لیکن مادام اشمارا — یہ بتا دوں کہ اس انگوٹھی میں کچھ نہیں ہے۔“  
بلیک گرل نے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا ہے — عمران نے بڑے مضبوط بلجی میں کہا۔

اور مادام اشمارا نے چونک کر انگوٹھی کے اس رنگ کو جو انگلی کے گرد ہوتا ہے ایک طرف سے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ علیحدہ ہو گیا۔ اور مادام نے اچانک دروازے کی طرف چھلانگ لگائی مگر عمران نے تیزی سے ٹانگ آگے بڑھا دی۔ اور مادام منہ کے بل زخرفش پر گر کر قی چلی گئی۔ انگوٹھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دو درجہ جا گئی۔

”خبردار مادام اشمارا — اگر تم نے حرکت کی تو گوگلی مار دوں گا۔“ عمران نے اچانک کرخت بلجی میں کہا۔ اور اٹھتی ہوئی مادام کا ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ اور دوسرے لمحے مادام اچھل کر دروازے

مکان میں بند رکھا تھا۔ آج یہ فرار ہو کر سر رحمان کے پاس صبح صبح پہنچ گئی اور یہی سر رحمان کے مطابق یہ ان کی عزت کا سوال ہے۔ اب یہ شادی سہر قیامت پر ہوگی — اس لئے انہوں نے مجھے صبح صبح بلا لیا۔ اور اب تمہیں شادی تو کرنی ہی ہوگی۔ مجبوری ہے — سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران کی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اب وہ کس طرح جان چھڑنے اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام اشمارا نے انگوٹھی واپس حاصل کرنے کے لئے یہ نیا چکر چلایا ہے۔

”اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔ لیکن آپ پلیز مجھے ایک منٹ حوریہ سے علیحدہ بات کرنے دیں شاید یہ خود ہی بھاگ جلتے — عمران نے کہا۔

”جو اس بند کرد — شادی سے پہلے تم اس سے بات نہیں کر سکتے۔ چلو بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے — مولوی صاحب — شروع کریں اور اب عمران — اگر تم نے انکار کیا تو میں خودکشی کر لوں گا۔“  
سر رحمان نے کہا اور جیب سے ریلو وار نکال کر اپنی کنپٹی سے لگا دیا۔

”ارے ارے — آپ مجھے مار ڈالیں — لیکن یہ خودکشی تو بزدلوں کا کام ہے — عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”جلدی کر دو — ورنہ تم جلتے ہو جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کبھی دیتا ہوں۔“  
سر رحمان نے کہا اور اب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ معاملات اس کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں وہ سر رحمان کی عادت جانتا تھا کہ انہوں نے واقعی کنپٹی پر فائر کر دینا ہے۔

”اب اگر حرکت کی تو دل میں گولی مار دوں گا۔“ — سررحمان نے کہا اور مادام وہیں خروش پر ہی پڑی تڑپتی رہی۔ اور پھر بے ہوش ہو گئی۔

”آپ اس کا خیال رکھیں۔“ میں مائیکر د فلم پر جب کھڑے آتا ہوں۔ عمران نے سر سلطان سے کہا اور زبردستی سے لمحہ کمرے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اور پھر پھوڑی دی بعد اس نے کمرے میں پر و جیکٹر لا کر فلم اس میں ڈالی تو دیوار پر نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ ابھرا آیا۔ اور سر سلطان اور سر رحمان دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

”اوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔“ میں شرمندہ ہوں عمران۔ میں جذبات میں آ گیا تھا۔۔۔ سررحمان نے شاید زندگی میں پہلی بار عمران کے سامنے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن پہلے تو تم خود اس سے شادی پر تیار تھے۔“ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس وقت آگوشی اس کے پاس تھی اور اگر میں شادی کا چکر نہ ملا دیتا تو یہ فوراً ہی ملک سے مکمل جاتی۔“ عمران نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔ اب ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کوئی بہانہ بھی نہ بنا سکتا تھا۔

”میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بلاتا ہوں وہ اس گروہ کو گرفتار کرے گا۔“ سررحمان نے کہا۔

”ارے خدا کے لئے اُسے نہ بولویئے وہ مجھ سے فلیٹ کا کرایہ مانگنا شروع کر دے گا۔“ عمران نے ممسمی سی صورت بنا تے ہوئے کہا۔

کے مخالف کو نے میں پڑے ہوئے صوفے پر جاگرمی۔ سر سلطان اور سر رحمان بے اختیار کھٹے ہو گئے اور عمران نے جھپٹ کر آگوشی اٹھالی۔

”دوسرے لمحے مادام نے جیب سے ریو اور نکال کر فائر کر دیا۔ اور عمران پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور گولی اس کے قریب سے گزر کر دیوار میں جا گئی۔ مگر مادام کو دوسرا فائر کرنے کی مہلت ہی نہ ملی اور سر رحمان کے ریو اور سے گولی نکلی اور مادام کے ہاتھ سے ریو اور نکلتا چلا گیا۔

”یہ دیکھئے جناب مائیکر د فلم۔ جس کی وجہ سے مادام مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی۔“ عمران نے رنگ میں سے ایک گول مائیکر د فسلم نکالتے ہوئے کہا۔

”کیو اس۔“ یہ آگوشی اس کے پاس تھی میرا کیا تعلق۔ تم لوگ مجھ سے فزاکر رہے ہو۔ میں اب یہ شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے میرے سفارت خانے سے بات کرنے دو۔“ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

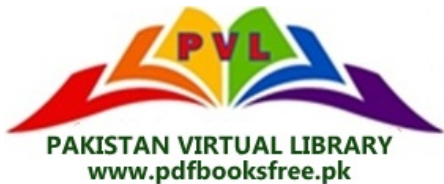
”خاموش رہو لو کی۔۔۔ ورنہ ابھی گولی مار کر تمہیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دوں گا۔ تم نے اپنے مذموم مقصد کے لئے مجھے استعمال کرنے کی جرأت کی ہے۔“ سررحمان اس بار مادام پر ہی الٹ پڑنے غصے کی شدت سے اس کی آواز چھٹکاتی تھی۔

اُسی لمحے مادام نے اچانک چھلانگ لگائی۔ اس نے دراصل عمران کے ہاتھ پر موجود فلم چھیننی چا سی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر زمین پر گر پڑی۔ کہوں کہ سررحمان نے ٹریگر دبا دیا تھا۔ اور گولی مادام کے بازو میں گھسٹی چلی گئی تھی۔



وہیں انگوٹھی کے متعلق تسلی کرنا چاہی۔ اور اس طرح اصل بات۔ منہ آئی۔  
 ”آج تم بیچ گئے عمران۔۔۔ ورنہ آج سررحمان فیصلہ کر کے آئے  
 تھے کہ تمہاری شادی کر کے ہی جائیں گے۔“ سرسلطان نے سر  
 رحمان اور مولوی صاحب کے جانے کے بعد رسیرواپس رکھتے ہوئے کہا۔  
 ”میکن بکرے کی ماں ساری بکرے کا باپ اور ویری سوری باپ  
 کا بکر اکب تک خیر منائے گا۔“ عمران نے منہ بلتے ہوئے کہا اور  
 سرسلطان کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

نغمہ شد



”یہ فلم مجھے دے دو۔ یہ کیس کی کرٹ سروس کا ہے۔ میں ایکسٹو  
 کو کال کرتا ہوں۔“ سرسلطان اصل بات سمجھ گئے اور عمران  
 نے جلدی سے فلم انہیں دے دی اور سرسلطان ٹیلی فون کی طرف  
 بڑھ گئے۔

”ٹھیک ہے۔ پھر میں چلتا ہوں۔ میری یہاں کیا ضرورت ہے۔ جو  
 کیس ہو وہ تو سیکرٹ سروس کا ہی ہو جاتا ہے۔“ سررحمان نے  
 غصیلے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے وہ  
 شاید نعت کے باعث جلد از جلد وہاں سے چلا جانا چاہتے تھے۔  
 ”ان مولوی صاحب کو بھی ساتھ لیتے جلیتے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ نکاح پڑھوانا  
 ہی شروع کر دیں۔“ عمران نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

”آئیے مولوی صاحب۔“ سررحمان نے مولوی صاحب سے  
 کہا جو پہلے ہی گولیاں چلنے کی وجہ سے سہمے بیٹھے تھے۔ اور ان کی بات  
 کرتے ہی وہ دیوں دوڑ کر ٹھمرے سے نکلے جیسے وہ پہلے سے اس انتظار  
 میں ہوں۔

”شکر ہے بلاٹلی۔۔۔ ورنہ آج تو میں پھنس ہی گیا تھا۔“

عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مادام کی طرف بڑھ  
 گیا جو فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس ڈیڑے  
 کا بھی فائدہ ہو گیا۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ انگوٹھی کو بے کار سمجھ کر مادام  
 کے حوالے کر ہی دیتا۔ اُسے یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس کے رنگ میں کوئی فلم  
 ہو سکتی ہے۔ وہ تو اس غانے کے چکر میں رہ گیا تھا۔ اب اسے ملک کی  
 خوش قسمتی ہی کہا جاسکتا تھا کہ مادام نے بیک گرل کے فراڈ کا سن کر

# راہن ہڈ

مصنف  
مظہر کلیم ایم اے

مکمل ٹائٹل

راہن ہڈ — ایک ایسا جرم جو دندناتا ہوا عمران کے ملک میں داخل ہوا اور پھر سب پر حاوی ہوتا چلا گیا۔

راہن ہڈ — جس کا مشن کسی کو بھی معلوم نہ تھا۔ لیکن پاکیشیا میں اس کے داخل ہوتے ہی قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

راہن ہڈ — موت کا دوسرا نام تھا۔ وہ جہاں سے بھی گزر جاتا سیکرٹ سروس صرف لاشیں ہفتی رہ جاتی تھیں۔

راہن ہڈ — ایک ایسا نام جو سیکرٹ سروس کے لئے دہشت بن کر رہ گیا۔

راہن ہڈ — جس کے مقابلے میں سیکرٹ سروس بچوں کی تنظیم بن کر رہ گئی۔ وہ جب چاہتا اور جسے چاہتا لگا کر مار دیتا۔

راہن ہڈ — جس کی قتل و غارت سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ پاکیشیا کی آدمی آبادی کا خاتمہ کر کے ہی واپس جائے گا۔

راہن ہڈ — جس کے مقابلے میں آکر عمران کو بھی پہلی بار سوچنا پڑا کہ کیا واقعی اس میں کوئی صلاحیتیں موجود بھی تھیں۔

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

# فاسٹ ایکشن

مکمل ٹائٹل

مصنف  
مظہر کلیم ایم اے

☆ صفدر اور کیپٹن کلکیل کو زہریلی سویوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا۔

☆ اس ہیوی لوڈر ٹرک پر میگنٹ بم کا خطرناک حملہ جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کشش میں مبتلا تھے۔

☆ ایکسٹرو وائش منزل کے برآمدے میں بے بس پڑا ہوا تھا اور صفدر برادرز وائش منس میں دندناتے پھر رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے کیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس سنبھل ہی نہ سکی۔

☆ جب ملار برادرز اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تو عمران کا عجیب و غریب ذہن ایکشن شروع ہو گیا۔ عام، ٹیری اور عمران کا فاسٹ ایکشن

☆ اس قدر جان لیوا کہ ہر لفظ کے ساتھ اعصاب جھنجھٹے تھے اور ہر ذوب نیب جاے۔

لکھنؤ کیسٹ اور صفدر

شائع ہو گیا ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



# مثالی دنیا

مکمل ناول  
مصنف  
منظر کلیم ایم اے

مثالی دنیا - کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و حیر کے دھندلوں میں لپٹی ہوئی ہے اور جہاں کرہ ارض کی طرح نماں و مکان کو کوئی قید نہیں ہے۔

انتہائی پر اسرار دلچسپ، انوکھی اور منظر و دنیا۔

مثالی دنیا - جہاں پہنچنے کے لئے روسیہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کر لیا۔

ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس - جس نے یہ طریقہ چوری کر لیا اور پھر اس نے علی اعلان مثالی دنیا میں آمد و رفت شروع کر دی۔

فاسٹ کلرز - پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو بلا کر دیا مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اتارنا پڑا۔

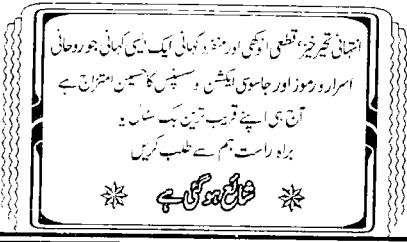
ڈاکٹر رونالڈ - جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا۔ یہ خاتون کون تھی؟ کس طرح کی تھی اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

انتہائی پر اسرار اور دلچسپ

پروفیسر ارشاد - ایک یہودی ماہر روحانیت جس نے پروفیسر یونوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا۔ کیا وہ اپنے اس ہتھیار تک منصوبے میں کامیاب ہوا؟

نوفزیت - مثالی دنیا سے آنے والی دو شہزادہ جو اچانک عمران کے غلیٹ پر پہنچی اور اس سے ایوان کی خواہش کی اور پھر اچانک اس فضا میں تحلیل ہو گئی۔ وہ کون تھیں؟ عمران - جس نے پروفیسر یونوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسنو کی حملیت خاتمہ ہونے کا یقینی خطرہ پیش آ گیا۔ کیا واقعی ایکسنو کی اصیت سب سے بڑا خاتمہ ہو گئی؟ مثالی دنیا - میں پہنچنے کا پروفیسر یونوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا۔ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

کلڈن جوبلی نمبر

# موت کا قص

مصنف  
مظہر کلیم ایم اے

# ناقابل تسخیر مجرم

مصنف  
مظہر کلیم ایم اے

ایسے مجرم جنہوں نے قتل و غارت کا طوفان برپا کر دیا۔  
ایسے مجرم جن کے مقابلے میں دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروسز بے بس ہو کر رہ گئیں۔  
ایٹمی بجلی گھر اور ایٹمک ریسرچ لیبارٹری تباہ کر دی گئی۔  
پل اور ڈیم اڑا دیئے گئے مگر مجرم آزادی سے دندناتے پھر رہے تھے۔  
سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر مجرموں کا خوفناک حملہ۔ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔  
ہر طرف تباہی ہی تباہی پھیل گئی۔ موت کا بھیاںک رقص پورے عروج پر پہنچ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کیا کر رہے تھے؟  
ناقابل تسخیر مجرم کون تھے؟  
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے انتہائی بھیانک تجربہ۔  
انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا ایک یادگار ایڈیوگر

بے پناہ ایشن، اعصاب شکن سپن

(اور)

لرز اڑینے والے قہقہوں سے بھر پور

آج ہی اپنے قہقہے تک سہل سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

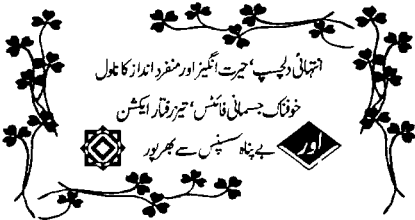
شائع ہو گیا ہے

## کنگ برادرز

جیری میکارٹو کے باڈی گارڈ جو جوانا اور جوزف سے بھی پھرتی اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے۔ کیا واقعی؟  
 «وہ لمحہ جب جوزف اور کنگ برادرز کے درمیان انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی اور جوزف کو فرش چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

## حیرت انگیز اور دلچسپ انجام

«وہ لمحہ جب جیری میکارٹو اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کی ایسی خوفناک فائٹ ہوئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک جہان لیوا اور خونریز جسمانی فائٹ۔ انجام کیا ہوا؟  
 «عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل مشن کیا تھا؟ کیا وہ اپنے مشن کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ یا؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

# میکارٹو سینڈ کیٹ مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم دہلے۔

## کلاش

ایکریما کی ایک ریاست جہاں میکارٹو سینڈ کیٹ ظلم، سفاکی اور بربریت میں اپنی مثال آپ تھا۔

## میکارٹو سینڈ کیٹ

جو انسانوں کو بے دریغ ہلاک کرنے، املاک کو تباہ کرنے اور معصوم اور بے گناہ افراد، عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دینے میں معمولی سی جھجک بھی نہ رکھتا تھا۔

## میکارٹو سینڈ کیٹ

جس نے ایک پاکیشیائی خاتون کے ساتھ بربریت اور سفاکی کی انتہا کر دی اور معاملہ ایکسٹونک پہنچ گیا۔ پھر؟

## میکارٹو سینڈ کیٹ

جس کے مقابل عمران بھی اس قدر جذباتی ہو گیا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے مقابل غیرت سینڈ کیٹ کا نام دے دیا۔ پھر؟

## جیری میکارٹو

سینڈ کیٹ کا سپر باسٹر جو اپنی طاقت، پھرتی اور مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت کی وجہ سے ناقابلِ تغیر سمجھا جاتا تھا۔ کیا واقعی وہ ایسا تھا؟

وہ لمحہ  
 طے جب عمران اور اس کے ساتھی سپیشل سیکشن کی کارکردگی دیکھ کر حیران رہ گئے۔

سپیشل سیکشن  
 طے جس نے جرات اور بہادری کی اپنے پہنچنے ہی مشن میں لازوال مثالیں قائم کر دیں۔ ایسی مثالیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی کارکردگی پر حیران ہی نہ آ رہا تھا۔

سپیشل سیکشن  
 طے جس کے عمران اپنی بے پناہ کارکردگی سے بہت سروس کے منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ممبران کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔

سپیشل سیکشن  
 طے ایک ایسی ٹیم جو پاکیشیا کے مستقبل کے لئے سب سے بہت ہو سکتی تھی۔  
 کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل سیکشن کے مقابل کتہ جہت سے یہ

الہامی لکھنے والے اور ان کی شہرت  
 لکھنے والے اور ان کی شہرت  
 لکھنے والے اور ان کی شہرت  
 آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سروس میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

سپیشل مشن

مصنف  
 مظہر کلیم ایم اے

سپیشل سیکشن  
 طے پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کا ایک سیکشن جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔

سپیشل سیکشن  
 طے جسے ایسی تربیت دی گئی تھی کہ وہ کسی صورت بھی کارکردگی کے لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہ رہے۔

سپیشل سیکشن  
 طے جس کی منظوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے بھی دے دی۔ کیوں؟  
 سپیشل سیکشن  
 طے جسے ایک یورپی ملک میں اپنا پہلا مشن مکمل کرنا تھا۔ سپیشل مشن جس پر اس کے مستقبل کا انحصار تھا۔

مبصر آصف درانی  
 طے سپیشل سیکشن کا سربراہ جو اپنے آپ کو کسی صورت بھی عمران سے کم نہ سمجھتا تھا۔ کیا وہ واقعی ایسا تھا۔ یا؟

وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور سپیشل سیکشن دونوں کو ایک ہی مشن مکمل کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ پھر۔۔۔۔۔؟